TEXT CUT WITHIN
THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188834

UNIVERSAL
LIBRARY

188834

1752226
1 - 2

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ١٣٢٫٦٤١ Accession No. ١١٥٥١

Author ج - ا

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الحمد لله والمنة که بهبهه دیوان دریں آوان سعادت توأمان درنعت نبی آخر الزمان من تصنیف نحیف شیخ لعلعارف شیخ اسمٰعیل ابن حاجی غلام حسین صاحب برسیں جو بنوے الحال ساکن احمد نگر المتخلص حافظ مستمی به

حافظ الاسلام

نعت شفیع الانام

مخزن القصاید

۱۳۱۰ھ

ساتھہ کمال تصحیح وانتظام کے امیدوار رحمت رب رحیم قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مرحوم وقاضی رحمۃ اللہ مرحوم ابن قاضی شیخ محمد صاحب مغفور نے اپنے

مطبع ناگرمی قرنتے الکریم چھپور نور افزای چشم خلایق کیا

بار سویم | بتاریخ ۲۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ | جلد ۲۰۰

۱۱۴۵۱
۹۲۲۵۹۷۱
تنقیح ۵۵ ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واہلبیتہ واصحابہ اجمعین الطیبین الطاہرین کے تمام بھائی مسلمانون کی خدمت فیضدرجت مین واضح ولایح ہو کہ سبب اس قصاید النبوی کا یہہ ہی کہ قصاید نعتیہ مین منظوم صدہا نسخہ چھاپے ہوئے ہین مگر شایقان ہدایت نصیب وعاشقان لقا حبیب یہہ چاہتے تھے کہ اگر چند قصاید نوطرزی معہ نظم ونثر تیار کیے جاوین اور پڑھنے سننے مین آوین تو بخوبی سمجھین اور خوش ہووین اس سبب کہ اس عاصی پرمعاصی شیخ لعل عرف شیخ اسمٰعیل ابن حاجی غلام حسین مرحوم ومغفور ساکن بلدۂ احمد نگر المتخلص بہ حافظ نے یہہ دیوان خوش عنوان تیار کیا اور سوا اس دیوان کے دو دیوان پیشتر تالیف کرکے استعانت سے جناب فیض مآب مقبول بارگاہ کریم قاضی ابراہیم ابن جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد صاحب کے چھپوا کر مشتاقون کا گلدستہ کیا اس تمنا پر کہ مداح رسول الثقلین کہلاؤن الغرض جب وے دیوان تیار ہوئے تب ۱۲۸۹ ہجری کو کتاب اول بنام مجموعہ نجم الضیا جسکی تاریخ آواب فراغ ہی بہزار سعی وکوشش سے جناب قاضی ابراہیم صاحب ممدوح نے حلیہ طبع کا پہنا کر نورافزائی چشم شایقین کیا بعدہ دیوان دویم بنام حافظ الایمان درنعت رسول آخرالزمان معہ مدحیات نعتیہ جسکی تاریخ باغ رسل ہی ۱۲۹۳ ہجری کو تالیف کرکے یادگار عالم ناپایدار مین چھوڑا اب بعون المنان یہہ دیوان خوش انجام درنعت سید الانام المسمّی بہ حافظ الاسلام معہ مخزن القصاید

جسمین نثر و نظم اعجاز النبی و دیگر پند و نصایح وغیرہ نہایت خوش وضع بطور عربی مذکور ہین سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین اسکے چھپوانے کا اشتہار واجب الاظہار دیوان حافظ الایمان مین دیا گیا تھا الا فکر معیشت سے دنیائے دون کے فرصت نملی اس لیے اس نسخہ کے چھپوانے مین مدت مدید و عرصہ بعید گذرا اگر اب کے سال جناب والا مراتب قاضی فتح محمد صاحب و جناب قاضی عبد الکریم صاحب برادران جناب قاضی ابراہیم مرحوم ابن الحاج قاضی نور محمد صاحب مغفور بلیندری نے اپنے مطبع نامی گرامی فتح الکریم مین مطبوع فرما کر مشتاقان نعت سید الابرار کی محفل کا گلدستہ کیا اب امید ہی ناظرین والا تمکین سے کہ اگر کہین اس نسخہ مین خطا نظر آوے تو بنظر اصلاح عیب پوشی کرین کیونکہ الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان سے کوئی بشر خالی نہین رباعی

ڈھانپ لے تو جانتا ہی عیب گر	عیب سے خالی نہین کوئی بشر
جز خدا کے کون ہی کہیے بری	پاک ہی سب سے وہی بس سربسر

مسدس

Checked 1978

واصفو گر شوق مدح مصطفےٰ دام ہی	اور اگر تمکو نبی کی نعت ہی سے کام ہی
توشہ عقبیٰ اسے اپنا سمجھ لو تام ہی	دین بھی حاصل ہی دنیا مین بھی اس سے نام ہی
خواب غفلت مین پڑے کرتے ہو کیا آرام ہی	
مفت مین ملتا ہی لے لو حافظ الاسلام ہی	
حافظ الاسلام لے لو اور عمل اس پر کرو	وعظ اس سے سنکے تم اللہ سے ہر دم ڈرو
حشر مین بچنا دمت اور اپنے فعلو پر نہ رو	سوے رب دلکو رکھو مت غیر کا مونہ پھیرو
خواب غفلت مین پڑے کرتے ہو کیا آرام ہی	
مفت مین ملتا ہی لے لو حافظ الاسلام ہی	

دوستو ہشیار ہو سوتے ہو کیا یون بے خبر
دیکھو لو نزدیک آپہنچا ہی اب وقت سفر
کر لو جو کرنا عمل ہی تم کو اب اسجائے پر
جاؤ گے ایکروز تو تم پھر نہ آؤ گے ادھر
خواب غفلت مین پڑے کرتے ہو کیا آرام ہی
مفت مین ملتا ہی لے لو حافظ الاسلام ہی

حافظ اسلام جانو جوہر ایمان ہی
قدر اسکی وہ ہی جانے جسکے تئین پہچان ہی
مشفقو لے لو اسے یہہ مفت کا سامان ہی
توشۂ عقبی سمجھ لو یہہ میرا دیوان ہی
خواب غفلت مین پڑے کرتے ہو کیا آرام ہی
مفت مین ملتا ہی لے لو حافظ الاسلام ہی

عرض حافظ خدمت یارو نمین یہہ ہر بار ہی
نسخہ در حمد و ثنا یہہ جو میرا تیار ہی
دل سے عشاقون کو اسکی قدر سو سو بار ہی
قدر جوہر جوہری جانے نقل اظہار ہی
خواب غفلت مین پڑے کرتے ہو کیا آرام ہی
مفت مین ملتا ہی لے لو حافظ الاسلام ہی

اشتہار واجب الاظہار

دوستون پر واضح و لایح ہو کہ سوا اس دیوان کے اور ایک دیوان خاص الخاص نعتیہ در صنعت مُعمّا مصنف کتاب ہذا کی تصنیفات سے تیار ہی اور ایک کتاب منظوم بطور کشف الخلاصہ بھی تیار ہی اور ایک کتاب بنام لغات اسمٰعیل جسمین تمام طب کی لغت عربی کی فارسی اور فارسی کی ہندی اور ہندی کی چندی بالکل سلیس زبانمین مذکور ہی یہانتک کہ اگر بچہ بھی پڑھے تو بخوبی سمجھ لے اور کتاب چہارم بنام مجموعۂ مناقب بھی تیار ہی اور چند محرم الحرام کے باب مین واویلا اور روایات خاکی وجوگی بھی تیار ہین اور ایک دیوان چھند جسکو عوام خیال کہتے ہین یہہ بھی تیار ہی یہہ کل نسخے مہتمان کتاب ہذا کی دوکان پر دستیاب ہونگے

بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھدے مطلع پہلے ای حافظ تو بسم اللہ کا
کر رقم حمد و ثنا پھر نام لے اللہ کا

عبد جو اوسکا کہاوے تو کرے بھی عبدیت
کام ای حافظ یہی ہی خاص عبد اللہ کا

حمد کے لکھے بعد مدح و نعت ختم المرسلین
دل سے ہو کر عاشق صادق رسول اللہ کا

شان مین لولاک حق انکی کہا ہی اسلئے
اول و آخر ہوا آنا رسول اللہ کا

وہ نہوتے کچھ نہوتا یہہ زمین و آسمان
وہ حبیب حق ہین ہو انپر درود اللہ کا

مرتد شیطان پر لاحول پڑھتا ہون سدا
ذکر یاد آتا ہی جب آدم صفی اللہ کا

باپ سے پیدا ہوئے سب یہہ ہوئے بن باپکے
اس سبب پایا لقب عیسی نے روح اللہ کا

ہوگئی کوہ طور پر معراج کی شب گفتگو
بس اسی باعث ملا رتبہ کلیم اللہ کا

کوئی روح اللہ ہی کوئی کلیم اللہ ہی
پر خلیفہ حضرت داؤد ہی اللہ کا

ہوگیا فرعون غارت جبکہ رود نیل مین
تب کہا یہہ موسی بیشک ہی نبی اللہ کا

خواب سے چونکا تو قربان اپنے بیٹے کو کیا
اسلئے مشہور شیوا ہی خلیل اللہ کا

ہوکے راضی بر رضائے حق نہ پھیرا انیا سر
پایا لقب تب سے ذبیح اللہ کا

پیارا اوس کا ہوگیا بیڑا بگم ذوالجلال
جو کوئی تابع ہوا وسے ولی اللہ کا

قبر سے دوزخ سے ہر آفت سے وہ پاوے نجات
ورد ہی جسکو سدا دل سے کلام اللہ کا

وعظ رکھو یاد اس بکیس کا دلسے دوستو
کر لو جو کرنا ہی یہہ گھر ہی فنا فی اللہ کا

دولت و زر دیکھ کر یون ہو نجاؤ پر غرور
کام بھی کرتے رہو کچھ فی سبیل اللہ کا

عرض کر مقبول یارب اتنی از بہر نبیؐ
حافظ اکمتر کو کردے طوف بیت اللہ کا

ہوا ہی دل کو میرے عشق اب پیدا محمدؐ کا
میرا دل دل سے دیکھو ہو گیا دیوانہ احمدؐ کا

غلامی بس ہی بس مجھکو مزار پاک حضرت کی
نہ شاہی سے غرض مجھکو نہ خواہان ہو تمکند کا

ہوئے منسوخ سب ادیان ہوا دین نبی روشن
ہوا آنا مبارک کیا جہانمین اپنے احمدؐ کا

اٹھو تعظیم کو سب مل ادب کے ساتھ ای یارو
زبان پر آگیا ہی ذکر آنحضرت کی مولد کا

ہوئے شمس الضحیٰ پیدا ہوئے بدر الدجیٰ پیدا
قدم آیا جہان مین آج لو محبوب ایزد کا

حبیب حق ہوئے پیدا رسول رب ہوئے پیدا
ہوا مشہور چرچا جابجا سلطان امجد کا

ہوئے سالار دین پیدا ہوئے فخر مبین پیدا
ہوا شہرہ زمین و آسمان مین شہ کی آمد کا

گرے اصنام اوندھے سر خبر مولود کی سنکر
ہوا ہی زور کم ای صاحبو شیطان مرتد کا

کرون اوسوقت کا کیا مین بیان تم سے رقم یارو
پڑھے کلمہ ہزارون نے بدل حضرت محمدؐ کا

پڑھو صل علیٰ آواز سے سب ای مسلمانو
زبان پر میرے آوے نام جب حضرت محمدؐ کا

نہ رکھہ دنیا کی عزت اور ذلت کا تو غم دل پر
تجھے کیا غم ہی ای حافظ تو ہی مداح احمدؐ کا

جو ہر ہمین بنائے تیغ زبان کا
اور وصف بھی سنائے شاہ زمان کا

لازم ہی وصف اوسکو شہ انس و جان کا
مداح جو کہاوے رسول زمان کا

لکھہ حافظا تو نعت نبی روز و شب سدا
موقع نہین ہی کچھہ تیرے یہان امتحان کا

کیا کام اوسکو وزن بحور و ردیف سے
واصف جو ہیگا فخر زمین و زمان کا

کس سے رسول پاک کی تعریف ہو رقم
ہی کون ایسی شان کا لایق بیان کا

اولاک اُن کی شان مین حق نے کیا نزول
فرمائے تو کون ہی پھر ایسی شان کا

موسیٰ سے کوہ طور ہی کا حال پوچھئے
کر آیا کس نے سیر ہی یون لامکان کا

قوسین قاب آپکا ادنیٰ مکان ہی | زینہ ہی عرش شاہِ رسل کے مکان کا
گلگشت جا کے ہین کہان سے کہان تلک | کسکو کہان پتا ہی ملا اس مکان کا
فضل خدا سے آپ کی اُمت کے یا رسولؐ | رتبہ بلند ہوگیا پیر و جوان کا
مدّاح آپکا ہون مجھے کیا ہی خوف حشر | خالق نگاہبان ہی میرے جسم و جان کا
سر پر میرے حضور رہے دست آپ کا | خواہان نہین ہونگین زر و جوہر کے خوان کا
سنتا ہون دو جہان مین مین ایشافع امم | رتبہ بلند ہوگا ہر اک مدح خوان کا
انعام خلد پاؤنگا خالق سے ہی اُمید | اس شعر کے صلہ مین ہر اک اک بیان کا

یارب تیرا غلام ہون لیتا ہون تیرا نام
مین کچھہ نہین تمام ہون حافظ قرآن کا

مربع

وعظ و مولود کا جس بزم مین چرچا ہوگا | رحمت حق سے وہان نور برستا ہوگا
دیکھکر دشمن دین کیون نہ ترستا ہوگا | بلکہ مولود نبی سُنکے تڑپتا ہوگا

بند ۲

ہوتی ہی محفل میلاد جہان پر یارو | اوسجگہہ آتی ہی ارواح پیمبر یارو
بلکہ ہوتے ہین ملک آنکے حاضر یارو | زہے قسمت جو وہان شوق سے آتا ہوگا

بند ۳

باادب بیٹھیو سبھی دوستو یہان آکے تمام | اور اس بزم مین آؤ تو کرو خواب حرام
آویگا جبکہ زبان پر میرے احمدؐ کا نام | سب کو تب صلّ علیٰ شوق سے پڑھنا ہوگا

بند ۴

جسکو اس محفل میلاد سے کچھہ ہی انکار | بالیقین مرد شقی وہ ہی نہایت فجار
اس سے احمدؐ بھی ہین بیزار خدا بھی بیزار | کہین اوسکو نہ دو عالم مین وسیلا ہوگا

بند ۵

باغ جنت کی اگر رکھتے ہو دلسے اُمید — تو درود دین پڑھو تم شوق سے دلکے جاوید
منکر دین نبی جو کہ ہین شیطان کے مرید — اُنکا محشر مین عجب ایک تماشا ہو گا

بند ۶

دلمین ہی جسکے اگر حب شہنشاہ زمان — بالیقین ہی وہی اے صاحبو صاحب ایمان
اور کیا جنسے فدا آپ پہ ہی مال اور جان — اوسپہ لاریب دلا فضل خدا کا ہو گا

بند ۷

بزم میلاد مین جو شوق سے آیا حافظ — اور شعر سنکے کہا صل علی یا حافظ
واہ کیا خوب مربع یہہ بنایا حافظ — حشر مین یہہ تیری بخشش کا وسیلا ہو گا

ایضاً

جہان کو چھوڑ دے کر شوق پیدا مدح خوانی کا — نہ لے تو نام اے کمبخت ہرگز لن ترانی کا
دلا تو بات سن میری سدا کر نعت پیغمبر کی — نہ سودا مول لے ہرگز بلائے ناگہانی کا
نہ الفت چھوڑ احمد کی نہ کہنا مان شیطان کا — پھریگا ور نہو محتاج اوسجا مہربانی کا
بھلا تو کس بھروسے پر کرے ہی ایسی گمراہی — تو کیا جانے ہی کیا رتبہ خدا کے یار جانی کا
دلا یہہ شافع محشر ہین یہہ ہین ساقی کوثر — دو عالم مین نہین ہی کوئی سرور انکے ثانی کا
دلا یہہ ساقی کوثر ہین رکھہ انسے دلا ہر دم — پکا ریگا کسے جب تجھہ پہ ہوگا قحط پانی کا
جوانی پر فخر مت کر ہمیشہ یاد کر رب کی — نہین رہنے کا یہہ عالم کبھی تیری جوانی کا
رسول اللہ کے رتبے کو کیا جانا ہی اے جاہل — تجھے کیا ہو گیا سایہ کسی شیطان ثانی کا
تجھے بہکا دیا دجال ملعون کے خلیفہ نے — سنا کر حال کچھہ تھوڑا بہت قصہ کہانی کا
محبت تو رسول اللہ کی مت چھوڑ اے غافل — توقع رکھہ دل ہر دم انھین کی مہربانی کا

الٰہی یہہ تیرے محبوب کا حافظ ثنا خوان ہی

اوسے تا مرگ رکھہ شیدا اونھین کی مدح خوانی کا

دلا ہجر احمدؐ مین روتا رہیگا
تو کاہیکو حافظ بھی سوتا رہیگا

سدا ہاتھہ لے عشق احمدؐ کی تسبیح
بہ اذکار مشغول ہوتا رہیگا

سدا سوت مین دم کے پڑہ پڑہ درود مین
دُرِ بے بہا یہہ پروتا رہیگا

ارے بخت کمبخت تیرب مین لے چل
یہان کب تلک ایسا سوتا رہیگا

چلا جاؤنگا پوچھتا کوئے احمدؐ
جو ہونا ہی ہر طرح ہوتا رہیگا

خبر اپنے عاشق کی لو یا محمدؐ
یہہ کب تک عمر اپنی کھوتا رہیگا

نہ عشاق کی اپنے لوگے خبر تو
یہہ اشکو نسے منہہ اپنا دہوتا رہیگا

خبر لو خبر یا شہ دین خبر لو
کہان تک یہہ شیدائی روتا رہیگا

مجھے کام رونے سے اکثر ہی حافظ
کہان تک میرا منہہ تو دُھوتا رہیگا

عشق جس شخص کو محبوب خدا کا ہوگا
وہ نہ مداح کسی شاہ و گدا کا ہوگا

آپ کی دولت دیدار کا جو عاشق ہی
شیفتہ وہ نہ کبھی سیم و طلا کا ہوگا

نہ ولی روضۂ اطہر کی زیارت حاصل
ربنا مطلب دل کب میرا ادا ہوگا

جیسا دیدار نبیؐ سے ہوں پڑا مین محروم
ایسا کسکا تو کبھی بد نہ نصیبا ہوگا

عیش جنت کا بھی چھوڑ نکل بھاگونگا
دل سودا کو مدینہ کا جو سودا ہوگا

احمدؐ اجسیہ کیا تم نے نگاہ الطاف
صدمہ حشر سے کچھہ اسکو نہ دھوکا ہوگا

بزم میلاد مین جو شوق سے ہوگا داخل
حشر کے روز اُسے خلد سے بدلا ہوگا

بزم میلاد کو جو کھیل تماشا جانے
اوسکا خود صاحب محشر مین تماشا ہوگا

دشمن دین نبیؐ تم اوسے جانو لاریب
بزم میلاد سے جس شخص کو دعوا ہوگا

جسنے پایا ہی مزہ جانے ہی وہ ہی لاریب
شہد بھی بڑھکے نہ اس شعر سے میٹھا ہوگا

کتبخانہ

شعر جب روبرو خالق کے پڑھوگا حافظ
غل فرشتوں میں وہاں صلِ علیٰ کا ہوگا

نقل ہی صاحب جو جب دن قیامت کا ہوگا — وہاں نا باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا
عزیز و نفسی نفسی سب پکارینگے وہاں اُسدم — کہیگا امتی وہ جو محمد مصطفیٰ ہوگا
نہ جانے بہن بھائی کو نہ عورت اپنے خاوند کو — وہ ایسا وقت ہی کہ بھائی بھائی سے جدا ہوگا
زمین مشرق سے تا مغرب برابر صاف ہوویگی — ستارے ٹوٹ جاوینگے فلک کو زلزلا ہوگا
تپش کے مارے سب بیہوش ہوینگے وہاں اُسدم — سوا نیزہ پہ جب خورشید آسر پر کھڑا ہوگا
خدا کے حکم سے جسدم فرشتہ صور پھونکے گا — نکلکر قبر سے اوسوقت ہر بندہ کھڑا ہوگا
وہ ایسی رعب کی جاہی کہ دربار الٰہی میں — ہزاروں سر بلندوں کا عزیزو سر جھکا ہوگا
چلینگے روبرو اللہ کے کیا نیک و بد جسدم — کہینگے حسرتا یہاں کون اب مشکلکشا ہوگا
خدا جسوقت کرسی پر عدل کے بیٹھیگا اُسدم — بدوں کی بدجزا ہوگی بھلوں کا تو بھلا ہوگا
صراط المستقیما جسکو کہتے سخت ہی منزل — ہر ایک کو اوسکے اوپر سے عزیزو دوڑنا ہوگا
کوئی جنت کو جاوینگے کوئی نار جہنم میں — غرض ہر نیک اور بد کا برابر فیصلا ہوگا
گنہگارونکو دوزخمیں فرشتے کھینچ لیجاکر — کرینگے مبتلائے رنج غم انپر بسا ہوگا
گرفتار جہنم ہونگے ہی ہی مجرمین سارے — عذاب نار دوزخمیں ہر اک وہان مبتلا ہوگا
خبر جسوقت آنحضرت کو ہوگی دوڑ آوینگے — اوسیدم العزیزو دیکھئے فضل خدا ہوگا
جھکا سر اپنا سجدے میں کہینگے ای میرے مولا — میری سب بخشدے امت یہہ قول مصطفیٰ ہوگا
گنہگارونکو دوزخ سے چھڑا کر باغ جنت میں — لیجاوینگے بہم کیا لطفہ خیر الورا ہوگا

عذاب نار دوزخ کا نہ رکھ کچھ دل پہ غم حافظ
تیرا حامی تیرا رہبر محمد مصطفیٰ ہوگا

کاغذ پہ غلغلہ ہی قلم کے صریر کا — لکھنا ہی وصف مجھکو بشیر و نذیر کا

کوئی نہین جہان مین اونکے نظیر کا
ثانی بتاوے کوئی تو مین انپر کا

کیا تاب ہی جو وصف لکھے آپکا کوئی
رتبہ بڑا ہی فخر بشر کے وزیر کا

کل اولیا نے جنکی کیے اقتدا قبول
اللہ رے یہہ فخر ہی ماہ منیر کا

دیکھا ہو یا سنا ہو کسی نے کہے وہی
سلطان اولیا کے کوئی ہمصفیر کا

مین خادمان خادم غوث الورا ہون بس
کیا مجھکو خوف قبر مین منکر نکیر کا

میری مدد کو غوث زمان ہین تو کیا ہی غم
اب غم نہین ہی صاحب روز اخیر کا

جسکو ذرا بھی بغض ہو گر غوث پاک سے
بدحال ہوگا حشر مین اوس پر شریر کا

غوث زمان کی کس سے ہو حافظ ثنا رقم
لایق ہی کون نعت شہ دستگیر کا

رکھہ نہ دنیا کی محبت ایکدن مرجائیگا
چھوڑ کر یہہ مال و دولت ایکدن مرجائیگا

دولت دنیا یہ ای دل فخر بالکل کر نہ تو
مفت دے مفتونکو دولت ایکدن مرجائیگا

کسکی خاطر اتنا کرتا ہی جمع تو مال و زر
چھوڑ سب آخر بحسرت ایکدن مرجائیگا

دے خدا کی راہ مین ناکام وہ آوے تیرے
کر نہ تو بالکل شقاوت ایکدن مرجائیگا

ساتھہ کسنے لیگیا جو تو لیجا ویگا اسے
دور رہ اس سے بغایت ایکدن مرجائیگا

کسکا گھر جاگیر کسکی کسکا زیور اور تخت
سب یہہ دوونکی ہی راحت ایکدن مرجائیگا

جنت فردوس کی رکھتا اگر ہی آرزو
تو سدا کر دل سے طاعت ایکدن مرجائیگا

سر جھکا پیش خدا اور عجز کر اوسکی سدا
ورنہ تو پاکر ندامت ایکدن مرجائیگا

گر کریگا زندگی صد سال تو بھی آخرش
دیکھکر آرام و راحت ایکدن مرجائیگا

نیکیون کے کام کر ہر دم کہ نیکی خوب ہے
مت اٹھا آخر خجالت ایکدن مرجائیگا

حکم سے اللہ کے آویگا ملک الموت جب
پھر رہے نہ ایک ساعت ایکدن مرجائیگا

باغ جنت کی تجھے خواہش اگر ہی العزیز
تو ہمیشہ کر عبادت ایکدن مرجائیگا

دل کو رکھہ سوئے خدا بس یاد کر اسکی مدام ذکر حق مین کر نہ غفلت ایکدن مر جائیگا

مان حافظ کا کہا بس اسمین تیری خیر ہی
چھوڑدے یہہ رشت عادت ایکدن مر جائیگا

مانی جو نقشہ رخ احمد اوتارتا ارض و سما قلم پہ خدا اوسکے وارتا
کچھہ ایسا پرضیا تھا جمال محمدی موسیٰ کبھی جو دیکھتا ارنی پکارتا
کہتے ہین مردہ حضرت عیسیٰ جلاتے تھے گر آپ ہوتے اندنون کوئی دم نہ مارتا
شیطان خدا کے حکم سے آدم کو دوستو سجدہ کبھی جو کرتا تو بازی نہ ہارتا
اس رتبہ عظیم کو سوچو تو دوستو کس شان سے خدا اونھین ہیگا پکارتا
واصف ہون مدح خوان ہون رسالتمآب کا اس شغل ہی مین عمر ہون اپنی گذارتا
سن سنکے وصف و نعت رخ پاک احمدی جل جل عدوے دین ہی سدا آہ مارتا
گر دیکھتا مین گیسوے واللیل مصطفےٰ کیا کیا نہ پنجہ مژگان سے سنوارتا

حافظ کو بخشوا لو شہ دین بروز حشر
اٹھونگا قبر سے یہی اوسدم پکارتا

مقدر کیا سکندر ہی ہمارا محمد سا پیمبر ہی ہمارا
رہے قسمت رہے قسمت ہماری نبی ختم پیمبر ہی ہمارا
ہمین کیا خوف اب از بحر عصیان جو کشتیبان سرور ہی ہمارا
یقین کوثر سے سب ہونگے سیراب نبی مختار کوثر ہی ہمارا
نہوگا فخر کیونکر ہم کو حاصل نبی سالار لشکر ہی ہمارا
کرین کیا باغ جنت لیکے اب ہم سدا دلبر پہ سر ہی ہمارا
ہمین دیدار سے کرتے مشرف اسی مین کام بہتر ہی ہمارا
مدینے سے کہین جانے نہ پاوین یہہ مطلب دل سے اکثر ہی ہمارا

ہمین کیا خوف ہی محشر سے یارو
نبیؐ پاک سر پر ہی ہمارا

خبر لو سرور عالم خبر لو
نہین تم بن کوئی رہبر ہمارا

محمد مصطفےٰ سردار کونین
شفیع روز محشر ہی ہمارا

چلو حافظ چلین سوئے مدینہ
یہی مطلب برادر ہی ہمارا

نور احمدؐ جب سے جگ مین آگیا
ماہ نو اُسدن سے بس شرما گیا

جب سُنے پیدا ہوئے سلطان دین
ہر شیاطین خوف سے تھرا گیا

دولت دنیا کی بالکل ہی نہ چاہ
دل کو میرے عشق احمدؐ بھا گیا

دل کو میرے عشق نے کیا ہی عجیب
مدح خوانی کا مزہ بتلا گیا

عشق احمدؐ مین جو کوئی مر گیا
وہ جہان سے خلد مین ہنستا گیا

جس نے رکھا حبّ احمدؐ دوستو
اوس نے پس خلد برین کو پا گیا

جس نے جو مانگا رسول اللہؐ سے
مقصد دل اوسنے اپنا پا گیا

کیون نہ مداحون کی ہو حاصل مُراد
جبکہ اون کو شوق مدحت بھا گیا

مین ہون حافظ مدح خوان مصطفیٰ
نعت ہی کا عشق مجھ کو بھا گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

لو شفیع الورا ہوئے پیدا
لو مجیب الدعا ہوئے پیدا

اب رہا خوف کیا قیامت کا
اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا

دوستو اب بدل کرو شادی
فخر شاہ و گدا ہوئے پیدا

ظلمت کفر اوٹھ گیا یکسر
واہ بدر الدجیٰ ہوئے پیدا

خلد مین اب خوشی سے جاوینگے
رہبر و رہنما ہوئے پیدا

شکر حق دوستو کرو دل سے
اپنے حاجت روا ہوئے پیدا

نور سے پُر ہوا جہان سارا
جبکہ شمس الضحیٰ ہوئے پیدا

ہر ملک نے خوشی سے یہہ کہا
سرورِ اتقیا ہوئے پیدا

حافظا حشر سے ہی اب کیا غم
اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا

ایضاً شجرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد — شفیع دوسرا — کیا ان کو ہر ایک سے حق نے
معظم — نبی کر دیا لاکھون ہوے ہین
مکرم — سو ا بعض کیونکر نہ ہون
مصفّا — ہوے آپ پیدا جہان مین
مہذّب — کیا وفا او مبین حق نے پیدا
مقدس — نبی اپنا شاہ دوسرا
مبرّا — نہین کوئی اون ہوا سے

یہہ ہی بیچ شجرہ اسی سے شجر ہی
ہوا فضل حافظ سے ہی یہہ مہیّا

کوے یثرب مین جب سے گذارا ہوا
باغ جنت بھی بس ناگوارا ہوا

یارسولِ خدا جان و دل سب میرا
ثم باللہ شیدا تمھارا ہوا

آج کل سے نہین بل بروز ازل
حبِ احمد مین ہون جان ہارا ہوا

راحت و رنج بالکل فرو ہو گیا — عشق جبدن سے دلکو تمھارا ہوا
زہے قسمت میری زہے طالع میرا — چہرۂ پاک کا بھی نظارا ہوا
یعنے دو مرتبہ خواب مین ہی میرا — مجلسِ مصطفےٰ مین گذارا ہوا
وہان بہم گفتگو بھی ہوئی آپ سے — مقصدِ دل حصول اپنا سارا ہوا
اور یارانِ حضرت جو تھے اُنسے وہان — گفتگو بھی ہوئی اور اشارا ہوا
اسلیے تب سے دل شاد و مسرور رہا — خوب بخشش کا مجھکو سہارا ہوا
نارِ دوزخ کا حافظ نہ رکھہ دلپہ غم — بہر بخشش تیری خوب چارا ہوا
رہنا تیری الفت مین سرشار رکھہ — حُبِّ دنیا سے دل ہی آوارا ہوا
جب بمحفل یہہ مینے قصیدہ پڑھا — مرحبا مرحبا کا پکارا ہوا
بد کہا بلکہ جو جس نے چاہا کہا — شعر میرا جسے ناگوارا ہوا

مقبول باد — پڑھکے صلوٰۃ حافظ بروحِ نبیؐ کہدے اب شعر تمت تمھارا ہوا — صلی اللہ علیہ وسلم

پس حمد خدائے پاک و لامحبوب خدا ہی صلِّ علیٰ
لکھہ نعتِ محمد صبح و مسا گر شوقِ لقا ہی صلِّ علیٰ
بس حمد خدا اور نعتِ نبی عقبیٰ کی یہی دولت سمجھو یہی
مت غافل اس سے تم ہو کبھی یہہ راہ ہدیٰ ہی صلِّ علیٰ
دنیا تو یہہ دو روزہ ہی ولا ور پیش سفر ہی سب کو لگا
یہہ زیور و زر ہی کسکا کجا یہان کون بقا ہی صلِّ علیٰ
جو تخت زمین پر آیا یہان وہ ہو ویگا زیرِ زمین پنہان
حاتم ہی رہا اور نہ لقمان آخر کو فنا ہی صلِّ علیٰ
جب ملک الموت از حکم خدا روح قبض ہی کرنے آویگا

سب چھوڑ پسارا جاویگا کیا بھول گیا ہی صلِّ علیٰ
ڈرتا ہی وہی جو عاقل ہی مغرور خدا سے غافل ہی
ہان موت سے بیغم جاہل ہی یہہ قول بجا ہی صلِّ علیٰ
مدّاحِ نبی جو دل سے ہوا وہ وقتِ سفر ایمان سے مُوا
مرتے ہی بہ جنّت سیدھا گیا با فضلِ خدا ہی صلِّ علیٰ
تم وصفِ محمد ای یارو ہر صبح و مسا بس دلسے کرو
عشّاق کو کبھی غافل نہ رہو گر حبّ و ولا ہی صلِّ علیٰ
یہہ رتبہ خاص ہی احمد کا اک پل مین کہان سے کہان پہنچا
گلگشت کیا بر عرشِ علیٰ کیا شان علیٰ ہی صلِّ علیٰ
کیون حرص و ہوا مین ابتو یہان افسوس بھنسا ہے ای نادان
چل دیکھ کہان ہی تیرا مکان کیا حال بنا ہی صلِّ علیٰ
حافظ ہی نہایت خستہ جگر مستغرقِ عصیان شام و سحر
کر فضل تو اپنا ای داور بس اتنی دعا ہی صلِّ علیٰ

یَارَبِّ بِہِم وَبِاٰلِہِم | جواب | عَجِّل بِالنَّصرِ وَبِالفَرَج

قصیدہ

ای شافعِ اُمّت صلِّ علیٰ | وی مخزنِ دولت صلِّ علیٰ
آتے ہی جہان پر نور کیا | ای دافعِ ظلمت صلِّ علیٰ
لاریب خدائے عالم کی | ہی تم پہ عنایت صلِّ علیٰ
محبوبِ خدا ہو بیشک تم | ای ختمِ نبوّت صلِّ علیٰ
تم شرفِ رُسل ہو یا احمد | اور صاحبِ حرمت صلِّ علیٰ
ہی آپکی بیحد ہم پہ سدا | یا شاہ عنایت صلِّ علیٰ

رحمت سے کروگے یاد ہمین — اے صاحبِ رحمت صلِّ علیٰ
امید ہی تم سے بخشش کی — اے اہلِ مروّت صلِّ علیٰ
شاہی ہی دو عالم کی تم کو — اے حامیِ امت صلِّ علیٰ
تم دین کا رستہ بتلائے — با لطف و محبّت صلِّ علیٰ
بخشاؤگے امت کو اپنی — امید ہی حضرت صلِّ علیٰ
بخشیگا خدا محشر مین ہمین — ہی آپ کی ہمت صلِّ علیٰ
ہر صبح و مسا ہر لحظہ دلا — لکھہ شوق سے مدحت صلِّ علیٰ
جنت مین رہیگا خوش ہر دم — مدحت کی بدولت صلِّ علیٰ

لکھہ مدح و ثنا حافظ ہر آن
احمدؐ کی بہ الفت صلِّ علیٰ

دل کو عشقِ شہِ ابرار ہوا خوب ہوا — احمدؐ پاک کا دیدار ہوا خوب ہوا
اب دلا شکرِ خدا کر کہ طفیلِ احمدؐ — خادمِ سیدِ ابرار ہوا خوب ہوا
مدتون شوق تھا دلکو کہ ہو دیدار نبیؐ کا — طالبِ دید کو دیدار ہوا خوب ہوا
اب کسی شاہ سے مطلب نہ مجھے شاہی سے — میرا آقا میرا سردار ہوا خوب ہوا
لاکھہ احسان ہوا مجھپہ دلا تیرا واہ — حبِّ دنیا سے جو بیزار ہوا خوب ہوا
بخت امید نہ تھی تجھسے مگر صد تحسین — خوابِ غفلت سے جو بیدار ہوا خوب ہوا
ہمکو بھی کر دیا آگاہ کلام رب سے — آپ جب واقفِ اسرار ہوا خوب ہوا
شبِ معراج کو جاتے ہی خدا سے ملکر — سرِّ مخفی سے خبردار ہوا خوب ہوا
بے کہے اور سنے احمدِ مختار ہے جو — مطلبِ دل میرا اظہار ہوا خوب ہوا
حافظا شکرِ خدا کر تو ہزارون دلسے — واصفِ احمدِ مختار ہوا خوب ہوا

ترے ہے قسمت کہ ہوا خواب مین دیدار نبیؐ

حافظا بیڑا ترا پار ہوا خوب ہوا

جسدم مرا وہ دلربا مئی پیکے متوالا ہوا
ہر درد دنیا وی سے دُر دُر ہو کے نرالا ہوا

اُسکے فراق ہجر مین یہہ جان تن اور دل میرا
جھر جھیر کے غم مین رنگ سب جل جلکے بس کالا ہوا

کیا مین کہون احوال دل تمسے رقم ای دوستو
رو رو کے انجو ونسے میرے یکیان بدی نالا ہوا

جز اوسکے ایکساعت مجھے بس زندگی دشوار ہی
ہر سانس اُسکی یاد مین سمرن ہوا مالا ہوا

گھیرا غم نے اب مجھے اسطرح کیا بولون بیان
چون چاندنی مین چاند کے چوگرد پیرا لا ہوا

کیا حسن و خوبی کا بیان اوسکے کہون آید دستو
گویا ید قدرت سے وہ سانچے مین ڈھالا ہوا

بھولون کہون مین کسطرح نظر و نمین رہتا ہے سدا
دلکو میرے مثل جنون اسکا ہی بس چالا ہوا

سب رکے تھے ساتھی مرے مانا پ بھائی اور بہن
جب آپڑی مشکل تو کوئی سا تی نکوئی سالا ہوا

سنتا ہی جو کوئی شعر یہہ ہوتا ہے دیوانہ ہی بس
شاید میرے اس شعر مین کچھ سحر نیرنگا لا ہوا

حافظ خدا اور مصطفیٰ اور نیک عملونکے سوا
کوئی کسکا ہی نہین کیون سو کے متوالا ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہمکو دوزخ سے بچاؤ یا محمد مصطفیٰ
ساتھ لے جنت مین جاؤ یا محمد مصطفیٰ

نفس کی خواہش مین ہم سب ہو رہے گمراہ مین
راستی پر ہم کو لاؤ یا محمد مصطفیٰ

شرک و بدعت سے بچا کر ہم گنہگارونکے تئین
راستہ دین کا بتاؤ یا محمد مصطفیٰ

وقت جانکندن طفیل آل و اصحاب تمام
کلمۂ طیب سکھاؤ یا محمد مصطفیٰ

طائر جان قفس تن سے جب میری پڑا رہو
ساتھ ایمان کے اٹھاؤ یا محمد مصطفیٰ

پوچھین جسدم قبر مین مجھ سے نکیرین آنکر
تم جواب اونکا بتاؤ یا محمد مصطفیٰ

آوین جسدم قبر مین سانپ اور بچھو اژدہا
آپ اون سب کو پھراؤ یا محمد مصطفیٰ

جگھڑی نیکی بدی میزان مین تولین جان
پلہ نیکی جھکاؤ یا محمد مصطفیٰ

تنگ اور تاریک ہیجدر راہ پل صراط یا نبی
یار تم مجھ کو لگاؤ یا محمد مصطفیٰ

نامۂ اعمال مین سب درج ہو دین یکیان | دفتر عصیان مٹا دو یا محمد مصطفےٰ

حافظ کمتر کی بس ہر دم یہی ہے آرزو
مجھ کو دوزخ سے بچا دو یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ٹک دیکھ ایدل کر نظر اوّل فنا آخر فنا | ہشیار ہو ای بیخبر اوّل فنا آخر فنا
غفلت مین کبتک سوئیگا اور عمر یونہین کھوئیگا | کچھ آخرت کی فکر کر اوّل فنا آخر فنا
دنیا کی خاطر بیدلا مغرور مت ہو تو بھلا | کر ذکر رب شام و سحر اوّل فنا آخر فنا
مرنا ہی برحق جان لو اس فکر کو پہچان لو | تم شب کو تو ہم بھی فجر اول فنا آخر فنا
لاکھون ہزارون نامور لیٹے ہین دیکھو دمبدم | تم ہم بھی ہین سب برابر اول فنا آخر فنا
تخت زمین پر سیکڑون آئے غنی محتاج ہو | کر گئے ولے آخر سفر اول فنا آخر فنا
حاتم ہوا رستم ہوا لقمان اہل فن ہوا | پھر انپا کیا کہنے گذر اوّل فنا آخر فنا
تخت سلیمان ہی کہان شاہ فریدون کا مکان | سب خاک مین ہین گئے بکھر اول فنا آخر فنا
سب رہے کہ ہین ساتھی تیرے ماتا پتا بھائی اور بہن | مشکل مین بھاگین دیکھکر اول فنا آخر فنا
دو دن کا یہہ بازار ہی کر لو جو کرنا کار ہی | پھر تم کدھر اور ہم کدھر اوّل فنا آخر فنا
گھر دار دولت کیلئے لڑتے ہو کیون تم کسلئے | دو روز کا ہی مال و زر اوّل فنا آخر فنا
کیا ساتھ کسنے لیگیا جو تم لیجاؤگے بھلا | یہہ حرص دنیا ہی مگر اوّل فنا آخر فنا

حافظ نے یہہ جو کچھ کہا سچا نہین بلکہ سچا
مانو اسے تصدیق کر اول فنا آخر فنا

دلا کیون حرص کرتا ہی تجھے سونا رکیا کرنا | سدا جنگل مین رہنا ہی تجھے گھر دار کیا کرنا
رہا مال و مکان کسکا جو رہیگا تیرا باقی | ارے دو دنکی دنیا ہے تجھے سنگار کیا کرنا
ہزارون نامور ہوگئے نہین کسکا نشان باقی | یہہ سب دو دنکا جینا ہے تجھے زر تار کیا کرنا
اٹھالے ہاتھ تو سب سے خدا سے دل لگا اپنا | تجھے یہہ لعل یاقوتون کے گجرے ہار کیا کرنا

یہہ سب دنیا کے ہین ساتھی تیرا ساتھی نہ بنا اور بھائی — جو مشکل مین نہو ساتھی اُسے پھر یار کیا کرنا
وطن جاگیر کو لیکر کریگا کیا بتا اے دل — قبر کو یاد کر اپنی تجھے گلزار کیا کرنا
محل کسکا مکان کسکا کدہ جاگیر ہی تیری — تو خود ہشیار رہا ایدل تجھے ہشیار کیا کرنا
کجا رستم کجا حاتم کجا لقمان کجا دارا — ہمہ در خاک شد پنہان تجھے اظہار کیا کرنا
دل اپنا عشق مین معبود کے رنگ لے بہت پکا — تجھے یہہ رنگ نیرنگی گل آنار کیا کرنا
برہمن شیخ جی سے کیون لڑا کرتے ہمہ دم — رہو مشغول رب ہر دم تمھین نہ ار کیا کرنا
الست بربکم پر کر چکے قالو بلیٰ وعدہ — برہمن کر کے وعدہ کو بھلا انکار کیا کرنا
خدا کو بھولکر جو رام لچھمن کو بلاتے ہو — تمھاری مشرکو باتونکا پھر اقرار کیا کرنا

کر واب رو برد حافظ کے توبہ شرک و بدعت سے
خدا کو جان واحد پھر بھلا تکرار کیا کرنا
مقبول باد

جواب

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِ خُدَا — وَالسَّلَامُ عَلٰی سَرْوَرِ اَنْبِیَا

قصیدہ

خاتم الانبیا مرحبا مرحبا — دلبر کبریا مرحبا مرحبا
فیض شاہ و گدا مرحبا مرحبا — ماہِ جود و عطا مرحبا مرحبا
سرورِ انبیا مرحبا مرحبا — شافعِ دوسرا مرحبا مرحبا
باعثِ خلق ہو آپ لاریب و شک — ای حبیبِ خدا مرحبا مرحبا
آپکے پیدا ہوتے ہی یا شاہِ دین — دین ہوا پر ضیا مرحبا مرحبا
مدح خوان آپکے سب ہین جن و بشر — یا نبی مجتبیٰ مرحبا مرحبا
آپ سا کوئی ہوا اور نہو گا کوئی — ماہ فضل و عطا مرحبا مرحبا
حامیِ روزِ محشر ہو بس آپ ہی — ایشہِ ہل اتیٰ مرحبا مرحبا

دشمنونکے لئے آپ کے یا نبیؐ — اُتری نبّت یدا مرحبا مرحبا
شب معراج پر دیسے آئی ندا — ای میرے دلربا مرحبا مرحبا
حقنے لولاک نازل کیا شانمین — آپکے بے شبہ مرحبا مرحبا
نور اپنے سے حقنے بنایا یقین — جسم پاک آپ کا مرحبا مرحبا
حال شق القمر سب پہ ہی مشتہر — ای شہ انبیاؐ مرحبا مرحبا
موئے فرزند جابر کے تھے آپنے — اونکو زندہ کیا مرحبا مرحبا
پتلۂ خاک سے کب تمھاری ثنا — احمدا ہو ادا مرحبا مرحبا
وصف مین ہیگا قرآن سب آپکے — ای دُر بے بہا مرحبا مرحبا
بخشواؤگے محشر مین لا ریب تم — ای شفیع الورا مرحبا مرحبا

جسنے حافظ تیرا یہہ قصیدہ سنا
کہہ اٹھا مرحبا مرحبا مرحبا

مرحبا بک یا محمد مصطفےٰ — مرحبا فی مرحبا — مرحبا ای شافع ہر دو سرا — مرحبا فی مرحبا
تم شریف انبیا ہو انبیا — ای رسول کبریا — تمسا کوئی ہی نہوگا نا ہوا — یا محمد مصطفےٰ
آپ شاہ انبیا ہو یا نبی — تمسا کہا ن کوئی — ہم ہین مقتدی و آپ مقتدا — ایحبیب کبریا
حقنے ہر نبی سے رتبہ آپکا — اکمل و افضل کیا — دو جہانکے آپہی ہو پیشوا — ای امام الانبیا
خاتم النبیؐ ہو شاہا آپ ہی — امتونکے کل وصی — کون ثانی آپکا ہے آپ کا — ای رسول دوسرا
فرش سے بر عرش پہنچے دم مین جا — تم الیشاہ انبیا — اور کئے ہو سیر لامکان کا — ای ہزار ان مرحبا
تم شفیع عاصیان ہو یا لیقین — رہنمائے محشر مین — ہے کہان بیخبر تمھارے آسرا — ہمکو ایسا احمدا
حشر مین ہم بیکسونپر کر کرم — رکھ لو آپنی شرم — پُر خطا ہین ہم سراپا پُر خطا — ای وصی ہلبنوا

حافظ بیکس کو اپنے احمدا — کرکے بالطف و عطا
رکھو ساتھ حشر مین ہم سدا — بہر آل باصفا

عشق مین اپنے مولا کے جو مر گیا ذی وقر ذی وقر ہو گیا
مرتے ہی باغ جنت مین خوشتر گیا بہرہ ور بہرہ ور ہو گیا
بغض جسنے رکھا آپ سے یا نبیؐ ہو گیا خوار وہ سر بسر مدّعی
دونون عالم مین جانو وُہ مردِ شقی کم قدر کم قدر کم قدر ہو گیا
حبّ احمدؐ نہو جس کے دل مین ذرا دشمن مصطفےٰ اسکو جانو بجا
بلکہ وہ اہل کین دشمن کبریا سر بسر سر بسر ہو گیا
حبّ احمد مین جو دل سے مسرور رہا باغ فردوس سے وہ نہین دور رہا
اور ہوا جو پیمبر سے مغرور رہا بے وقر بے وقر بے وقر ہو گیا
جسنے نام نبیؐ پر درود مین پڑھا شوق سے صدق سے جان دل سے بھا
صدمہ حشر سے وہ بروز جزا بے خطر بے خطر بے خطر ہو گیا
مدح یا شاہ ہم آپ کی کیا لکھین حوصلہ نعت گوئی کا کب ہی ہمین
جسنے دیکھا غضب کی نظر سے تمھین بے بصر بے بصر بے بصر ہو گیا
خاتم الانبیا ہین ہمارے نبیؐ اسمین شک اور شبہ کچھ بجا نو کوئی
دیکھہ انگشت حضرتؐ کے تین ای اخی شق قمر شق قمر شق قمر ہو گیا
سب مین مشہور ہیگا کمال آپ کا رخ انور ہے گویا ہلال آپکا
یا نبیؐ جس نے دیکھا جمال آپ کا شاد تر شاد تر شاد تر ہو گیا
حافظ کمترین حافظ بے نوا ہان بفضلِ خدا در بشکرِ خدا
نعت خوان یہہ جو شاہا تمھارا ہوا خوب تر خوب تر خوب تر ہو گیا

قصیدہ

محبوب خدا گر مجھے مل جائے تو اچھا ارمان میرے دل کا نکل جائے تو اچھا
بے چین ہے دل عشق رسولِ عربی مین ہان یہہ دل دیوانہ سنبھل جائے تو اچھا

مغموم ہی رہتا ہی دل زار شب و روز
کس روسے الٰہی یہہ نکل جائے تو اچھا

جس دل مین محبت ہو محبوب خدا کی
وہ دل کہین خالق کرے جلجائے تو اچھا

مسرور رہے جو نہ محبت مین نبیؐ کی
ویسے کو کوئی پاسے کچل جائے تو اچھا

اعدائے نبیؐ رہوین گرفتار رہالت
اللہ کرے نظر وںسے ٹل جائے تو اچھا

جس دلمین ہو گر بغض نبی امیر مولا
کوئی مار اُسے آکے نگل جائے تو اچھا

جا دل مین ندو منکر دین کو کہین رہنے
کانٹا ہی جگر سے یہہ نکل جائے تو اچھا

مین حافظ کمتر ہون ثناخوان محمدؐ
اس ذکر مین دم میرا نکل جائے تو اچھا

گر مدینہ کو تیرا ہو جانا ہما
حال میرا بھی سارا سنانا ہما

کرکے معروض میری طرف سے بجان
مجھ گدا کو وہانتک بلانا ہما

جان بلب ہون غم ہجر مین وائے غم
کوئی صحت کی صورت بتانا ہما

تشنۂ دید یہان ہند مین ہون پڑا
شربت وصل لاکر پلانا ہما

مقصد دل جو تجھسے کیا ہون بیان
جلد بہر خدا جاسنانا ہما

دو جہانمین نہین ہی مجھے یا نبیؐ
غیر تمھارے کیہان ٹھکانا ہما

صدمۂ ہند سے ہو نمین گھبرا رہا
عرض کر سوئے یثرب بلانا ہما

نہ توزر ہی نہ پروائے ناچار ہون
کسطرح میرا وہانتک ہو آنا ہما

عرض حافظ کی جانب سے کر کر وہان
ہند سے جلد مجھ کو بلانا ہما

ہوئے صاحبوا پنے مختار پیدا
ہوئے دونون عالم کے سردار پیدا

زمین پر گرے اوندھے سربت تمامی
ہوئے جبکہ سلطان ابرار پیدا

نہین بار عصیان کا بالکل ہمین غم
ہوئے اب شفیع گنہگار پیدا

مٹا ظلمتِ کفر دنیا سے یکسر
ہوئے جگمگاری ماہِ انوار پیدا

کرو شکر دادار دل سے ہمیشہ
ہوئے مومنو اپنے غمخوار پیدا

ہمین نارِ دوزخ سے اب کیا خطر ہی
ہوئے ہین ہمارے مددگار پیدا

نہ گھبراؤ ہولِ قیامت سے یارو
ہوئے للہ احمد سا لار پیدا

ہوئی تقویت کارِ دین کو زیادہ
ہوئے دین کے اپنے سرکار پیدا

بھلا کیون نہ حافظ کے مقصد بر آوین
ہوئے جبکہ محبوبِ غفار پیدا

احمد کا مدینہ کوئی دکھلائے خدایا
ہی آرزو اتنی کوئی بر لائے خدایا

مدت سے میرے دلمین تمنا ہے یہی بس
ٹھوڑی سی مدینہ مین ملے جائے خدایا

تا مرگ نہو دل کو کسی چیز کی خواہش
یثرب کے سوا اور نہ کچھ بھائے خدایا

بسمل سا تڑپتا ہی فراقِ نبوی مین
ہان یہہ دلِ دیوانہ سنبھل جائے خدایا

مشتاق ہون مدت سے رسولِ عربی کا
پہنچا دے مجھے جلد سے او سجائے خدایا

بس ماہیِ بے آب سی تڑپے ہی میرا جان
احمد کی خبر کوئی سنا جائے خدایا

گر ہند مین مرجاؤن اسی شوق مین روزہ
مدفن کو مدینہ مین ملے جائے خدایا

جس دل مین اگر کچھ بھی ہوا لفتِ احمد
وہ دل کہین فی النار ہو جلجائے خدایا

حافظ کی یہی عرض ہی امید یہی ہی
مداحِ نبی حشر مین کہلائے خدایا

جب موت کا پیغام تجھے آئیگا بابا
کر قبض تیری روح کو لیجائیگا بابا

جب آکے کھڑا ہوگا فرشتہ تیرے سر پر
اوسوقت پہ کچھ تجھ سے نہ بن آئیگا بابا

جب روح تیرے تن سے نکالیگا فرشتہ
پھیلا کے وہین ہاتھ تو رہجائیگا بابا

کیون کرتا ہی دو دنکے لئے حرص تو ناحق
یہہ زیور و زر ساتھ نہ کچھ آئیگا بابا

کر کر کے جمع دولت دنیا ہی بہت سی
آخر یو نہین ایکروز تو مر جائیگا بابا

پیسے کے لئے کسلئے لڑتا ہی ہمیشہ
کیا سر پہ یہہ جاگیر کو لیجائیگا بابا

دو دن کے لئے دل نہ دکھا کسکا کبھی تو
سب چھوڑ کے اک روز چلا جائیگا بابا

جب سوئیگا تو قبر مین اُسروز کی کر فکر
منہہ دیکھہ نکیرین کا گھبرائیگا بابا

گر رو نکی وہان قبر مین جب مار پڑیگی
اوسوقت تیرا کوئی نہ غم کھائیگا بابا

جنّت مین چلا جاؤنگا یہہ فخر نہ کر تو
دنیا مین جو کچھہ تو نے کیا پائیگا بابا

فردوس مین لاریب چلا جاویگا سیدھا
دنیا مین کبھی تو جو سنبھل جائیگا بابا

پوچھیگا خدا حشر مین کیا لایا ہی بندہ
اللہ کو کیا اوسگھڑی بتلائیگا بابا

جب ہوگا حکم نامۂ اعمال پڑھین سب
اللہ سے اسوقت تو شرمائیگا بابا

سب سیکھہ لے اور کر لے جو کرنا ہی تجھے یہان
مشکل مین نہ کوئی کام تیرے آئیگا بابا

جسوقت تجھے موت سے کام آکے پڑیگا
حافظ کا سخن تب تجھے یاد آئیگا بابا

دوستو جمعہ جمعرات کو آتے جانا
میری مرقد پہ سدا پھول چڑھاتے جانا

تم نے چھوڑا مجھے اور مین نے تمھین چھوڑ دیا
پر مجھے یاد سے اپنی نہ بھلاتے جانا

مجھہ کو بھولو نہ پس مرگ خدارا یارو
چادر پھول کبھی آکے چڑھاتے جانا

اور یہہ عرض میری تمسے ہی سن لو اسدم
بعد مردن مرے قرآن پڑھاتے جانا

آوے جب جمعرات تو از بہر خدا
کچھہ غریبون کو اگر ہو تو کھلاتے جانا

گر نہ ہفتہ مین کھلانے کی ہو توفیق تمھین
فاتحہ ماہ مین ایک وقت دلاتے جانا

در پہ مسکین جو آوے تو نہ پھیرو خالی
کچھہ نہ کچھہ بر رہ حق دیتے دلاتے جانا

یاد میری بھی کیا کرنا ہمیشہ اسدم
فاتحہ کے لئے جب عود جلاتے جانا

میری مرقد کی طرف جبکہ گذر آپکا ہو
بہر رحمت لب شیرین کو ہلاتے جانا

مغفرت کے لئے بس میری خدارا یارو
سوئے غفّار ذرا ہاتھ اٹھاتے جانا

سنکے یہہ حافظ بیکس کی نصیحت یارو
سب کو للّٰہ بصد شوق سناتے جانا

بے چین کر رہا ہی تیرا غم پیا پیا
کبتک پکارتا رہون ہر دم پیا پیا

رہتا ہی صبح و شام تصور یہی سدا
خالی نہ یاد سے ہی کوئی دم پیا پیا

آؤ خبر لو میری پیا آپ ہو کدھر
رہتی ہین چشم غم مین سدا نم پیا پیا

مجروح میرے دل کو کیا غم نے آپ کے
اب کس سے جا کے پاؤن مین مرہم پیا پیا

آتا نہین ہی خوش مجھے دنیا کا مال و زر
ہی شوق دل کو تیرا دما دم پیا پیا

بے چین کر دیا غم دوری نے اس طرح
آب و طعام مجھ کو ہوا سم پیا پیا

رو رو غم فراق مین ہون ہو گیا علیل
اور ہو گئی ہی پشت بھی بس خم پیا پیا

کسکو سناؤن جا کے مین احوال دل میرا
کسطرح درد دل ہو میرا کم پیا پیا

آرام دل سے بس میرے جاتا رہا تمام
جب سے تمہارا دل کو ہوا غم پیا پیا

اب عمر کسطرح کرون ہی وائے غم بسر
کیا آپ مجھ سے ہو گئے بے غم پیا پیا

حافظ پیا سے کہدے خبر اتنی جا کوئی
کتنا تمھین پکارون مین ہر دم پیا پیا

غلام نبیؐ کا رہے بول بالا
عدوئے نبیؐ کا سدا منہ ہو کالا

ہمارے نبیؐ کی ثنا ای جہو لو
کیا آپ قرآن مین حق تعالیٰ

صحابان احمدؐ یقین چار مین یہہ
انھین سے ہی دین نبی کا اُجالا

اونھون نے ہمین راہ دین ہی دکھائی
انھون نے ہمین ہر بلا سے سنبھالا

نبی یون تو لاکھون ہوے ہین ولیکن
ہمارے نبی کا ہی رتبہ نرالا

نواسے جو انکے ہین شبّیر و شبّرؓ
مجھے اونکا مداح رکھہ حق تعالیٰ

دگر جو ہین غوث الورا پیر میرے — لہابی کا جس نے کفر توڑ ڈالا
انھون کا مجھے رکھنا خواں ہر دم — یہی عرض ہی تجھ سے جلّ و جلالہ
جسے نام احمدؐ سے انکار ہووے — اوسے لعنت حق کا دیجیے دوشالہ
جسے بغض ہو دین احمدؐ سے یارو — اوسے سمجھو شیطان کا ہی حوالا
جو منکر شفاعت کے ہین العزیزو — دو عالم مین منہہ انکا بس ہوگا کالا
لہابی گیا جس شہر جس مکان مین — اوسے جسنے دیکھا اوسیدم نہکالا
نجانو مسلمان اوسے بلکہ مرتد — لہابی یقین ہیگا شیطان والا
نہ اوسکے کوئی دام مین آؤ یارو — لہابی بڑا ہوتا ہی مکر والا
وہ ظاہر مین کچھہ ہی تو باطن مین کچھہ ہے — اوسے جان لو تم وہ کتا ہی کالا

بچا اون کی صحبت سے حافظ کو یارب
یہی عرض تجھ سے ہی جلّ و جلالہ

خدا وحدہ کا نہین کوئی نذیرا — وہی ہی علی کلّ شیٔ قدیرا
جو کچھہ کام کرتے ہو یوشیدہ یان تم — وہ سب جانتا ہی سمیع بصیرا
وہی مالک الملک لاریب وشک ہے — جسے چاہے کردے غنی فقیرا
نہین اوس سے مقصد کسیکا نہان ہی — وہی ہی بما تعملون خبیرا
خبردار ہشیار ہو ای محبو — یہہ شیطان ہی بیشک اضلّوا کثیرا
کوئی کیا محمدؐ کے رتبے کو جانے — حبیب خدا ہین خدا کے وزیرا
کہا معجزہ بوجہل دیکھکر بھی — وہ کرو و مکرًا بہا تم طریرا
جو ہین منکر دین جانو وہ بیشک — رہینگے بدوزخ وساءت مصیرا
جو مرتد ہین لاریب انکو بمحشر — ملیگی سلاسل غلالاً سعیرا

طفیل نبی بخش حافظ کو یارب

گنہ اُس نے بخشے ہین کبیرا

ایضاً مناجات

لِی خَمسَۃٌ اُطفِی بِھا حَرَّ الوَبَا اَلحَاطِمَہ | اَلمُصطَفٰی وَالمُرتَضٰی وَاَبنَاھُمَا وَالفَاطِمَہ

قصیدہ

یارَبَّنا یارَبَّنا از بہر احمد مجتبیٰ | کر دور یہہ ہمسے وبا مقبول فرما التجا
عصیان ہمارے بخشدے خیر الوریٰ کیواسطے | ہم سر جھکا آگے تیرے کہتے ہین رو رو بارہا
تنگی یہہ ہمسے دور کر اور بھیج بارش زود تر | یارب نہ اب تاخیر کر بہر محمدؐ مصطفیٰ
عرضی یہہ اب مقبول کر ای خالق جن و بشر | کر دور ہمسے زود تر یہہ جو چلی ہے اب ہوا
ڈرتے ہین تو جبّار ہے اور مالک و مختار ہے | لیکن کرم ور کار ہے تیرا ہین ای کبریا
ای یا دشاہِ بحر و بر ہم سے وبا یہہ دور کر | سب غیبت اور نابود کر باغ جہان سے یہہ وبا
ہمکو جلا یا مار تو ہم سب کا ہی مختار تو | راحم ہی اور غفار تو دے بخش ہم سب کی خطا
پیر و جوان خورد و کلان ای مالک کون و مکان | مر گئے کئی بیشہ یہان جب سے چلی ہے یہہ ہوا
صدیقؓ و فاروقؓ عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ خوش سیر | یارب وبا یہہ دور کر تجھسے یہی ہے التجا
یارب حسنؓ المجتبیٰ اور شاہ کربلا | مقبول کر یہہ التجا ای حضرت ربّ العلا
عباسؓ و حمزہؓ کے لئے اور بی بی زہراؓ کیلئے | اور غوث اعظمؒ کے لئے کر رحم ہمپر یا خدا

مالک ہے ایسا جان کر ای خالق جن و بشر
آیا ہے تیرے در اوپر یہہ حافظ بیکس گدا

باب الباے موحدہ

تمنّا ہی یہی میری مدینہ اب دکھا یارب | عنایت سے مجھے تیری مدینہ اب دکھا یارب
دیار ہند مین اِسدم بہت گھبرا رہا ہی دم | مجھے کر وصلِ خرّم مدینہ اب دکھا یارب
پڑے خاک اوسکے جینے پر گیا جو نا مدینہ پر | نبوت کے نگینہ پر مدینہ اب دکھا یارب

الٰہی

الٰہی آس کر پوری ستاتی ہی مجھے دُوری
کروں کیا بس ہی مجبوری مدینہ اب دکھا یارب

مدینہ اب دکھا مجھ کو مدینہ میں لیجا مجھ کو
نہ فرقت میں رُلا مجھکو مدینہ اب دکھا یارب

کرم ایسا ہو اب تیرا کروں تربت کا میں پھیرا
یہی چہتا ہی دل میرا مدینہ اب دکھا یارب

یہاں در بند بے پرسا پڑا ہوں حال ابتر سا
الٰہی مجھکو مت ترسا مدینہ اب دکھا یارب

مدینہ خوش مجھے آوے مدینہ دلکو ہی بھاوے
سدا دل میرا للچاوے مدینہ اب دکھا یارب

تمنّا ہی یہی ہر دم مدینہ میں رہوں خرّم
فرو تا دل سے سب ہو غم مدینہ اب دکھا یارب

مدینہ ای میرے مولا مجھے اب زود تر دکھلا
تصدّق چار یار و کا مدینہ اب دکھا یارب

طفیل آل پیغمبر الٰہی لطف اپنا کر
نہ حافظ کو پھرا در در مدینہ اب دکھا یارب

راز مخفی تھا کھلا آپ سے آپ
حال وا میرا ہوا آپ سے آپ

بے خطا کسلئے احمد پیارے
ہو گئے مجھ سے خفا آپ سے آپ

کیوں خفا رہتے ہو بر عاشق زار
اسطرح ہو گیا کیا آپ سے آپ

ایسی قسمت کو بنا دو میری
آؤں روضہ پہ چلا آپ سے آپ

آپکو ڈھونڈھوں کہاں یا احمد
مجھ کو ملجاؤ ذرا آپ سے آپ

احمدا ہی یہہ تمنّا میری
مجھ کو ہو جاوے لقا آپ سے آپ

آپکے لطف سے محشر میں میری
سر سے ٹلجائے بلا آپ سے آپ

ایسا کچھ مجھ پہ کرم فرماؤ
قبر ہو نور و ضیا آپ سے آپ

ایسا عصیان سے مجھے کر دو پاک
جاؤں جنّت میں چلا آپ سے آپ

باغ جنّت طفیل حسنین
مجھ کو ہو جاوے عطا آپ سے آپ

شعر حافظ کا محشر سب سن
بولینگے صلِّ علی آپ سے آپ

احمد مجھہ کو نہ ترسائے آپ — خانۂ دل مین میرے آئے آپ
آؤ پر نور بنا دو دل کو — یون فراموش نہ فرمائے آپ
راہ تکتی ہین ہمیشہ آنکھین — کبھی صورت مجھے دکھلائے آپ
احمد اپاؤن تھکین مین اسدم — ایسی باتین مجھے سکھلائے آپ
جلد تیرب مین بلا لو مجھہ کو — عرض مقبول یہہ فرمائے آپ
عاشق دید کو دکھلائے دید — احمد الطف یہہ فرمائے آپ
آپ کو چھوڑ کے آقا میرے — کسکے در جاؤن مین تلائے آپ
حشر کے روز رسول اکرم — بہر امداد میری آئے آپ
سید امجھہ کو بچا از دوزخ — لطف سے خلد مین لیجائے آپ
قبر کا دل پہ نہایت ہی غم — مجھکو آرام ہی دلوائے آپ

احمد اوقت نزع حافظ کو
کلمۂ پاک ہی سکھلائے آپ

باب التاء

خوشی سے جاگ دلا آج ہی نجات کی رات — عجب یہہ رات ہی ہر رات مین برات کی رات
گنوایا مفت مین ای دل تمام راتین تو — خدا کی یاد مین اب تو بھی جاگ رات کی رات
بڑی بزرگ یہہ راتون مین رات آجکی رات — خدا کے فضل سے ہی یہہ بھی التفات کی رات
ادب سے جاگ کے مانگو دعا خدا سے تم — یقین جان لو ہی آجکی نجات کی رات
وضو کے ساتھہ پڑھو با ادب دوگانے تم — محبو آجکی لاریب ہے صلوات کی رات
بزرگ اور بھی اسطرح ہین بسا راتین — غرض ہی یہہ بھی بڑی سمجھو اک صفا تکی رات
خدا نے تکیہ کیا ہی اگرچہ اہل زکوٰۃ — تو دو براہ خدا یہہ بھی ہی زکوٰۃ کی رات
عزیز قبر مین سونا ہی ایک دن آخر — خدا کے ذکر مین سب جاگو آج رات کی رات

گنوانہ سو کے تو یہہ رات آج غفلت مین
یقین جانئے حافظ یہہ ہی نجات کی رات

سنو اگر ادب سے سب بیان مولد حضرت
رقم ہو تا یہان اعز و شان مولد حضرت

دوشنبہ بارھوین کو ہین ہوئے پیدا رسول اللہ
یہہ کہتے ہین تمامی راویان مولد حضرت

رسول اللہ کے ہوتے ہی پیدا یکبیک یارو
معطر ہو گیا سارا مکان مولد حضرت

ہوا گھر آمنہ کا نور سے پر نور سب یکسر
جھکا کعبہ ادب سے ہی نشان مولد حضرت

خبر مولود کی سنکر گیا ہل قصر کسریٰ کا
گرے بت اوندھے سر سب در زمان مولد حضرت

ہوئی ارض و سما مین دھوم آنحضرت کے مولد کی
ہوئے سب شاد جملہ طالبان مولد حضرت

رسول حق ہوئے پیدا حبیب حق ہوئے پیدا
یہی غل تھا سدا در زایران مولد حضرت

درود ین با ادب دل سے پڑھو سب شاہ عالم پر
سنو جب تم بیان ای عاشقان مولد حضرت

نکیرین آیکی تکرار کا کچھہ غم نہین مجھہ کو
مین حافظ ہون بدل جان مدح خوان مولد حضرت

کیا کہئے جو کچھہ دل پہ گذرتی ہی اذیت
اللہ نہ فرزند کی دکھلائے مصیبت

کسطرح جدا دل سے ہو فرمائے یارو
یاد آتی ہی ہر وقت مجھے اوسکی محبت

وہ ماہ میرا زیر زمین ہو گیا پنہان
اب ہمکو دکھیگی وہ کہان چاند سی صورت

بے چین ہمین ولے الم کر گیا پیارے
آویگی غم ہجر مین کیونکر ہمین راحت

کسطرح مٹے درد تیرا دل سے ہمارے
بیچین ہمین کر گیا توڑ ہم سے مروت

معمور تھا گھر ہر کوئی مسرور تھا تجھ سے
ای وائے مری آج سبھی لٹ گئی دولت

ہم اپنا سمجھتے تھے تجھے مونس و غمخوار
پر چھوڑ گیا آج سبھی تو نے رفاقت

جب یاد تیری ہوتی ہی بھر آتا ہی سینہ
تھمتا ہی نہین دل مین تیرا جوش محبت

سنتے تھے تیرے منہ سے سدا شیرین سخن ہم
اب کون سنا ویگا ہمین باتین بہ الفت

اسی نور نظر آؤ کرو مجھ سے ذرا بات
یاد آتی ہی ہر وقت تمہاری مجھے قربت

ہر وقت کہا کرتے تھے گھبراؤ نہ بابا
اب کون مجھے دیویگا اسطرح سے ہمت

تم جاتے ہی سب دل سے گیا چین اور آرام
سب لٹ گئی جو کچھ تھی میری آج ریاست

کیا بولوں کہا کچھ نہین جاتا میرے پیارے
تھا ایسا ہی لکھا میرے مولا نے بہ قسمت

کیا رو کے کروں ہوتا ہی کیا رونے سے میرے
اللہ جو چہتا ہی وہ کرتا ہی بہ عنایت

اب صبر بجز کوئی نہین اور ہی چارا
حافظ کرو اوس بیکس و مرحوم پہ رحمت

مثلث

کر گئے یار و پیمبر نے سفر آج کی رات
اوٹھ گئے امت عاصی کے چھپر آج کی رات

امر حق سے ہین سب کر کے خبر آج کی رات
حالت نزع مین تھا آپکے لب سے جاری
یا الٰہی میری اب بخشدے امت ساری

استجب کر یہہ دعا وقت سفر آج کی رات
اتنے مین آکے ہی جبرئیل نے یہہ عرض کیا
سید آج ہوا ہی یہہ مجھے حکم خدا

میرے محبوب سے یہہ کردے خبر آج کی رات
فکر کچھہ اپنی نہ امت کی کر و یا احمد
رحم امت پہ تمہاری مین کرونگا از حد

آؤ تم اب بخوشی زود ادھر آج کی رات
جبکہ جبریل سے یہہ بات سنے شاہ زمان
دلکو امت سے ہوا تھوڑا سا پھر اطمینان

کہے راضی ہون الٰہی بہ امر آج کی رات
حکم سے آیا اسید م ہی وہان عزرائیل
اور کہا آکے مجھے حکم ہی یون رب جلیل

بے رضا روح نبی قبض نہ کر آج کی رات
تب کہے آپنے ہی جبین رضائے آقا
مین بھی راضی ہون اوسی بات مین یا دیر ہی کیا

ہم مر کر سے

کرلے کر ناجو ہی تا خیر نہ کر آجکی رات

روح جب قالب اطہر سے گئی ہجرت کر — گویا تب یار و نمین برپا ہوا شور محشر
تھا یہی غل کہ چلے فخر بشر آجکی رات

حال حسنین کا تحریر کرون کیا حافظ — فاطمہ بھی یہی کہتی تھی سدا یا حافظ
وائے دنیا سے اٹھا میرا پدر آجکی رات

باب الثاء

عشق احمد نے ہی مارا الغیاث — کر دیا دل پارہ پارا الغیاث
کس سے مین فریاد اپنی جا کرون — مین ہون بیکس اور بیچارا الغیاث
آپ گر ہوتے نہ پیدا یا نبیؐ — کون تھا پھر بس ہمارا الغیاث
تم ہو خواجہ مین ہون خادم آپکا — کون ہی تم بن ہمارا الغیاث
لو خبر میری خدا کے واسطے — پھر رہا ہون مین آوارا الغیاث
ہجر غم نے یون ہی مارا آپکے — جو نہین کہنے کا یارا الغیاث
دو جہان مین جز تمہارے یا رسولؐ — ہی کہان مجھکو سہارا الغیاث
او میرے فریادرس فریاد ہی — لو خبر میری خدارا الغیاث
جوش دل مین بھر گیا ہی آپکا — پھر ہوا ہی غم دوبارا الغیاث
آتش عشق و محبت آپ کی — پھونکتی ہی تن پہ سارا الغیاث
کیسے انجان بنجاتے ہو تم — جانکر احوال سارا الغیاث
حشر مین حافظ پہ فرماؤ کرم — مدح خوان ہی تمہارا الغیاث

باب الجیم عربی

نبی بجا ہین بجا ہین ہمارے سب سرتاج — غرض ہمارے نبی کے ہین سب نبی محتاج
ہوے ہزارون نبی یون تو یک سے یک افضل — مگر ہمارے نبی راہ دین کے ہین سراج

قدم نہ طور سے آگے رکھے کلیم اللہ — نبی ہمارے گئے لامکان شب معراج
خدا نے سرور کون و مکان کیا تم کو — زمین سے تا بہ زمان ہیگا آپہی کا راج
جہان مین آتے ہی قدم شریف حضرت کا — رہا نہ کفر کا عالم مین نام کو بھی داج
کہا ہی حقنے پڑھے جو میرے نبی پہ درود — کرونگا اوسکو کسی کا نہ مین کبھی محتاج
خدا کے روبرو روز نشور میری بس — خدا کے واسطے یا مصطفےٰ رکھو تم لاج
مریض جرم ہون مین مبتلائے درد و الم — شفیع روز جزا زود میرا کیجیے علاج

لکھی ہی خوب غزل تو نے نعت مین حافظ
دل اپنا سنتے ہی مسرور ہو گیا ہی آج

ہر سمت یہی دھوم ہی ساری شب معراج — آقا ہی محمد کی سواری شب معراج
آراستہ جنت کو کرو فرش بچھاؤ — ہان خلد مین ہو زود تیاری شب معراج
تعظیم کو سب آکے کھڑے ہو دین ادب سے — رہے نہ کوئی صاحب عاری شب معراج
صدقے سکر یہان لاتے ہین تشریف محمدؐ — ہر گل پہ رہے خوب بہاری شب معراج
سب پڑھتے رہو شوق سے صلوٰۃ نبیؐ پر — احمدؐ کی اگر رکھنے ہو یاری شب معراج
آمد کی خبر سنکے محمدؐ کی بصد شوق — کرتے تھے ملک جان نثاری شب معراج
دیکھینگے ابھی ہم رخ پرنور محمدؐ — کیا خوب یہہ قسمت ہی ہماری شب معراج
اوس روئے منور کی تجلی سے عزیزو — روشن ہوئی سب قدرت باری شب معراج
پھولے نہین جامہ مین سماتے ہین ملایک — شیطان پہ پڑی آج ہی خواری شب معراج
بلوا کے سما پر تمھین اللہ نے حضرتؐ — کیا عزت و حرمت کی تمھاری شب معراج

کب وصف و ثنا آپکی حافظ سے ادا ہو
خود حق نے کیا نعت تمھاری شب معراج

اللھم صل وسلم — باب الحاء مہملہ — وبارک علی محمدؐ

دنیا سے رکھہ تو اب نہ کوئی دم دلا صلاح
رکھتا ہیں گر تو نعت سے رکھہ بارہا صلاح

سر حمد و نعت سے نہ پھرا اپنا تو کبھی
ایدل قبول کرلے میری یہہ دعا صلاح

کر کام وہ مدام کہ عقبیٰ نجیب ہو
اپنی تو بس یہی ہی صبح و مسا صلاح

دنیا و آخرت کی سعادت سمجھہ اسے
اپنی تو ہیگی دل سے مدح و ثنا صلاح

صلوٰۃ بر محمدؐ و آل محمدؐ ہی
پڑھئے بشوق و ذوق یہی ہے سدا صلاح

غفلت میں حرص زر میں نکھوا اپنی عمر تو
کون ایسی دیگا تجھکو بتا ای فلا صلاح

مغرور مت ہو دولت دنیا پہ سن ولا
جب روح تن سے نکلی تو دولت کی کیا صلاح

دنیا تو جیسی تیسی گذر جائے گی ولے
آوین ملک قبر میں تو پھر اوکی کیا صلاح

مشغول حمد و نعت میں دلکو رکھو سدا
حافظ کی دو سو یہی یہی بارہا صلاح

باب النون المعجمہ

گل سے آنحضرتؐ کا برتر تھا گل رخسار سرخ
کب تھا ایسا حسن یوسف بھی کہو انوار سرخ

انمیں تھا حسن نبوت اونمیں تھا دنیا کا حسن
حسن وہ سو سرخ تھا تو تھا یہہ گویا چار سرخ

یہہ خدا کے نور سے تھا اور وہ اونکے نور سے
کہئے اب کس کا رخ انور ہی پر انوار سرخ

کیا اصل زر کی تھی مہر و ماہ تھے بلکہ نثار
گندمی رنگ تھا سراپا لیک تھا زردار سرخ

دیکھئے کب ہو میسر دولت دیدار شاہ
ہو گئے رو رو کے اپنے دیدہ خونبار سرخ

صبح سے تا شام رہتا ہی خیال مصطفےٰ
بے سبب رہتی نہیں آنکھیں میری ای یار سرخ

حافظا ہوتا نہیں مقبول رب متبک کلام
جبتلک خون جگر سے ہو نہ اشعار سرخ

ردیف الدال

جب حشر کے میدان میں آوینگے محمدؐ
امت کو عذابوں سے چھڑاوینگے محمدؐ

امت کے تئین دیکھکے درحال پریشان — آنسو غم امت مین بہاوینگے محمد ﷺ
فرماوینگے امت کو میری بخشدے یارب — ہاتھ اپنے بھی کہکے اوٹھاوینگے محمد ﷺ
سب نفسی یکارینگے نبی خوف خدا سے — یا امتی کہتے ہوئے آوینگے محمد ﷺ
فرماوینگے امت سے نہ گھبراؤ عزیزو — دوزخ کے قرین جبکہ پڑی آوینگے محمد ﷺ
کرتے ہوئے درگاہ الٰہی مین مناجات — سر اپنے کو سجدہ مین جھکاوینگے محمد ﷺ
کرحق سے شفاعت ادھین دوزخ سے بچاکر — فردوس مین ساتھہ اپنے لیجاوینگے محمد ﷺ
جب تک کہ نہ امت کو بہم لیوینگے حضرت — تب تک نہین فردوس مین جاوینگے محمد ﷺ
ہووینگا وہان پلہ عصیان جو گرانبار — تب پلہ نیکی کو جھکاوین گے محمد ﷺ

حافظ غم دوزخ سے نہ کر دلکو پریشان
فردوس مین تجھکو بھی لیجاوینگے محمد ﷺ

لکھہ ای دل شعر درشان محمد ﷺ — بوصف روے تابان محمد ﷺ
ذرا سونچو تو رتبہ مصطفیٰ کا — کہ تھا جبریل دربان محمد ﷺ
نبی جتنے کہ گذرے ہین جہانمین — ہوے ہین زیر فرمان محمد ﷺ
کلام حق سراپا ای عزیزو — ہوا نازل ہی درشان محمد ﷺ
بشر تو کیا ملایک جن وحیوان — سبھی ہین دلسے قربان محمد ﷺ
ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — یہی ہین چار یاران محمد ﷺ
ہوے جو کام ہین عیسیٰؑ سے اظہر — کیے ہین وہ غلامان محمد ﷺ
لکھین ہم وصف کیا طاقت ہماری — خدا خود ہی ثناخوان محمد ﷺ
مہ و خورشید کی کیا ہی حقیقت — عجب تھا روے تابان محمد ﷺ
اگر ہون لاکھہ جان قربان کرونمین — دل و جانسے ہون قربان محمد ﷺ
پڑھو ای حاضر وصلوٰۃ اسدم — یہہ تحفہ ہیگا شایان محمد ﷺ

الٰہی حشر میں بہر شفاعت
ملے حافظ کو دامانِ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

ردیف الذال

نعت نبی میں ہوتی ہی جیسی زبان لذیذ
ہوتا کہاں ہی شہد سے ویسا دہان لذیذ

بیٹھا ہی نام کیا ہی رسولِ کریم کا
ہوتا ہی نام لیتے ہی اپنا دہان لذیذ

میٹھا نہیں فقط ہی زبان و قلم میرا
اس نام پاک سے ہی تمامی جہان لذیذ

ای واعظانہ وعظ سنا اور کچھ مجھے
لگتا ہی مجھ کو ذکر رسول زمان لذیذ

عاشق اوسی کا ہون ہی خدا جسکا مدح خوان
اوسکی ہی نعت مجھکو ہی مثل نعت خوان لذیذ

ہی مجھکو جاہ زیبی نہ شاہی کی دوستو
ہی دلکو حُب مدحِ شہ انس و جان لذیذ

جو جو کہ مدح خوانِ رسالتمآب ہین
ہر دم ہی اونکا دل سے مجھے خوش بیان لذیذ

شاہی سے کام ہی نہ مجھے سلطنت سے کام
مجھ کو تو بس ہی نعت شہ دو جہان لذیذ

حافظ نہین ہی خوش مجھے اب نعت کے سوا
مدح نبی سے ہین میرے کام و زبان لذیذ

ردیف الراء

جس دل مین نہین حب و ولائے شہ ابرار
بیکار ہی بیکار ہی بیکار ہی بیکار

کونین کا گر پوچھئے تو سرور کونین
سردار ہی سردار ہی سردار ہی سردار

واللہ خدائی کا میرا احمد مختار
مختار ہی مختار ہی مختار ہی مختار

احمد مین احد مین جو ہی اک میم کا پردہ
اسرار ہی اسرار ہی اسرار ہی اسرار

یہہ حرف شفاعت پہ عبث تجھ کو وہابی
تکرار ہی تکرار ہی تکرار ہی تکرار

کیون نعت محمدؐ سے تھین مرتد و اتنا
انکار ہی انکار ہی انکار ہی انکار

محبوب خدا دولت اسلام کی لاریب
معیار ہی معیار ہی معیار ہی معیار

اے اہل سنن سچ رہو ہان دیکھو لہا بی
مکّار ہی مکّار ہی مکّار ہی مکّار

ہر مشرک و مرتد کے لئے وعظ یہہ میرا
تلوار ہی تلوار ہی تلوار ہی تلوار

مدّاح محمدؐ ہون صلہ مین میری فردوس
مہوار ہی مہوار ہی مہوار ہی مہوار

سو جان سے شہا آپ پہ یہہ حافظ کمتر
بلہا ہی بلہا ہی بلہا ہی بلہار

الله الله هو الله الله ایضاً صلّی الله علیه وسلّم

قصیدہ

کہا ایک روز جبریل آکر یا نبی ہیگا مشتاق داور
تمکو بلوایا ہی لامکان پر چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

عرش سے فرش تک ہی مچی دھوم آج آتا ہی محبوب قیوم
منتظر سب کھڑے ہین سما پر چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

ہر طبق نور سے ہیگا پر نور عرش بھی ہی تجلّی سے معمور
بزم افلاک سب ہی منوّر چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

اے حلیمہ کی آنکھونکے تارے منتظر سب ہین بیٹھے تمہارے
ہیگا مشتاق خلّاق اکبر چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

ہر ملک کرکے آنکھین کشادہ دیکھنے بیٹھے کرکے ارادہ
جلد دکھلا دو روئے منوّر چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

اہل فردوس مین ہی یہہ گفتار آج آتا ہی محبوب غفّار
ہی غرض دھوم ہر آسمان پر چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

آج جنّت مین حورین تمامی سب ہین استادہ بہر سلامی
دیکھہ لوکر کے الطاف سرور چلئے چلئے رسول پیمبرؐ

خواب سے جلد ہو جاؤ بیدار آپ کا آج رب ہی طلبگار
مجھ کو بھیجا ہی خلاق اکبر چلیئے چلیئے رسول پیمبر
کہین موسیٰ کلیم اور عیسیٰ کہین نوح و خلیل اور یحییٰ
دست بستہ کھڑے ہین سراسر چلیئے چلیئے رسول پیمبر
خضر نے فرش آراستہ کر بسر راہ بیٹھا ہی آکر
ماہ و خور بھی کھڑے ہین جھکا سر چلیئے چلیئے رسول پیمبر
چرخ کے سب ملایک تمامی حور و غلمان برائے سلامی
صف بصف ہین کھڑے مثل لشکر چلیئے چلیئے رسول پیمبر
مشتری اور زہرا یہہ ہر بار کرتے مل ملکے باہم ہین گفتار
آج آتا ہی سردار محشر چلیئے چلیئے رسول پیمبر
حافظ بے نوا کو تمہارا نام اقدس ہی دل سے پیارا
انس رکھتا ہی یہہ دل سے اکثر چلیئے چلیئے رسول پیمبر

قصیدہ در مصرع اوّل و ثانی صنعت مقلوب

رام نہو ایدل تو ہتون کا مان یہہ کہنا میرا یار
دشمن جان بیشک ہی وہ اپنا دیکھہ جہان تو مار کو مار
راہ شریعت پر رہ قایم چھوڑ دے شرک و بدعت کو
اور کلام رب کو بنا لے شوق سے اپنے گلو کا ہار
رائے ہی اپنی اپنی کسے منظور ہی نور اور کسکو نار
کوئی تو ہی اللہ کا دشمن کوئی تو ہی اللہ کا یار
راج مزہ اور عیش جہان یہان کر لو میان جو چاہو تم
کام نہ آوے کوئی وہان ماں باپ و برادر خویش و جار

راز یہہ ہے کچھہ اور ہی اسکو خوب سمجھہ ای عاقل تو
دیکھہ بمیدان محشر تو ہو کے پھرے گا حال زار
رات اور دن ہر آن سدا ای حافظ رہ تو یہ یا دحق
تجھہ کو یہہ زیور روز کا کوئی ساتھہ نہ دیگا یک تار

چپ بیٹھیو نہ محفل مین آکر صلوٰۃ پڑھو آنحضرتؐ پر
خاموش نہو ای میرے اخی تم بھیجو درود ین احمدؐ پر
عشّاق پڑھو غفلت نکرو اصلِّ علیٰ ہر شام و سحر
بے فکر نہو اب تو بھی دلا کرنا ہی جہان سے تجھہ کو سفر
سر پانچون وقت جھکا اپنا اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر
چل بزم نبی مین شامل ہو ہی تیرے لئے یہہ ہی بہتر
اس دار فنا سے سوئے بقا کرنا ہی تجھے ایک روز سفر
کسواسطے آیا دنیا مین عقبیٰ کے لئے کچھہ پیدا کر
اب باز گناہون سے آتو ای میرے برادر توبہ کر
دنیائے دنی مردار ہی یہہ مت بیٹھہ تو اسپر تکیہ کر
ایک روز جہا نسے جانا ہی ای غافل سن دے گوش ادھر
غفلت مین تو کیسا سویا ہی ہشیار رے ہوای بے ڈر
آخر کو بہت پچتا وے گا بہتر ہی یہین تدبیر تو کر
غفلت مین عمر کھویا ساری لے موت کھڑی ہوئی آسر پر
اب کون تیرا ہو گا والی اب کیسی بنے گی تیرے سر
کچھہ توشہ ساتھہ نہین تیرے منزل مین ہو گا حال بتر
کسطرح چلے گا حشر مین تو لے بار گناہون کا سر پر

حافظ کی نصیحت سنکر تم
باز آؤ گناہون سے اکثر

قصیدہ در صنعت تجنیس مکرر معہ حرفین

رہنا کر نہ میرے اس دلِ غمخوار کو خوار
اور نہ دکھلا دل مغموم گرانبار کو بار

رحم فرما میرے آقا میرے مولا مجھپر
بہر حسنینؓ و علیؓ کر نہ دل زار کو زار

روز و شب ہے یہی دلسے میرے ہر آن امید
نام حسنینؓ پہ ڈالو در شہوار کو وار

روضۂ خلد ملے اونکو جو ہین حامیِ دین
ہمچنین روز جزا صاحب زنار کو نار

راحتِ جان نہین جسکو ہی منظور اپنی
وہی عاقل ہی بناتا ہی جو اغیار کو یار

روبرو دیکھکے دشمن کو نچھوڑو زندہ
چاہیے دوستو بس دشمنِ جان مار کو مار

رکھہ نہ غم دل پہ کسی دشمنِ جان کا حافظ
کیا لگا دیگا کوئی آپ ترے اشعار کو عار

لکھے تو وصفِ پیمبر کہان تجھے مقدور
مگر یہی تجھے حافظ ہی روز و شب منظور

تمام عمر لکھا کر حیات ہی جب تک
نہ کار خیر سے دل اپنا کر کبھی مجبور

رسولِ پاک کی وصف و ثنا سے روزِ حشر
گناہونکو ترے خالق کریگا سب مغفور

ہر ایک مرد مسلمان کو چاہیے رکھے
درود و نعت کے پڑھنے کا بارہ دستور

مکانِ خلدِ برین دیویگا اوسے خالق
جو نعتِ سید کونین سے رہے مسرور

نہین ہی مجھ کو غم حشر دوستو بالکل
غلام حضرت خیر الورا ہوئین مشہور

طفیلِ نعتِ محمد سبھی ترے حافظ
کریگا جلّ و علا رنج و غم تمامی دور

کب تلک ایسا پھرون مین دار دار
غم سے میرا ہو گیا دل تار تار

اب قریب اپنے بلا لیجئے مجھے
ہجر مین کبتک رہون مین زار زار

عشق دل کو میرے اب ایسا ہوا — ہوتے ہین جیسے جنون کی وار وار
مین عرض کس سے کرون جاؤن کہان — تم سوا کوئی نہین ہی یار یار
وائے غم بے حد کیا ہو نہین دلنوب — ہی بھری مجھ مین نہایت عار عار
اپنے یثرب مین بلا لیجے مجھے — عرض یہہ کرتا ہون مین ہر بار بار
تنگ مجھ کو کر دیا ہی عشق نے — بحر غم سے کر دو مجھ کو پار پار
تم سوا کوئی وسیلہ ہی نہین — آپکا تو مین عاشق ہون زار زار

حافظ کمتر غلام ہون آپ کا
ہی ثنا گوئی کا مجھکو کار کار

قصیدۂ غیر منقوط

دلا ہر دم و ہر دما دم سراسر — محمدؐ محمدؐ محمدؐ کہا کر
سرور اور مسرور رکھہ دلکو ہر دم — سدا مدح احمد لکھا کر لکھا کر
الم ہمکو کسطرح ہوگا دلا کہہ — مدد کو ہو گر رحم عالم سا سرور
درود دکھہ ہمارا کرو دور اسدم — مدد آؤ ہمکو رسول مطہر
رسول امم ہمکو راہ ہدا کا — کرو حال معلوم رحم و کرم کر
ہو درد و الم گور کا دور سارا — مدد ہمکو دو اور کرو مہر سرور
عطا احمد ہمکو دار ارم ہو — کرو مدعا دل کا حل سارا سرور

امام رسل سرور دوسرا کا
سدا لعل مداح رہ ہوگا اظہر

سید کونین کی مرقد پہ جانا ہی ضرور — حال اپنا فخر عالم کو سنانا ہی ضرور
دل غم دوری مین جو جلتا ہی اپنا روز و شب — آج داغ ہجر وہ چلکر بتانا ہی ضرور
کیا سبب ہے کیون خفا ہین کچھہ نہین ملتی خبر — احمد مرسل کو چلکر اب منانا ہی ضرور

دیکھئے

دیکھئے قسمت دکھاتی ہی مدینہ یا نہین
بخت خوابیدہ کو اپنے آزماتا ہی ضرور

یا نبی لبتک برقو لاکھہ صلوٰۃ و سلام
غل یہی روضہ پہ چلکر مچاتا ہی ضرور

یا الٰہی مجھکو پہنچا دے مدینہ پاک مین
پڑھکے اتنا شعر حضرت کو سناتا ہی ضرور

یا الٰہی مجھکو دکھلا دے مزار مصطفےٰ
یہہ قصیدہ چلکے روضہ پر سناتا ہی ضرور

یا الٰہی فضل سے پہنچا دے تو اپنے مجھے
عرض آنحضرت کو رو رو کر سناتا ہی ضرور

ای رقیب جان ہٹ تو روکتا ہی کسلیے
شافع ہر دو سرا تک مجھکو جاتا ہی ضرور

نار دوزخ کا نہایت مجھکو غم ہی دوستو
کہکے آنحضرت کو عصیان بخشواتا ہی ضرور

راہ کسکی دیکھتے ہو کہئے اب کیا دیر ہی
بس چلو حافظ تمھین تو جلد جاتا ہی ضرور

حل کرو مجھہ سے آفت کو یا دستگیر
کام فرماؤ رحمت کو یا دستگیر

سخت مشکل مین یا غوث ہو نہین پھنسا
دور کردو یہہ وقت کو یا دستگیر

زود فرما کے بیکس پہ لطف و کرم
دور کردو یہہ ذلت کو یا دستگیر

بار جرم سے دل ہیگا گھبرا رہا
کر دو اب دور دہشت کو یا دستگیر

ہونے پاؤن بحشر نہ رسوا کہین
ڈر رہا ہون یہہ خجلت کو یا دستگیر

صدمۂ حشر سے دلکو ہی بیکلی
کیا کرون لیکے راحت کو یا دستگیر

حشر مین نار دوزخ سے لینا بچا
تا ند یکھو نہین رحمت کو یا دستگیر

آپکا مین ہون خادم رکھو حشر مین
للہ اب میری حرمت کو یا دستگیر

مین ہون حافظ غلام آپکا کیا ہی غم
آپ ہو میری ہمت کو یا دستگیر

لو خبر میری خدارا یا محی الدین پیر
پھر رہا ہون بے سہارا یا محی الدین پیر

ہو رہا ہون غرق مین در بحر عصیان المدد
ہاتھہ اب پکڑو ہمارا یا محی الدین پیر

چھوڑ کر جاؤن کہان ہین آپکو ای پیر مین — ہی کہان تمسا سہارا یا محی الدین پیر
کسکے در جاؤن پکارون کسکو ای فریاد رس — کون ہی تم بن ہمارا یا محی الدین پیر
آتش دوزخ جلاویگی مجھے کیا تاب ہی — نام لیوا ہون تمھارا یا محی الدین پیر
کوئی نہین جز آپکے حاجت روا شاہا میرا — دو مجھے آپہی سہارا یا محی الدین پیر
قبر مین پرسش کرینگے جب فرشتے آنکر — نام کہدونگا تمھارا یا محی الدین پیر
یار اوسکا ہوگیا بیڑا بحکم ذو الجلال — آپکو جسنے پکارا یا محی الدین پیر

دستگیری آو حافظ کی کرو یا دستگیر
مدح خوان ہی یہہ تمھارا یا محی الدین پیر

ردیف الزاء

نعت سے اپنا ہی مسرور دل و جان شب و روز — تم بھی مشغول رہو دوستو ہر آن شب و روز
صبح سے شام تلک شام سے لیکر تا صبح — آپکی یاد مین رہتے ہین ثنا خوان شب و روز
روضہ پاک دکھا دوشہ والا اپنا — عرض کرتے ہین یہی ولسے غریبان شب و روز
خوش بجز نعت کے کچھ مجھکو نہین آتا ہی — مرغ دل نعت مین رہتا ہی غزلخوان شب و روز
رہے قسمت کہ کیا ایسا نبی حق نے عطا — شکر کرتا ہون مین اوسکا بدل و جان شب و روز
باغ جنت کی اگر رکھتے ہو دل سے امید — تو کرو وصف تم ای حضرت انسان شب و روز
حق سے ہر وقت ڈرو اور کرو توبہ تم — ہو گنا ہو نہ سدا اپنے پشیمان شب و روز
حمد اور نعت مین مصروف رہو دل سے سدا — مت کرو دلکو کبھی اپنے پریشان شب و روز

حافظا بھاری سفر درپیش تجھے
کرلے عقبیٰ کے لیے اب کوئی سامان شب و روز

ردیف سین

ای دل نکر زر کی ہوس اللہ بس باقی ہوس — حب خدا کافی ہی بس اللہ بس باقی ہوس

سب اپنی جا رہجائیگا کچھ ساتھ نا لیجائیگا
یو نہین گنا کر پانچ دس اللہ بس باقی ہوس

یہہ زیور و زر ظاہری دنیا کی ہی زینت تیری
سب ہیچ ہی ای بوالہوس اللہ بس باقی ہوس

ہمکو سمجھہ کر بینوا اور بھول کر قول خدا
ای اہل زر ہمپر نہ بس اللہ بس باقی ہوس

غیر از خدا تو ای دلا کس سے نہ رکھہ حب و ولا
دنیا ہی مثل خار و خس اللہ بس باقی ہوس

دو روز کی ہی زندگی کر لے خدا کی بندگی
کافی یہی ہی تجھکو بس اللہ بس باقی ہوس

کیون کل نفس ذائقہ بھولا ہی تو نے ایدلا
فانی تجھے ہونا ہی بس اللہ بس باقی ہوس

دنیا مین جو آیا یہان مرنا ہی اسکو بھائیجان
گر وہ جیے لاکھون برس اللہ بس باقی ہوس

غیر از خدا ای بینوا دولت کی خاطر اک ذرا
دلمین نہ تو اپنے ترس اللہ بس باقی ہوس

اسوقت تو ہی شاد تر معلوم ہو سب خیر و شر
ٹوٹیگا جب جان کا قفس اللہ بس باقی ہوس

دنیا دلا مردار ہی دو روز کا سنگار ہی
مت اسکی کر بالکل ہوس اللہ بس باقی ہوس

عقبیٰ مین گر اپنا بھلا چہتا ہی بیشک برملا
کر ذکر رب ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

حافظ کے یا خیر الورا در دو جہان بہر خدا
بس آپ ہو فریاد رس اللہ بس باقی ہوس

کوئی پہنچا دے خبر احمد مختار کے پاس
دل لگا رہتا ہی ہر دم شہ ابرار کے پاس

شوق ہی دلکو رہون شافی بیمار کے پاس
یہہ نہین شوق ہی جاؤن کسی زردار کے پاس

قدر میری ہی نہین صاحب زر دار کے پاس
پاس میرا ہی مگر احمد مختار کے پاس

مفت دے کوئی اگر تاج و حکومت مجھکو
مین نہ لونگا نہ اوس دولت مردار کے پاس

لاکھہ جان ہون تو کرون صدقہ یہہ دل چہتا ہی
اس سوا کچھہ نہین مجھہ عاشق ناچار کے پاس

مجرمو رحمت عالم سے رکھو تم امید
بخشوانا نہین مشکل میری سرکار کے پاس

کسطرح پہنچونگا مین بے زر و بے پر یا شاہ
دل تو چہتا ہی رہون آپ سے سردار کے پاس

اپنے عشاق کو روضہ پہ بلانا دم مین
کچھہ بڑی بات نہین سید ابرار کے پاس

مقصد دل سبھی حافظ تیرے بر آوینگے
عرض لکھکھ لکھکے سنا قافلہ سالار کے پاس

ردیف شین

ہی سدا دل در فراق شاہ عالم پاش پاش
دل ہی کیا جان و جگر ریشہ ہی ہر دم پاش پاش

چین ہی دلکو نہ راحت ہجر غم مین آپ کے
چاک ہی سینہ جگر ریشہ ہی ہر دم پاش پاش

جلد دکھلا دو جمال پاک اپنا یا نبیؐ
دل غم دوری سے بالکل ہیگا اسدم پاش پاش

کس سے بولون کون ہی تم بن میرا فریادرس
لو خبر للہ دل ہی شاہ عالم پاش پاش

آرزو ہی آپ ملجاؤ تو جان صدقہ کرون
ہی سبھی امید مین دل اپنا پر غم پاش پاش

احمد دیکھو مجھے کیا ہو گیا ہی عارضہ
کیا ہی کیسا دل ہی سب بکھری ہی اعلم پاش پاش

سُن لیا ہی جب سے دل نے حال محشر یا نبیؐ
ہو رہی ہی سر تا پا جسم یکدم پاش پاش

ہی بھروسا آپ ہی ہمکو بچاؤ گے وہان
ہو گیا دل اپنا درخوف جہنم پاش پاش

حال محشر جب سے دل نے سن لیا ہی حافظا
کیا کہون دل خوف سے ہی ہر دم پاش پاش

در صنعت توشیح

شاہی سے مجھے کام نہ زر دار کی خواہش
یا شاہ ہی بس آپکے دیدار کی خواہش

خوش مجھکو کرو مین ہون بڑا عاصی و گستاخ
ای فخر بشر ہی یہہ دل زار کی خواہش

سہتا ہون غم ہجر مین درد و الم افسوس
مجھکو ہی سدا سید ابرار کی خواہش

اب دفن میری لاش ہو تربت مین خدایا
عاشق کو نہین جنت و انہار کی خواہش

یارب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے
لاریب یہہ ہی طالب دیدار کی خواہش

عاجز ہون گنہگار ہون ای صانع و مصنوع
رحمت سے ہی بس شافی بیمار کی خواہش

فرمائے ہو کس سے رقم آپ کی توصیف
شاہونکو بھی ہی آپ سے سر دار کی خواہش

یہہ عرض ہی یثرب مجھے یارب تو دکھا دے
خادم ہون مجھے ہی میرے سرکار کی خواہش

لو جلد خبر ای شہ عالم میری فی الحال
عاشق کو سدا آپکے ہی پیار کی خواہش

لایا ہی غم ہجر نے جان لب پہ ہون بیکل
حاصل ہو مدینہ نہین زر تار کی خواہش

افسوس ہی قسمت نے مدینہ ند کھایا
فرخندہ رہے کب ہو جسے یار کی خواہش

ظلمات قبر سے مجھے رکھہ ربنا محفوظ
تو شیخ بدو مصرع ہی بس یار کی خواہش

ردیف صاد

رسول پاک سے رکھیگا جو سدا اخلاص
خدا بھی اس سے رکھیگا بصد دلا اخلاص

خدا خدا کے پیمبر کی جو کرے توصیف
رکھین فرشتے سبھی اس سے بارہا اخلاص

جہان ہو مجلس میلاد شوق سے آؤ
ادب سے بیٹھو سنو گوش دلسے با اخلاص

سنو شفیع دو عالم کا نام جسدم تم
پڑھو درود بدل با آواز با اخلاص

فرشتے آتے ہین اور سنکے نعت احمد کو
تمام کہتے ہین صل علی ہی کیا اخلاص

جو دل سے رکھتے ہو امید خلد مداحو
تو رکھو نعت سے تم دمبدم سدا اخلاص

بلا خلاف وہ جنت کے ہو گیا قابل
رسول حق سے جسے ہو گیا ذرا اخلاص

رکھیگا جو کوئی اخلاص فخر عالم سے
بروز حشر اوسے بخشوائیگا اخلاص

نہ چھوڑ تو کبھی اخلاص مصطفے حافظ
یہی ہمیشہ تیرے کام آئیگا اخلاص

ردیف ضاد

ہی کسکو زر سے اور کسے زر دار سے غرض
مجھ کو فقط ہی احمد مختار سے غرض

پروا نہین ہی کچھہ بھی زر و سیم کی مجھے
بس مجھ کو خاص ہی شہ ابرار سے غرض

نہین کیمیا سے کام نہ اکسیر سے مجھے
ہی مجھکو روز و شب میرے سرکار سے غرض

یارب ملادے احمدِ مختار سے مجھے
ہر دم ہی مجھکو شافی بیمار سے غرض

کر یا الٰہ خدمتِ احمدؐ مجھے عطا
مجھکو ہی بس اوسی سرِ سرکار سے غرض

جنّت کی آرزو ہی نہ دولت کی ہی ہوا
گر ہی تو ہی مدینہ اطہار سے غرض

پہنچادے مجھکو کوئے مدینہ مین یا الٰہ
نہین مجھکو باغِ خلد نہ انہار سے غرض

تو لاک جسکی شان مین تو نے کیا نزول
ہی بس مجھے اُسی مہ انوار سے غرض

ہر صبح و شام ہر دم و ہر آن یا نبیؐ
حافظ کو آپہی کے ہی دیدار سے غرض

صلی اللہ علیہ وسلم

ہین بھی آپکے در سے ہی سب ملا ہی فیض
ہمارے حال پہ کیا آپکا ہوا ہی فیض

تمھارا فیض زمین و زمان مین ہی مشہور
حضور آپکا کیا خوب بے بہا ہی فیض

خدا نے جتنے کئے جزو کل کے تئین پیدا
وہ کون ہی کہ نہین اسکو آپکا ہی فیض

ہوئے ہین جتنے نبی کل جہان مین پیدا
حصول آپکا ہر اک کو تئین ہوا ہی فیض

ہوا وہ دولتِ دنیا و دین سے مالامال
ذرا سا آپکا اک جسکے تئین ملا ہی فیض

رسولِ سرورِ ہر دو سرا خدا کی قسم
جو آپکا ہی غرض وہ تو سب بجا ہی فیض

فقط بشر کو نہین آپکا ہی فیض حصول
تمام جنّ و ملایک کو آپ کا ہی فیض

خدا ہی جانے نبی کیا اُس بشر کا ہو رتبہ
رسول پاک جسے آپکا ملا ہی فیض

کیا ہی نعت مین حافظ نے جب سے شاہا شوق
زبان کوثر سے کہون کیا عجب ملا ہی فیض

ردیف الطاء

وصفِ احمدؐ سے ہی دل اپنا ہمیشہ مبسط
روز و شب ہی مدح خوانی کا ہی اپنے دل کو ربط

فرقِ سلطانِ عالم مین ہمیشہ دیکھئے
چشمون سے جاری ہمارے روز و شب ہی آب شبط

وائے غم کس سے کرون مین راز دل اپنا بیان
سوزشِ عشقِ نبیؐ دل مین سدا رہتی ہی ضبط

ہر جو کوئی

جو کوئی نام نبی سنکر صدا بھیجے درود
فضل حق سے وہ نہووے گا بروز حشر سقط

لایق فردوس ہوگا وہ عزیز و بے شبہ
نام آنحضرت کا جسکو ہوگیا ہی دلسے ربط

محفل میلاد میں ای دوستو آؤ یہان
عاقبت کی ہمین جانو خیر خواہی کی ہی شرط

یا الٰہی اپنے حافظ کو یہی توفیق دے
روز و شب نام محمد سے رہے تازندہ فرط

صلی اللہ علیہ وسلم

در صنعت ردیف الظاء حرفین

ظلمت قبر مت دکھا حافظ
لطف کر بہر مصطفےٰ حافظ

ظل احمد بروز حشر و نشور
کر عنایت تو ہمکو یا حافظ

ظلم اور قہر کر نہ یا غفار
رحم کر ہم پہ بار ہا حافظ

ظفر و فتح دین ہمکو دکھا
ہی یہی تجھسے التجا حافظ

ظالمونکے ظلم سے رکھہ محفوظ
بس یہی ہی دعا سدا حافظ

ظاہر و باطن و خطا ہمنے
جو کئے بخش جملہا حافظ

ظلیت ہی تیری ہمین منظور
ہان بروز جزا سدا حافظ

ظن تہمت سے ہمکو عالم کے
رکھہ بچا بہر مصطفےٰ حافظ

ظل احمد عطا ہو حافظ کو
ہی یہی اوس کا مدعا حافظ

ردیف العین

دوستو ہی اپنا پیمبر شفیع
حق نے دیا مہتر و بہتر شفیع

ہمکو ہمارا ہی پیمبر شفیع
بس ہی یہی افضل و برتر شفیع

شکر خدا دلسے کرو دوستو
خوب دیا خالق اکبر شفیع

بار گناہون سے ہمین خوف کیا
جبکہ ملا شافع محشر شفیع

کون ہین خلد مین روکے گا اب — جبکہ ہمارا ہی پیمبر شفیع
نار جہنم سے وہ بے غم ہوا — جسکا ہوا صاحب افسر شفیع
ہم ہین دل وجان سے غلام نبی — وہ ہین ہمارے لئے بہتر شفیع
سب کے وہی خاص ہین مشکلکشا — کون ہی بس اونکے برابر شفیع
اونسا نہی اور نہ کوئی ہوویگا — یہہ ہین دو عالم کے مقرر شفیع
تشنگی حشر سے کیا خوف ہی — دوستو ہی ساقی کوثر شفیع

آپ کا حافظ ہون مجھے کیا ہی غم
ردیف — آپ میرے خاص ہو سرور شفیع — الغین

واصفو وصف نبی مین ہی سدا دل باغباغ — ہی یقین تا حشر رہویگا البا دل باغباغ
باغ وصف احمدی کا مین ہون بلبل دوستو — اسلئے رہتا ہی صلی علی دل باغ باغ
رحمت عالم سنا ہون جب سے مین پیدا ہوئے — کیا کہون کچھہ اسطرح سنکر ہوا دل باغباغ
اب نہ رکھو خوف محشر مجرمو بالکل ذرا — شافع روز جزا آیا کیا دل باغ باغ
اب پڑھو صلی علی برمصطفےٰ ای دوستو — اس مبارک نام سے ہی بارہا دل باغباغ
ہون غریق جرم سرتاپا نہین جائے خوشی — پر شفاعت سے حضرت کی سدا دل باغباغ
شکر ہی مجھکو بنایا حق نے مداح نبی — ہی اسی باعث سے بس صبح و مسا دل باغباغ
دولت دنیا و عقبیٰ مل گئی گویا مجھے — ذکر آنحضرت سے اپنا ہوگیا دل باغباغ

ہوگئی حافظ سعادت اسکو عقبیٰ کی حصول
حب احمد سے سدا جسنے رکھا دل باغ باغ

در صنعت — ردیف الفاء — حرفین

فراق زرکانہ رکھہ دلمین بارہا حراف — نبی پاک کے تو صبح و شام کر اوصاف
فضایل شہ کونین لکھہ بشوق ہر دم — کریگا تجھہ پہ بروز جزا خدا الطاف

فجر کو

فجر کو شب کو کوئی دم میں کوچ کرنا ہی
ولا یہہ اپنا کوئی دم ہی دم یہاں اضیاف

فہیم تو ہی اگر تو یہہ وعظ میرا سن
نبی کی وصف کیا کر نہ مار ہر دم لاف

فصاحت اور بلاغت سے رکھہ نہ بالکل کام
ہمیشہ نعت نبی لکھہ بشوق دل دل صاف

فنا جہان کو اک روز سب کو ہونا ہی
بقا وہی ہی جو ہی اپنا صاحب انصاف

فقیر فخر کر دیکھہ دولت و جاگیر
نہ کام کچھہ ترے آوے جواب دیں سب صاف

فضائے باغ جہاں ہی اگر تجھے منظور
درود صدق سے پڑھہ ہر حرف اوا کر صاف

فروغ دین نبی سے ہی پر جہان سارا
وہی ہین باعث کونین جانئے نہ خلاف

فساد و ہیو کیون یہہ معیار رکھے ہو تم
کرو بغض و حسد دل کو اپنے تم شفاف

مجبور و فسق سے رہتے ہین دور جو ہر دم
اوسی کو جانتے حافظ ہین ہم بسا اشراف

ردیف القاف

در صفت حرفین

قادر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق
فاخر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قیوم ہی ذات اوسکی فنا اسکو نہین ہی
غافر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قاضی ہی وہی حافظ و ناصر بھی وہی ہی
ناظر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قسام ہی قسمت ہی کیا سب کی اوسی نے
ظاہر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قادر ہی توانا ہی ہر اک شئی پہ وہی بس
حاضر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قدوس ہی مخصوص اوسے جانئے لاریب
نادر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قرآن معظم ہی زبان خاص اوسی کی
ظاہر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قایم ہی نہین اسکے سوا اسکو بقا ہی
وافر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

قہار ہی غفار ہی حافظ بھی وہی ہی
ناصر ہی وہی جو کہ ہی قادر علی الاطلاق

ردیف الکاف

جواب

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام — علیک الصلوٰۃ نبی السلام

قصیدہ

شفیع الورا یا سلام علیک — خلیلِ خدا یا سلام علیک
شفیق غریبان امامِ امم — سراجِ ہدا یا سلام علیک
کریم و مکمل مکرّم صفات — شہِ اتقیا یا سلام علیک
تو ئی عاصیان را شفیق و شفیع — بروزِ جزا یا سلام علیک
تو ئی رحمت عالمین بالیقین — مجیب الدعا یا سلام علیک
بہر دو جہان بادشاہی ترا — تو ئی رہنما یا سلام علیک
معلّی مقدّس رحیم و کریم — شہِ ذوالعطا یا سلام علیک
ترا فخر در ہر دو عالم شدہ — تو ئی مقتدا یا سلام علیک
مہ اوجِ یکتاشہِ این و آن — حبیبِ خدا یا سلام علیک
عفیف و عظیم و عجیب و غریب — رسولِ خدا یا سلام علیک
بہارِ ریاضِ زمین و زمان — تو ئی بے بہا یا سلام علیک
رسولِ مکرّم حبیبِ خدا — نبی الورا یا سلام علیک
فضیلت ترا ہر دو عالم شدہ — تو حاجت روا یا سلام علیک
غیاث الخلایق غریب النواز — تو ئی مدعا یا سلام علیک

نگاہِ کرم کن بہ حافظ نحیف
کریم السخا یا سلام علیک

در صنعت حرفین

کیا ہی خلفاء پیمبر تھے دلاچارون نیک — کیون نہون نیک قدم فضلِ خدا چارون نیک

کام تھے کرتے نہ یہہ چارون پیمبر کے خلاف
واہ کیا خوب تھے یہہ کان سخا چارون نیک

کرم ولطف ہی مشہور جہانمین اونکا
راحت خلق تھے لاریب بسا چارون نیک

کبر اور بغض وضلالت سے سدا تھے دل صاف
ایسے ہی دوستو تھے وہ بخدا چارون نیک

کوئی دم رہتے تھے خاموش نہ از ذکر خدا
ہی عجب دوستو محبوب خدا چارون نیک

کس مین جرأت ہی جو توصیف لکھے چارونکی
ہی یقین فیض اتم نیک بسا چارون نیک

کیا ہی تھا نام مبارک بھی ابوبکرؓ و عمرؓ
اور عثمانؓ وعلیؓ شیر خدا چارون نیک

کاذب وکذب سے رہتے تھے سدا پاک اور صاف
بلکہ بے شبہ تھے وہ فیض رسا چارون نیک

کاشف رمز خدا واقف اسرار نہان
تھے وہ لاریب سنواہل صفا چارون نیک

کلمۂ دین سے لاکھون کو مشرف فرمائے
حامی دین تھے ای صلّ علیٰ چارون نیک

کب ہو حافظ سے رقم مدحت یاران نبیؐ
کیا ہی بے مثل تھے لاریب ولا چارون نیک

عمر جب ہو بسر تیری بے شبہ وشک آویگا قبض کرنے فلک سے ملک
کھینچکر روح تن سے تیری یکبیک جاویگا لے رہینگے سبھی سر ٹیک
تجھ سے بن آویگا اوگھڑی کچھ نہین ہوش تیرا نہ تجھ مین رہیگا یقین
بلکہ جو خاص ہونگے تیرے مشفقین وہ بھی بیٹھینگے تجھ سے پرے کو سرک
بعد مرنیکے دے غسل تجھ کو سبھی اور ملفوف کر ملکے سارے اخی
دفن جنگل مین جاکر کرین اوگھڑی مہر کر پیچھے آوینگے پانی چھڑک
تجھکو جنگل مین ڈالین اکیلا وہان کوئی ساتھی نہوگا نہ کوئی مہربان
اور بھولین بھی ایسا زن ومرد ہان نا پڑھین نام پر تیرے فاتحہ تک
باپ ماں بھائی بیٹا ہو اور یا کہ زن جبکہ کر آوین سب ملکے تجھکو دفن
تیرا سامان سب بانٹ لین تا سن نا رکھین کوئی شی بلکہ گھر دار تک

بخشوانا قرآن یا غریبو نکے تئین کچھہ کھلانا و یا دینا وہ تو نہین
جھگڑہین آپسمین اور حصہ باٹین وہین جیسی تھی باپ دادا کی انکے ملک
کوئی مسکین جو مانگے براہ خدا تو بڑے ہووین اُس بینوا پر خفا
بلکہ غصے مین آکر کہین جارے جا اوس بیچارے کیو دیوین غضب سے جھڑک
اسلئے تجھہ سے کہتا ہون ای بھائیجان راہ حق بمقدور دے لے یہان
آویگا ساتھہ تیرے یہی کام وان یاد رکھہ بات میری نلا دل مین شک
جو کہ کہنا تھا حافظ نے وہ کہدیا چاہے مانو نہ مانو تمھاری رضا
پاؤگے آپ اپنے کئے کی سزا تمکو سمجھاؤن آپہی کہو کب تلک

ایضاً

بنا بنی ای بنے کے پیارو یہہ دونون تم کو سدا مبارک
یہہ وقت یہہ دن یہہ سال مہینا کرے یہہ تم کو خدا مبارک
کرو خوشی آج تمکو حق نے یہہ دن دکھایا بنا بنایا
یہہ رحمت حق یہہ لطف مولا یہہ تمکو رب کی رضا مبارک
بنے کو فاخر لباس لاؤ پہناؤ خوشبو عطر لگاؤ
یہہ کد خدائی خدا سے اسکو ملا ہی رتبہ بڑا مبارک
بنے کی مادر بنے کا والد بنے کے بھائی بنے کی بہنان
نبی کا آنا قدم کا رکھنا یہہ تم سبھون کو سدا مبارک
خدا کے فضل و کرم سے ایکدل رہین یہہ تازندہ شاد دونون
یہی ہی حافظ کی دل سے ہر دم دعا بسوئے خدا مبارک

ردیف اللام

کسکا منہہ ہی کہ ثنا خوان ہو تمھارا یا رسول — وصف مین قرآن تمھارے ہیگا سارا یا رسول

انبیا جتنے ہوئے پیدا بجا ہین ہان مگر
سب سے افضل ہی تمھاری شان والا یا رسولؐ

آپکو ختم النبی اسواسطے حق نے کہا
اب کوئی تمسا نہی ہی اور نہوگا یا رسولؐ

ایسا کچھ تھا پرضیا روے مبارک آپکا
مہ تو کیا خورشید بھی جاتا تھا شرما یا رسولؐ

معجزہ مشہور ہی کونین مین یہہ آپکا
ماہ کو دو کرکے پھر اک جا ملایا یا رسولؐ

مر گئے تھے دونون بالکل پر دعا نے آپکی
حضرت جابر کے بیٹون کو جلایا یا رسولؐ

جسم والا پر کبھی مکھی نہ بیٹھی آپ کے
بارہا سر پر ابر کرتا تھا سایا یا رسولؐ

عطر و عنبر مین کہان ایسی تھی خوشبو صاحبو
واہ وا کیا خوب تھا خوشتر پسینا یا رسولؐ

ہوتے تھے تشریف فرما آپ ہین جس راہ سے
تین دن رہتی تھی پر خوشبو سے وہ جا یا رسولؐ

آپکا تھا جسم والا سر سے تا پا نور کا
تھا اسیکے واسطے اوسکا نہ سایا یا رسولؐ

کونسی ہم چیز مانگین آپ سے کچھ ایک دو
آپنے جو حق سے چاہا وہ ہی پایا یا رسولؐ

ہی بھروسا ہمکو دوزخ سے تمھین لوگے بچا
ہمکو بیشک آپکا ہی ہی سہارا یا رسولؐ

بد دعا تم نے نہ کی اونکے لئے سوئے خدا
دشمنون نے آپکو کیا کیا ستایا یا رسولؐ

نار دوزخ سرد ہوگی اُس بشر پر بالیقین
آپ کو جس نے محبت سے پکارا یا رسولؐ

سر خرو رکھو دو عالم مین اسے یا شاہ دین
حافظ کمتر ثنا خوان ہی تمھارا یا رسولؐ

کونسا دن ہوگا وہ یا ذوالجلال
دیکھون ان آنکھون سے نبی کا جمال

روضۂ اقدس پہ کرون جان فدا
دل کو یہی ہیگی تمنا کمال

تجھپہ خداوند نہان کچھ نہین
تجھپہ ہی اظہار سبھی دلکا حال

روضۂ اقدس مجھے دکھلا خدا
تجھ سے یہی صبح و مسا ہی مقال

ہند سے یثرب مین خدایا مجھے
جلدی سے پہنچا دے یہی ہی سوال

زاہد و جنت ہو مبارک تمھین
رب کرے یثرب مجھے فرخندہ فال

پہنچون اگر بفضلِ خدا سے وہان
عرض کرون اپنے جو ہی دل کا حال

سر نہ پھراؤن وہین مرجاؤن مین
قصّہ دنیا سے کرون انفصال

بہر خدا ای شہِ ہر دو سرا
اپنا دکھا دیجئے مجھ کو جمال

سب پہ نظر لطف کی رکھتے ہو تم
مجھ سے بھلا کس لئے ہو پُر ملال

کس سے کہون آہ کدھر جاؤن مین
کون ہی جو عرض کرون اس سے حال

آپ سوا کہئے تو ایشاہِ دین
کس سے کرون جاکے عیان دلکا حال

آپکا مدّاح ہون مین یا نبیؐ
صدمۂ محشر سے ہی رکھنا سنبھال

مجھ پہ نکیر ونکا نہ ہو زور و شور
قبر مین آکر نہ کرین قیل وقال

عرض یہہ حافظ کی ہی یارب کہ روح
کلمہ کے ہو ساتھہ میرا انتقال

جا دلا رحمت بستان سے لے آچادرِ گل
گوندہ کر گوہر ایمان سے لے آچادرِ گل

شوق سے صدق سے سو جان سے درودین پڑھتے
خاطرِ پاک بصد شان سے لے آچادرِ گل

زود تر گوندہ کے الیا شقِ احمدؐ بہ دلا
دُرّ و یاقوت و مرجان سے لے آچادرِ گل

بہر محبوبِ خدا سرورِ والا حسبی
زود تر خانۂ رودان سے لے آچادرِ گل

باغِ جنّت سے بہ توقیر ہر اک گل لیکر
ای دلا شوق سے سو جان سے لے آچادرِ گل

روضۂ پاک پہ حضرت کے چڑھانا ہی دلا
عرض کر حضرت سبحان سے لے آچادرِ گل

عین ایمان اسے جان کے ایدل بخوشی
شان سے عزّت و ارمان سے لے آچادرِ گل

سرورِ کون و مکان احمدِ مرسل کیلئے
مخزنِ رحمت و غفران سے لے آچادرِ گل

تو بھی اب روضۂ جنّت کی طرف چلکر کے
حافظا حافظ الایمان سے لے آچادرِ گل

ردیف المیم

صدر نشین السّلام عرش نشین السّلام
فخر متین السّلام وارث دین السّلام

شرف رسل ہی لقب آپکا محبوب رب
آپ ہو والاحسب رحم مبین السّلام

تم ہو امام الہدیٰ ایشہ ہر دو سرا
تم پہ سبھی ہین فدا ایشہ دین السّلام

شافع عصیان ہو تم رحم غریبان ہو تم
سب کے مہربان ہو تم خاص لقین السّلام

ختم رسالت ہو تم کان ولایت ہو تم
راہ ہدایت ہو تم زیب زمین السّلام

آپکا دونون جہان آپکا کون و مکان
آپ ہو شاہ زمان ماہ مبین السّلام

تم ہو رسول خدا ہو نہ خدا سے جدا
شافع روز جزا سرور دین السّلام

حشر کی آفات سے بلکہ ہر اک گھات سے
قبر کے حسرات سے دل ہی حزین السّلام

آپ بجز یا نبی کون خبر لے میری
تمسا کہان ہی وصی راحم دین السّلام

ہند سے صبح و مسا دل تو ہی گھبرا رہا
جلد مجھے لو بلا اپنے قرین السّلام

مقبول — حافظ بکس غریب آپکا ہی یا حبیب — باد
اسکو بلا لو قریب سوئے مکین السلام

ہر اک سال روضہ پہ جایا کرین ہم
مزا رہی دیکھہ آیا کرین ہم

الٰہی یہی ہی تمنّا ہماری
مدد تجھہ سے بس اتنی پایا کرین ہم

کبھی چشم دلہیز اقدس پہ خوش ہو
ملین اپنی اور بلکہ صدقا کرین ہم

تمنّا ہی دلمین وہان بیٹھہ کر کے
مدینہ منوّر کو دیکھا کرین ہم

عطا کوئے شربت مین ہو جائے تھوڑی
یہان کبتلک غم مین رویا کرین ہم

خبر لو خبر یا محمّد خبر لو
اسیطرح کبتک پکارا کرین ہم

کہان تک جدائی مین شاہا تمہاری
جلے دل کو اپنے جلایا کرین ہم

غلامون مین ہم آپکے ہین گنائے
کہو کسکے پھر اب گنایا کرین ہم

یہی آرزو ہی شہ دین ہماری
تمہارے ہی خادم کہایا کرین ہم

یہہ دل آپکا ہی یہہ جان آپکی ہی — کہان چھوڑ پھر تم کو جایا کرین ہم
ہین قرب مین اپنے شاہ بلا لو — یہان رہ کے اب ہند مین کیا کرین ہم
تمنا ہی روضہ پہ حضرت کے چل کر — سدا عرض لکھہ لکھہ سنایا کرین ہم

غلامانِ احمد مین حافظ ہمارا
یہی دل مین آتا ہی شہر آکرین ہم

غافلا قرب ہی اب وقت سحر قم قم — زود ہشیار ہو ہی وقت فجر قم قم قم
ذکر کرتے ہین سبھی جن و ملک وحش و طیور — تو بھی چل حضرت آدم کے پسر قم قم قم
سوئے رب سر کو جھکا اپنے بصد عجز و نیاز — دور غفلت کی تو کر سر سے چدر قم قم قم
حرص دنیا مین نہ رہ دلسے اوسے کردے دور — حشر کی کرلے بہت زود فکر قم قم قم
خواب غفلت سے ہو بیدار رہے او غافل — ہوش مین آ ہی تیرا ہوش کدھر قم قم قم
کرلے کرنا ہی جو کچھہ وقت ہی یہہ فرصت کا — صبح چلنا ہی تجھے سوے قبر قم قم قم
دور جانا ہی تجھے اور ہی منزل بھاری — توشۂ راہ سفر کرلے بسر قم قم قم
کسلئے آیا ہی کیا کرتا ہی تو دنیا مین — حشر کی تجھ کو نہین واے خبر قم قم قم
زندگی کتنی ہی کبتک تو رہیگا زندہ — کوئی دم مین تجھے کرنا ہی سفر قم قم قم
دلسے ہر وقت پڑھا کر شہ عالم پہ درود — گر تو چہتا ہی ملے حقسے اجر قم قم قم

ساتھہ کچھہ آیا نہ جاویگا تیرے ای حافظ
ذکر حق حق ہو سدا شوق سے کر قم قم قم

مستزاد

جس نے یہہ مجلس مولد ہی بنایا یارو — اسکو ہم سب کا سلام
اور یہان جس نے ہمین ہیگا بلایا یارو — اسکو ہم سب کا سلام
حسن نیت سے یہان جسنے پڑھایا مولود — وہ بھی ہووے خوشنود

گویا

گویا جنّت مین مکان اپنا بنایا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
شاملِ محفلِ میلاد جو ہین یہان اسدم — وہ بھی ہوو ین خرّم
گویا فردوس ہی ہر اک نے کہا یا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
نامِ احمدؐ پہ پڑھا جسنے بصد دلسے درود — ہوگیا وہ مسعود
نارِ دوزخ سے اَمَن اسنے ہی پایا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
بزمِ میلاد مین ای صلِّ علیٰ بلوا کے — ہمکو از لطف وکرم
جسنے خوشبوئی گل وعطر سُنگھایا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
حشر مین زیرِ لوائے نبوی ہوگا کھڑا — پیشتر سب سے وہ آ
جسنے دل عشقِ محمدؐ مین جلایا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
معتقد جملہ جہان بیٹھے ہین جو شوق سے آ — مژدہ ہو یہہ اونکو
روضۂ خلد برین آپنے پایا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
بالیقین سامعین اور پڑھنے پڑھانیوالے — جو جو حاضر ہین یہان
پاوینگے خلد طفیل شہ والا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
بانی بزم نے کی بزم یہہ جس نیّت سے — اسکی حاصل ہو مراد
سُنکے یہہ جس نے یہا آمین پکارا یارو — اسکو ہم سبکا سلام
استجب حافظِ کمتر کی دُعا یا اللہ — بہر یارانِ نبیؐ
جس نے آمین کہا ہاتھ اُٹھایا یارو — اسکو ہم سبکا سلام

جواب

یا نبی سلام علیکم — یا رسول سلام علیکم — یا حبیبی یا محمدؐ — صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدہ

تم رسولِ حق ہو برحق اور اشرف الخلایق — حق ہو نین جلا ہو از حق صلوٰۃ اللہ علیکم

تم خلیل کبریا ہو تم جلیل انبیا ہو — تم وکیل بے نوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم ہمارے ہو پیمبر ای رسول حق مقرر — اور شفیع روز محشر صلوٰۃ اللہ علیکم
جو نہ لایا تمپہ ایمان وہ مقرر ہیگا شیطان — حشر مین وہ ہوگا حیران صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شریف انبیا ہو اور رسول دوسرا ہو — سب کے آپہی مقتدا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم ہو سرور دو عالم بحر فیض وماہ اکرم — نور چشم ابن آدم صلوٰۃ اللہ علیکم
رحمت خدا ہو آپہی شاہ دوسرا ہو آپہی — رہبر ہدا ہو آپہی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم ہو خاتم نبوت اور صاحب مروت — حشر مین کرنا شفاعت صلوٰۃ اللہ علیکم
جو تمہارا ہیگا دشمن وہ خدا کا ہیگا دشمن — اس سخن مین مت کرو ظن صلوٰۃ اللہ علیکم
تمسا کوئی رسول پیدا یا نبی نہ یا نہ ہوگا — دو جہان مین تم ہو یکتا صلوٰۃ اللہ علیکم
کفر سے ہم کو بچایا راستی پہ تم نے لایا — امر اور نہی بتایا صلوٰۃ اللہ علیکم

حافظ غریب شاہ در پہ ہا تمہارے آیا — رکھئے اپنا سایہ یا صلوٰۃ اللہ علیکم

اللہم صلّ وسلّم وبارک علیہ

ردیف نون

نہین سلطنت یا خدا چاہتا ہون — مگر مصطفےٰ کی ولا چاہتا ہون
نہ دولت نہ شاہی لیا چاہتا ہون — فقط مصطفےٰ سے ملا چاہتا ہون
گدائی مجھے کوے احمد کی بس ہے — نہین مین تو گر بنا چاہتا ہون
نہین دولت وزر کا یارب ہون خواہان — مین حب شفیع الورا چاہتا ہون
سدا لب پہ ہو میرے ذکر محمدؐ — یہی شغل مین ربنا چاہتا ہون
رسول امم آپ کا اسم اقدس — سدا حرز جان مین کیا چاہتا ہون
نہین دل مین کس چیز کی ہے تمنا — ہمیشہ شراب لقا چاہتا ہون
مین ہون تشنہ دید احمد الٰہی — نہین تجھ سے سیم وطلا چاہتا ہون

نہین

نہیں تخت اور تاج سے کام مجھ کو — غلامِ محمدؐ بنا چاہتا ہوں
نہیں مجھ کو حورانِ جنّت کی خواہش — محمدؐ سے یارب ملا چاہتا ہوں
الٰہی دکھا دے مدینہ دکھا دے — یہی بار ہا مدعا چاہتا ہوں
نہیں چاہتا ہوں ملے باغِ جنّت — ولیکن مدینہ سدا چاہتا ہوں
نہیں کس سے مطلب نہیں کام کس سے — کرم آپکا سیدا چاہتا ہوں
نہیں اور کچھ دوسرا چاہتا ہوں — تمہاری رضا پر رضا چاہتا ہوں

خبر اپنے حافظ کی لو یا محمدؐ
دعا سے یہی مدعا چاہتا ہوں

قصیدہ در بحرِ طویل

بلغ العلیٰ بکمالہ | کشف الدجیٰ بجمالہ | حسنت جمیع خصالہ | صلوا علیہ وآلہ

لکھہ ای قلم حمد خدا من بعد نعت مصطفےٰ جن سے ہوا دین پر ضیا ہی وہ نبی ذوالمنن
ایسا نبی ہی وہ ولا واصف ہی خود جسکا خدا جسکی کرامی صلّ علیٰ کرتے ثنا ہین برہمن
وہ سرورِ دیجاہ ہی فخرِ جہان واللہ ہی دونون جہانکا ماہی وہ مہر ہی وہ شاہ ہی
ہر علم سے آگاہ ہی مقبولِ حق درگاہ ہی جو آپ سے گمراہ ہی بیشک وہ ہیگا بد چلن
تم احمدِ مختار ہو تم سیّدِ ابرار ہو تم شافیِ بیمار ہو امّت کے تم غمخوار ہو
تم دلبرِ غفّار ہو تم واقفِ اسرار ہو تم قافلہ سالار ہو یا شاہ تم ہو گلبدن
تم سا حبیبِ کبریا کوئی ہی نہوگا دوسرا تمکو امام الانبیا لاریب و شک حق نے کیا
قرآن مین ہر جا بجا واصف تمہارا ہی خدا صد مرحبا صد مرحبا کیا آپ ہو شیرین سخن
اب دوستو تم سب کے سب اٹھو کھڑے رہو با ادب پیدا ہوا محبوبِ رب پیدا ہوا شاہِ عرب
پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا وہ خوش لقب پیدا ہوا شاہِ زمن
فخرِ بشر پیدا ہوا کان گہر پیدا ہوا نورِ نظر پیدا ہوا کیا نیک تر پیدا ہوا

شاہ ظفر پیدا ہوا ماہ و قمر پیدا ہوا کیا نیک تر پیدا ہوا پیدا ہوا سلطانِ من
سالارِ دین پیدا ہوا انوارِ دین پیدا ہوا سردارِ دین پیدا ہوا اطہارِ دین پیدا ہوا
فخرِ مبین پیدا ہوا عرش نشین پیدا ہوا زیب زمین پیدا ہوا پیدا ہوا صاحب امن
بحرِ سخا ابرِ عطا ماہِ ہدا شاہِ علی مشکلکشا دفع البلا خیر الورا نورِ خدا
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ پیدا ہوا پیدا ہوا پیدا ہوا یثرب وطن
کہتے تھے سب افلاکیان جن و بشر سے ہر زبان کہدے کوئی اب ہمسے یہاں پیدا ہوا وہ کہاں
فخرِ زمان شاہِ جہان صاحبِ ایمان شیریں لسان آخر زمان عالی نشان وہ مہربان وہ نیک تن
جب شاہِ دیں پیدا ہوا تب اوندھے سر ہر اک گرا ہر تکدہ سے غلغلہ اسطرح کا ہونے لگا
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صدمرحبا صدمرحبا ختم النبی پیدا ہوا جاری ہوا اُسکا چلن
بیٹھو ادب سے اب سبھی صلوٰۃ پڑھکر نبی ترکِ ادب ہے جاہلی نہیں بات یہہ بہتر بھلی
جسنے نہیں تعظیم کی وہ مردِ ہیچ بیشک شقی اسکی نہ رکھو دوستی ہرگز کوئی اے مردِ زن
اٹھنے سے جو بیزار ہے کرتا اگر انکار ہے لاریب وہ فجار ہے اسیر خدا کی مار ہے
جو آپ پر بلہار ہے وہ شخص نیکوکار ہے خوش اس سے رب بسیار ہے اسکو ملے باغِ عدن
پڑھئے درود ین بار ہا سب مل بروحِ مصطفےٰ ہر روز و شب ہر دم سدا جان اور دل کر فدا
او حافظ کمتر لبا تو بھی بصد حب و ولا صلِّ علیٰ بر مصطفےٰ کہتا ہوں ہر انجمن

اللّٰھم صلِّ وسلِّم وبارک علیہ

نامِ احمد پہ وہ ہی کون جو بلہار نہیں — ہم تو سو جانسے بقصد قِ ہیں کچھہ انکار نہیں
ہم غلام آپکے ہیں آپکو چھوڑیں کیونکر — ہم گنہگاروں کا جز آپکے کوئی یار نہیں
بخشوا ؤ گے ہمیں حق سے شفاعت کر کر — سیّدا آپسا کوئی اپنا مددگار نہیں
مجھ کو پہنچا دے مدینہ میں خدایا میرے — ندے شاہی مجھے شاہی سے سروکار نہیں
آپکی دولتِ دیدار کا عاشق ہوں میں — احمدا دولت و زر کا میں طلبگار نہیں

عشق مین اپنے میرے دلکو لبھالو حضرت
حُبِّ دنیا مین کوئی مجھسا گرفتار نہین

نیم بسمل سا تڑپتا ہون غمِ دوری مین
حالِ دل آپ پہ کیا کچھ میرا اظہار نہین

کس سے فریاد کرون جاؤن کہان یا احمدؐ
دونون عالم مین کوئی آپ سا سردار نہین

ہم کرین شاہا خطا تم نہ شفاعت چاہو
سیّدا آپ کو زیبا و سزاوار نہین

مرتے ہی خلد مین جاویگا چلا وہ سیدھا
بزمِ میلاد سے جس شخص کو انکار نہین

لون نہ شاہی کوئی دے مفت اگر ای حافظ
مجھکو احمدؐ کے سوا کس سے سروکار نہین

درصنعت توشیح

شافعِ ہر دو سرا ہین مصطفےٰ کے نورِ عین
یاورِ ہر یکسان ہین بالیقین حضرت حسین

خاص خاصانِ خدا ہین کاشفِ اسرارِ غیب
لختِ دل خاتونِ جنّت مرتضیٰؑ کے دلکے چین

عادل و عالی عظمت ہین جہان مین مشتہر
لختِ دل خیر النسا لاریب ہین بدرِ حنین

حاکمِ دینِ نبی والا حسب عالی نسب
اکمل و افضل شجاع و فاتحِ کل مشرکین

فاضل و کامل مکمل پیشوائے این و آن
ظاہر و باطن بعظمت بادشاہ مشرقین

از سرِ مصرع حرف یکیک بگیرای ذیشعور
تا اسمِ مادح بالیقین تا بر تو باشد ظاہرین

رسولِ حق ہوا بسر و شرافت اسکو کہتے ہین
سبھی نبیون مین افضل تر عنایت اسکو کہتے ہین

کیا ختم النبی آخر محبّت اسکو کہتے ہین
سبھی بھیدون سے باہر قرابت اسکو کہتے ہین

ہمارے فخرِ عالم کی نبوّت اور رسالت پر
گواہی خود خدا نے دی شہادت اسکو کہتے ہین

شبِ معراج بلوایا زمین سے عرشِ اعلیٰ پر
مودّت اسکو کہتے ہین شفقت اسکو کہتے ہین

سنا ہون راویون سے جب ہوئے پیدا رسول اللہؐ
صدا امت کی تھی لب پر محبت اسکو کہتے ہین

لبِ معجز سے جسکو وعظ فرماتے تھے آنحضرتؐ
بدل پڑھتا تھا کلمہ وہ ہدایت اسکو کہتے ہین

وہی پایا جو کچھ مانگا رسول اللہ نے میرے
عنایت اسکو کہتے ہین مروت اسکو کہتے ہین

کئے کئی آپ فاقہ شکم پر باندھکر بیٹھے
عجب صابر تھے آنحضرت قناعت اسکو کہتے ہین

کسی کے ڈول کھینچی بکریون کی پاسبانی کی
سدا کھائے ہین محنت کر ریاضت اسکو کہتے ہین

ہزارون مدعی آکر ستاتے تھے ڈراتے تھے
مگر تھے آپ بیغم سب سے ہمت اسکو کہتے ہین

گنہگارون کو جنت مین لیجاوینگے شفاعت کر
یہہ الفت دیکھ ای حافظ شفاعت اسکو کہتے ہین

رونق افزا جب ہوا ہی نور آ قندیل مین
نور احمد کا احد سے مل گیا قندیل مین

عاشق و معشوق جب باہم ہوئے ہین ایکجا
راز مخفی اسگھڑی سے کھل گیا قندیل مین

نور آنحضرت کا جسدم اپنے خالق سے ملا
کھل گیا اسرار خفیہ جو کہ تھا قندیل مین

تھے فرشتے اور نہ آدم اور نہ کوئی جن و ملک
جسگھڑی تھا مصطفےٰ کا گھر بنا قندیل مین

بعد پیدائش فرشتون کو کہا اللہ نے
دیکھہ لو نور محمد مصطفےٰ قندیل مین

حق نے پیدا سب سے پہلے آپہی کا نور کر
کس محبت اور شفقت سے رکھا قندیل مین

پھر اوسی نور مبارک سے ہوئے ارض و سما
جن و آدم اور فرشتے جملہا قندیل مین

سب سے پہلے آپ تھے باطن مین پھر ظاہر ہوئے
یہہ بھی کچھہ تھی حکمت جل و علا قندیل مین

شکر حق ایسا نبی بھیجا خدا نے دوستو
مدعا حافظ کا حاصل ہو گیا قندیل مین

حب احمد مدام رکھتے ہین
مدح گوئی سے کام رکھتے ہین

زر دنیائے دون سے غرض نہین
عشق خیر الانام رکھتے ہین

مقتدی جسکے سب پیمبر ہین
وہ نبی ہم امام رکھتے ہین

پاوینگے خلد از طفیل نبی
آرزو یہہ مدام رکھتے ہین

اس سوا اور کچھہ نہین نزدیک
پاس احمد کا نام رکھتے ہین

عاشقان نبی جو ہین صادق
ذکر حضرت سے کام رکھتے ہین

بخشوانینگے حشر مین ہم کو ہم نبی ذوالکرام رکھتے ہین
پائینگے روز حشر جنّت وہ وردیہہ جوکہ نام رکھتے ہین
حق نے جسکو کہا شفیع امم ہم وہ شاہ انام رکھتے ہین
توشۂ قبر دوستو اپنا ہم صلوٰۃ وسلام رکھتے ہین
روز اوّل سے پاچکے ہین فیض ہم نبی فیض عام رکھتے ہین
روضۂ مصطفےٰ دکھا یارب شوق یہہ ہم مدام رکھتے ہین

توشۂ حشر بالیقین **حافظ**
اپنا یہہ لاکلام رکھتے ہین

نجانو ہم ہی فقط جان نثار بیٹھے ہین حضور آپکے عاشق ہزار بیٹھے ہین
نہین ہی ہجر مین دلکو ہمارے صبر وقرار فراق وصل مین ہم بیقرار بیٹھے ہین
نہ چھیڑیے گا ہمین ہلکو کس سے کام نہین غم رسول مین ہم غمگسار بیٹھے ہین
نبی پاک کی رویت نصیب کر یارب تیرے حبیب کے ہم انتظار بیٹھے ہین
نگاہ لطف سے اسطرف بھی ذرا دیکھو یہہ جملہ آپکے خدمت گذار بیٹھے ہین
نوید خلد سناؤ نہ واعظو ہم کو مدینہ پاک کے ہم انتظار بیٹھے ہین
نقاب رخسے اٹھاؤ جمال دکھلا دو یہہ کرتے آرزو لیل ونہار بیٹھے ہین
نزع مین گور مین کرنا مدد ہماری آپ سر و نہ لیکے گنا ہونکا بار بیٹھے ہین
نہ صدمہ نزع کا ہم پر ہوا میرے مولا یہہ تیرے فضل کے امیدوار بیٹھے ہین

نہ بھول حشر مین **حافظ** کو اور انکو بھی
جو آکے بزم مین یہان دیندار بیٹھے ہین

ہم احمد کو نور خدا جانتے ہین وہابی کہو آپ کیا جانتے ہین
اگرچہ او نہین تم برا جانتے ہو مگر ہم تو خیر الورا جانتے ہین

اونھین ہم تو شمس الضحیٰ جانتے ہین — اونھین بلکہ بدر الدجیٰ جانتے ہین
خدا جانے تم اونکو کیا جانتے ہین — مگر ہم حبیب خدا جانتے ہین
رسول خدا کو سنو وہابیو ہم — جو کچھ جانتے ہین بجا جانتے ہین
خدا کون کہتا ہی مرتد اونھین پر — خدا سے نہ اکدم جدا جانتے ہین
نمانو اونھین تم بلا سے ہماری — مگر ہم شفیع الورا جانتے ہین
شفیع دو عالم ہین لاریب و شک وہ — نہین اسمین شک ہم ذرا جانتے ہین
سبھی انبیاؤن مین ای وہابیو ہم — اونھین اشرف الانبیا جانتے ہین
کوئی اونکو جانے نجانے و لیکن — اونھین اپنا ہم پیشوا جانتے ہین
جو دشمن ہمارے نبی کا ہی بس ہم — اوسے دشمن کبریا جانتے ہین
یقین شان مین اونکی لولاک آیا — اونھین باعث ابتدا جانتے ہین
جو ہین عاشقان نبی ای عزیزو — وہ خوب آپکا مرتبا جانتے ہین
حقیر انکو سمجھو تو سمجھو خبیثو — مگر ہم تو شاہ علا جانتے ہین

نصیحت تو کرتا ہی حافظ و لیکن
وہ سب دل سے تجھکو برا جانتے ہین

اللہ اللہ اللہ ربنا — ملمع — رب واجمع فی المشفع شملنا

امت احمد جو ہین کل مجرمون — بینہم بالقسط ہم لا یظلمون
اپنی امت سے شہنشاہ امم — بولینگے محشر مین انتم تحزنون
نار دوزخ مین جلینگے وہ شقی — سید عالم سے جو ہین یستخرون
منکر دین ہین وہی سب پر خطا — حکم رب کے جو کہ ہین یستہزون
عاشقان مصطفےٰ کا دوستو — ہی مکان فردوس فیہا خالدون
جاہلو یہہ تو تمھارا ہی حسد — ابتر موامرا فانا مبتر مون

اس جہالت کا مزہ ای جاہلو — روبرو رب کے فسوف یعلمون
سید سالار کے فرمان کو — کیسے ہین کمبخت وے لایسمعون
بالیقین ہم نے کلام اللہ سے — دین احمد کو ہین پائے جہتدون
بوجہل تا مرگ یہہ کہتا رہا — یا محمد انکم لاکاذبون
معجزہ جسدم بتایا آپنے — جاہلو نادان منہا یضحکون
مت رہو محشر سے بیغم مومنو — بے شبہ تم جانو سوف تسئلون

حافظ کمتر تمہارا ہی غلام
بخشوالوگے ہی بیحد مجرمون

ماہ مین گر آپ ہی تو شمس نورانی مین کون — شمع مین وہ ہی اگر رہتا تو پروانہمین کون
کاہکو شیخ و برہمن ڈھونڈھتے پھرتے ہو تم — گر خدا بستی مین رہتا ہی تو ویرانہمین کون
ای فقیر و مرشد اللہ جو کہتے ہو تم — گر خدا مرشد مین ہی تو ہمسے دیوانہمین کون
کیون مریدونکو کراتے تم ہو سجدہ پیر جی — نحن اقرب ہین وہ ہی تو دلکے کاشانہمین کون
ہر کسی سے کیون جھگڑتے ہو سدا ایکہی شراب — گر خدا مستونمین رہتا ہی تو فرزانے مین کون
تو مصور کھینچتا تصویر جو ہی ہر گھڑی — کھینچنے مین گر وہ رہتا ہی تو کھینچوانہمین کون
جاکے تم دیر و حرم مین ڈھونڈھتے ہو کسکے تئین — گر خدا مسجد مین رہتا ہی تو مخمانہمین کون
قلقل مینا سے سنتے ہو صدا آتی ہی کیا — گر خدا شیشے مین رہتا ہی تو پیمانہمین کون

ہی یہہ منزل سخت تر سمجھو سے حافظ ذرا
بیخودی سے باخودی پر پھیرہے آجانہمین کون

بیٹھئے یارو نہ غافل محفل میلاد مین — پڑھئے سب صلوٰۃ ازدل محفل میلاد مین
چپ نہ بیٹھو ہوکے کاہل محفل میلاد مین — روح آنحضرت ہی نازل محفل میلاد مین
ذکر میلاد نبی سننے کو آئے ہین ملک — تم بھی اب ہوجاؤ داخل محفل میلاد مین

گر کوئی آوے لہابی تو کہو یہہ اسکے تئین
اونگئے مت بیٹھیو جاہل محفلِ میلاد مین

پڑھہ درود مین صدق دلسے احمد مختار پر
سنکے حضرت کے فضایل محفلِ میلاد مین

سب کھڑے تعظیم کو ہوتے ہین جسدم ذکر پر
بیٹھئے مت ہوکے کاہل محفلِ میلاد مین

جو کرے انکار اٹھنے مین اوسے کہدو یہی
گھر کو جا مت بیٹھ جاہل محفلِ میلاد مین

ساتھہ مین اٹھنا تجھے بھی سب کے ہوویگا یہان
بیٹھنا بس ہوگا مشکل محفلِ میلاد مین

گر کریگا کچھہ بھی بے ادبی بشانِ مصطفےٰ
ہوگا حافظ یہان مقابل محفلِ میلاد مین

دوستو آیا کرو جس جائے ہو ذکر نبی
ہووے ہی ایمان کامل محفلِ میلاد مین

اونکو بھی ہمراہ اپنے لیتے آؤ دوستو
ہین جو یہان آنے کے قابل محفلِ میلاد مین

آپ بھی پڑھئے اوسے بھی آپ فرماؤ یہی
پڑھہ درود مین خوش ہو رسول محفلِ میلاد مین

سر کے بل کیونکر نہ داخل ہم ہون در بزم نبی
جب فرشتے خود ہون شامل محفلِ میلاد مین

سب پڑھو صلِ علیٰ بر مصطفےٰ امدوستو
چپ نہ بیٹھو ہوکے داخل محفلِ میلاد مین

عرض حافظ ہی یہی در خدمت کل مؤمنین
اب پڑھو صلوٰۃ سب مل محفلِ میلاد مین

بس خوب کھیلا یار ثواب کھیلنا اچھا نہین
ہو جلد تر ہشیار ثواب کھیلنا اچھا نہین

کرنا جو تھا وہ کیا خالی عمر کھو یا کیا
کر سب سے اب انکار ثواب کھیلنا اچھا نہین

توبہ تو کر اب صدق سے افعال بد سب چھوڑ دے
بس دل سے کر اقرار ثواب کھیلنا اچھا نہین

رب کی یجا لا بندگی کر دور دلسے گندگی
کر دلسے استغفار ثواب کھیلنا اچھا نہین

اور دل کسی کا مت دکھا جو کچھہ کیا اچھا کیا
کر اوس سے استغفار ثواب کھیلنا اچھا نہین

مسکین و غربا پر بسا رکھہ نظر لطفی بارہا
مت ظلم کر زنہار ثواب کھیلنا اچھا نہین

دل بیکسونکا مت دکھا ہر وقت لے انکی دعا
سُنلے میری گفتار ثواب کھیلنا اچھا نہین

دنیا دو روزہ پر کبھی مغرور مت ہو ای اخی
کر عجز سو سو بار ثواب کھیلنا اچھا نہین

جو کچھ کماؤ گے یہاں وہ کام آویگا وہاں
کر نیکیوں کے کار ثواب کھیلنا اچھا نہیں

دنیا ہی فانی بیگمان مرنا ہی برحق اے جہان
سچ جان یہ ہی یا ثواب کھیلنا اچھا نہیں

جنت کی ای حافظ اگر رکھتا ہی خواہش تو ذکر
کلمہ کا کر ہر بار ثواب کھیلنا اچھا نہیں

بابا گئے اب کر سفر بابا ملینگے اب کہاں
ہی ہی ہوئے ہم بے پدر بابا ملینگے اب کہاں

بابا ہمین اب چھوڑ کر دل ہم سبھو لسے توڑ کر
ہی ہی چلے منہہ موڑ کر بابا ملینگے اب کہاں

بابا پہنکر اب کفن چھوڑا ہمکو در رنج و محن
پہنچے ہین جا جب الوطن بابا ملینگے اب کہاں

بابا سے گھر معمور تھا دل شاد اور مسرور تھا
دشمن ہر اک مجبور تھا بابا ملینگے اب کہاں

بابا تھے جب سر پر میرے چہتے تھے سب ہمدم مجھے
پوچھے نہ اب کوئی آنکے بابا ملینگے اب کہاں

بابا کی جب آنکھین ڈھپی الفت بھی ہر اک سے اٹھی
پوچھے چہاتا یا نکو ئی بابا ملینگے اب کہاں

بابا ہوئے جب سے جدا راحت نہین تب سے ذرا
ڈھونڈھون کہان بابا کو جا بابا ملینگے اب کہاں

بابا میرے ہوتے اگر لیتے سدا میری خبر
کیا ہو گئے اب بیفکر بابا ملینگے اب کہاں

بابا سے ہٹ کرتے جو ہم لیتے وہی بے رنج و غم
اب ہٹ کرین یون کسیہ ہم بابا ملینگے اب کہاں

بابا کہو کتنا تھین رو رو پکارا ہم کرین
غم مین نہین راحت ہمین بابا ملینگے اب کہاں

بابا ہوئے تو زر مکان خوش آئے سب سارا جہان
ورنہ رہے غم ہر زمان بابا ملینگے اب کہاں

بابا ہماری سر بسر لیتے خبر شام و سحر
اب کون لیویگا خبر بابا ملینگے اب کہاں

بابا ہمین کئی نعمتان لاکر کھلاتے ہر زمان
اب کون ہوگا مہربان بابا ملینگے اب کہاں

بابا ہمین ہر عید پر سلوا کے کپڑے خوبتر
پہناتے تھے بس الحضر بابا ملینگے اب کہاں

بابا کے غم نے وائے غم بس کر دیا ہی پر الم
کیونکر ملین بابا سے ہم بابا ملینگے اب کہاں

بابا کرم کی کر نظر آؤ ہماری لو خبر
اب ہو نہین سکتا صبر بابا ملینگے اب کہاں

بابا کے غم مین سر بسر پھرنا پڑا اب دربدر
بابا کو اب ڈھونڈھون کدھر بابا ملینگے اب کہاں

بابا میرے سر کا چھپر بیکس یتیم اب ہمکو کر ۔۔۔ ہی ہی کیا آخر سفر بابا لینگے اب کہان

بابا کا غم کتنا کرین یہہ درد و غم کس سے کہین
بتلاوے ای حافظ ہین بابا لینگے اب کہان

ردیف واو

ای محبو سب بہم ملکر اٹھو تعظیم کو ۔۔۔ ہی نزول روح آنسہ ور اٹھو تعظیم کو
سست مت بیٹھو یہان تم محفل میلاد مین ۔۔۔ آتی ہی ارواح پیغمبر اٹھو تعظیم کو
کاہلی اٹھنے مین ہرگز مت کرو ای دوستو ۔۔۔ سب کے سب اسدم بدل خوشتر اٹھو تعظیم کو
ہی یہی جمع الجوامع مین لکھا ای مؤمنین ۔۔۔ اور ہی احکام آنسرور اٹھو تعظیم کو
جو کرین انکار اٹھنے سے کہو اید شمنو ۔۔۔ جاؤ باہر ورنہ چشم سر اٹھو تعظیم کو
اٹھنے سے انکار ہرگز تم نہ ای یارو کرو ۔۔۔ دست بستہ باادب ہوکر اٹھو تعظیم کو
منع گر تمکو کرے کوئی کہا بی مدعی ۔۔۔ بات مت مانو کبھی اکثر اٹھو تعظیم کو
آئے ہین حاضر ہین یہان جن و ملک بہر ادب ۔۔۔ تم بھی اب ایعاشقو ملکر اٹھو تعظیم کو

تو بھی اوٹھ اور جو کہ ہین دینی برادر حاضرین
حافظا اونسے بھی کہہ یہانپر اٹھو تعظیم کو

ایسا شعر کہو کوئی بالکل نیا بھی ہو ۔۔۔ موزون ہو با مزہ ہو نعت ہو ثنا بھی ہو
اللہ وحدہ ہی ہین اسکا کوئی شریک ۔۔۔ بتلا دو لم یلد کوئی یون دوسرا بھی ہو
کیون پوجتے ہو رام و لچھمن کو مشرکو ۔۔۔ پتھر خدا ہوئے ہین کسی سے سنا بھی ہو
پیدا کیا ہی کس نے کہا تے ہو کسکے تم ۔۔۔ تم جا ہلو عدو ہو بڑے بیوفا بھی ہو
سمجھو خدا کو پیدا کنندہ وہی ہی خاص ۔۔۔ مقدور کیا ہی اُس سا کوئی کبریا بھی ہو
پیغمبر خدا ہین خدا کے حبیب ہین ۔۔۔ بندہ ہو کوئی خدا کا تو یون ولربا بھی ہو
لاکھون نبی گذر گئے لاکھون ولی ہوئے ۔۔۔ پر ایسا کون جسکا ثنا خوان خدا بھی ہو

سارے نبی ہین مقتدی اور آپ مقتدی ۔۔۔ ای مرحبا نبی کوئی یون پیشوا بھی ہو
ختم النبی اسی سے ہوا آپکا لقب ۔۔۔ ایسا نبی نہ ہی نکوئی پھر ہوا بھی ہو
گمرا ہو پکڑو ایسے وسیلے کا ہاتھ تم ۔۔۔ جو رہنما ہو شافع یوم الجزا بھی ہو

حافظ کی عرض ہی کہ خدایا بوقت نزع
کلمہ زبان پہ ہو میرے ذکر خدا بھی ہو

جدا کسی کا کوئی کسی سے بھائیجان نہو ۔۔۔ اگر مرے تو الٰہی وہ نوجوان نہو
کسی کو موت نے چھوڑا نہ چھوڑیگی لیکن ۔۔۔ الٰہی ایسا پُر ارمان شادمان نہو
الٰہی جاوے وہ کسطرح دلسے بھولا اب ۔۔۔ یہہ داغ وہ ہی کہ تامرگ بے نشان نہو
الٰہی بہر نبیؐ اور برائے حسنؓ و حسینؓ ۔۔۔ عذاب نار سقر اوسپہ کوئی آن نہو
رؤف تو ہی تیرا نام ہی رحیم و کریم ۔۔۔ الٰہی بخشدے تا اسکو کچھہ زیان نہو
حبیب پاک کے صدقہ سے اپنے یا اللہ ۔۔۔ اوسے بہ قبر کوئی رنج کا نشان نہو
یہہ غم وہ غم ہی کہ اس کا نہو بیان تحریر ۔۔۔ اگر لکھون تو بڑا کیونکہ داستان نہو
الم مین اسکے اذیت جو مجھہ گذرتی ہی ۔۔۔ لکھون بھی گر تو رقم مجھہ سے وہ بیان نہو

الٰہی تجھہ سے یہہ حافظ کی عرض ہی ہر دم
عدوئے دین کو کونین مین امان نہو

قصیدہ در زبان زنانی

آؤ سکی مجھے تم سب ملکے اب سنوارو ۔۔۔ پیو کا بلانا آیا جاتی ہون دم نہ مارو
مرنا ہی سب کو ایکدن روؤ نہ پیچھے میرے ۔۔۔ عقبیٰ کی اپنے اپنے تم اب سبھی بچارو
عطر و گلاب لاؤ خوشبو مجھے لگاؤ ۔۔۔ ڈولی مین رکھہ کے مجھکو جا قبر مین اتارو
نہلا دھلا کے مجھہ کو کر عطر مین معطر ۔۔۔ ہاتھون سے اپنے مجھکو سب سنگھڑی سنوارو
ملنے دو آخری ہی ملنا یہی ہمارا ۔۔۔ جلدی کرو نہ ایسی ای شہ کے کامگارو

دیدار دیکھو میرا ہوتی ہو نہین جدا اب
کوئی جا میرے بگا تو نکوزو دہانک مارو

سب مل نماز پڑھکر لیجا شہر سے باہر
جلدی قبر مین مجھکو اوی بھائیو اُتارو

اگر کرینگے سختی جسدم وہان فرشتے
اُسدم مجھے نبی جی ولسے نہ تم بسارو

کہدو نکی منکر و نسے لونڈی ہون فاطمہؓ کی
سختی کرو نہ مجھپر چھیڑیان نہ مجھکو مارو

سختی بڑی ہی بہنو دیکھو قبر کی انکو
تم اپنی آخرت سب للہ اب سدھارو

دنیا ہی چند روزہ مرنا ہی سب کو آخر
حرص و ہوا مین اپنی مت عمر تم گذارو

حافظ کو جو تھا کہنا بس کہدیا ہی یارو
مانو اسے بجا تم ای میرے دوستدارو

ردیف ہ

جیسا جانے ہی خدا خیر الورا کا مرتبہ
کوئی کیا جانے نہی ویسا مصطفےٰ کا مرتبہ

آستانِ مصطفےٰ کے روبرو سب پست ہی
کون کہتا ہی کہ افضل ہی سما کا مرتبہ

انبیا جو جو ہوے پیدا بجا ہین ہان مگر
سب سے برتر ہی شفیع دوسرا کا مرتبہ

مقتدی سب ہین انھونکے یہہ ہین سب کے مقتدا
مرحبا دیکھو ہمارے مصطفےٰ کا مرتبہ

جز محمدؐ لامکان کی کون کر آیا ہی سیر
واہ کیا برتر ہی محبوب خدا کا مرتبہ

شان مین لولاک حق اُنکی کہا ہی دوستو
واہ کیا اعلیٰ ہی شاہِ انبیا کا مرتبہ

نفسی نفسی سب پکارینگے نبی یہہ امتی
دوستو دیکھو شہِ روزِ جزا کا مرتبہ

بخشوا امت کو لیجاوینگے جنت مین بہم
عاصیو دیکھو ذرا مشکل کشا کا مرتبہ

مل چکا اذن شفاعت آیکو اللہ سے
وہیو دیکھو حبیب کبریا کا مرتبہ

حشر مین سیراب کوثر سے کرینگے سب کو تین
کہدیے کوئی ایسا ہی پھر کس انبیا کا مرتبہ

ای زہے قسمت ملا ایسا ہمین **حافظ** نبیؐ
کیا ہی افضل ہی ہمارے مصطفےٰ کا مرتبہ

صلی اللہ علیہ وسلم

لطف کیا ہمپہ خدا نے کیا ماشاء اللہ
اپنا محبوب عنایت کیا ماشاء اللہ

دوستو شکر خدا دل سے کرو اب ہر دم
اپنے کو امت احمد کیا ماشاء اللہ

پیدا ہوتے ہی رسول عربی کے یارو
قصر کسریٰ و ہر یک بت گرا ماشاء اللہ

ظلمت کفر ہوئی آپکے آتے ہی دور
دو جہان نور سے پر ہو گیا ماشاء اللہ

شافع حشر ہوئے پیدا عزیزو صد شکر
خوف محشر ہی سبھی اوٹھ گیا ماشاء اللہ

مجرمو نار جہنم سے نہ گھبراؤ تم
پیدا اب شافع امت ہوا ماشاء اللہ

کیون نہ اب خلد مین بیخوف چلے جاوینگے
ہم کو احمد سا وسیلہ ملا ماشاء اللہ

جزو کل جسکے صبح و شام تھے خواہان دیدے
وہ نبی حق نے عنایت کیا ماشاء اللہ

شکر رب کیون نہ کرے دلسے ہمیشہ حافظ
حق نے امت مین نبی سے کیا ماشاء اللہ

جواب

صَلُّوا عَلٰی نُوْرِ الَّذِیْ تَجَلّٰی
عَلَی النَّبِیِّ یَا مَنْ یُّحِبُّ صَلّٰی

قصیدہ

اپنا مدینہ مجھ کو دکھا دو للہ
دل دیوانہ میرا ہوا ہے وا للہ

باغ جنان سے افضل ہی لاکھون درجہ
روضہ تمھارا یا شاہ ماشاء اللہ

کس سے ثنائے یثرب ہو شاہا تحریر
از نور حق ہے پر وہ سبحان اللہ

بہتر ہے بہتر روضہ تمھارا احمد
ساری جہان سے لاریب ثم باللہ

امید ہے کہ ایک روز مین بھی آکر
در تک تمھاری پہنچونگا انشاء اللہ

دیدار سے اب کر دو مشرف اپنے
احسان اتنا ہو مجھ پہ للہ فی اللہ

اپنے مدینے مین جلد بلوا لیجئے
دل ہند سے گھبرا رہا ہے وا للہ

کسطرح اون زہی نہ پر ہی مجھ کو
بے زور بے پر پہنچونگا کیونکر مین آہ

امید دل سے ہر دم یہی ہے میری | اپنا مجاور مجھ کو بنا لو للہ

حافظ یہہ کیا ہی بہتر وظیفہ ہے ہان
ورد زبان رکھہ ہر روز اللہ اللہ

ردیف الیاء

محبوب کبریا کو خدا کا سلام ہی | سالار انس و جان کو خدا کا سلام ہی
کر آیا حسنے عرش معلی کی سیر جا | اوس شاہ لامکان کو خدا کا سلام ہی
لولاک جسکی شان مین حق نے کیا نزول | اس سرور زمان کو خدا کا سلام ہی
ایسا حبیب رب نکوئی ہے نہ ہوویگا | سردار این و آن کو خدا کا سلام ہی
ساری نبی ہین مقتدی اور آپ مقتدی | سالار مرسلان کو خدا کا سلام ہی
تھا جسکا میرزبان خدا آپ دوستو | ہان ایسے میہمان کو خدا کا سلام ہی
باغ نعیم پاوینگے جنکے سبب سے ہم | اوس صاحب امان کو خدا کا سلام ہی
فردوس مین لیجائینگے امت کو بخشوا | ہان ایسے مہربان کو خدا کا سلام ہی
نفسی کہینگے سارے نبی آپ امتی | غمخوار بیکسان کو خدا کا سلام ہی
بخشش خدا سے چاہینگے امت کی ہر زمان | اوس مہر مجرمان کو خدا کا سلام ہی

حافظ کی بھی طرف سے کروڑون ہزارہا
اوس مفخر زمان کو خدا کا سلام ہے

یہہ بزم مصطفے ہی اسمین آوے جسکا جی چاہی | سنے نعت محمد یا سناوے جسکا جی چاہے
یہان ذکر پیمبر ہے یہان نعت محمد ہے | ادب سے سنکے سر اپنا جھکاوے جسکا جی چاہے
جو ہین عشاق احمد وعظ یہہ انسے بس میرا | غم دوری مین خون دل بہاوے جسکا جی چاہے
جسے ہی باغ جنت کی اگر خواہش تو سو جانسے | مکان پر محفل مولد جماوے جسکا جی چاہے
پڑھو صل علی آواز سے سب اے مسلمانو | یہہ توشہ عاقبت کا ہی کماوے جسکا جی چاہے

نصیحت کام ہی اپنا سنا دینا جتا دینا
کوئی مانے نمانے گھر کو جاوے جسکا جی چاہے

خدا کی راہ مین دو ایک دن لوگ عقبیٰ مین
یہہ سودا مفت ہے کوئی آزماوے جسکا جی چاہے

یہہ دور وزہ ہی دنیائے دنی ایسا جو دیکھو
دل اپنا اس سے کوئی بھی ہٹاوے جسکا جی چاہے

خدا کا حکم ہی جیسا سنا دے ویسا ہی حافظ
کوئی تجھہ کو بلاوے نہ بلاوے جسکا جی چاہے

سر کے بل چلکے مدینہ کو جو جاتے ہونگے
کیا فرشتے صلّ علیٰ وہ تو اڑاتے ہونگے

پھولے جامے مین نہ وہ اپنے سماتے ہونگے
جو در پاک پہ سر اپنا جھکاتے ہونگے

یا نبیٔ المدد سے شور مچاتے ہونگے
جب زیارت کیلئے آپکی آتے ہونگے

خاک دہلیز مبارک سے اٹھا کر بخوشی
سرمہ آنکھون کا بنا کر وہ لگاتے ہونگے

معتقد روضۂ اقدس کے مقابل بہ ادب
اپنی معروض کھڑی ہوکے سناتے ہونگے

میٹھے نظارۂ گنبد کوئی کرتا ہوگا
شعر در نعت کوئی پڑھتے پڑاتے ہونگے

دیکھتے ہونگے جو خاشاک مزار نبوی
اپنی آنکھون سے اوسے جھٹکے اوٹھاتے ہونگے

بیت اللہ کا کرتے جو کبھی ہونگے طواف
پڑھکے صلوٰۃ قدم اپنا اٹھاتے ہونگے

سرخرو حشر مین حافظ وہ رہینگے لاریب
احمدِ پاک کو دل سے جو سراہتے ہونگے

سدا لب سے جاری یہہ میری صدا ہے
دل و جان محمد پہ میرا فدا ہے

خدایا محمد سے مجھہ کو ملا دے
یہی میری صبح و مسا التجا ہے

کسیطرح دیکھون جمال محمد
یہی یا الٰہی میرا مدعا ہے

مدینہ منور پہ پہنچا دے یارب
یہی آرزو ہے یہی التجا ہے

جدا رکھہ نہ مجھہ کو کوئی دم خدایا
میرے دل مین حب شفیع الورا ہے

کیا مجھہ کو بے جان ہجر نبی نے
یہان تک کہ دشوار جینا ہوا ہے

نہین باغ جنت کی مجھکو تمنا — مگر کوئے یثرب کی دلکو ہوا ہی
نہین مطلب دل کوئی تجھسے پنہان — تجھے سب عیان ایمیرے کریا ہی
نہ زر ہی نہ پر یا خدا مین ہون عاجز — مین پہنچونگا کسطرح کیا اسر ہی
الٰہی تو ہی اپنے فضل و کرم سے — مدینہ مین پہنچا دی یہہ التجا ہی

بلالو قریب اپنے حافظ کو شاہا
یہہ بیکس یہان ہند مین مر رہا ہے

جواب

کس سے حمد خدا بیان ہووے — ہر سر مو اگر زبان ہووے
وحدہ لاشریک یکتا ہی — جسکا احکام کن فکان ہووے

قصیدہ

حب احمد کا جو دیوانہ ہے — وہ دیوانہ نہین سیانہ ہے
یہہ تو مجنون پن کا ای یارو — واسطے اسکے ایک بہانہ ہے
عاشق رب جو خاص ہے دلسے — ذکر حق اوسکا آب و دانہ ہے
یہہ جو کہتے ہین مست سب اسکو — نہین اس مرمز سے ڈرانا ہے
کیا ہے غم اونکو اہل دنیا سے — جسم بھی اونکا گر برہنہ ہے
رحمت حق کا واسطے اسکے — دونون عالم مین شامیانہ ہے
میٹھے لیٹے اوٹھے سدا اونکو — نام اللہ کا فسانہ ہے
کوئی کچھہ بھی سمجھے مطلب کو — لیک اونکا وہی ترانہ ہے
رہتے دنیا مین ہین بہم لیکن — گور ہی اونکا آشیانہ ہے
رہتے جنگل مین ہین اسی باعث — یعنے جنگل ہی پھر لسانہ ہے
دل مین اونکے خدا کی رحمت کا — دیکھہ لیجئے بھرا خزانہ ہے
رخ پر نور دیکھئے اونکا — مرحبا کسطرح سہانہ ہے

لوگ پہچانتے نہین اون کو | واہ کیا بے قدر زمانہ ہے
مت فراموش اونسے رہ حافظ
دیکھہ تو جو اگر سیانہ ہے

احمد سا نکوئی ہی نہ ہوا فخر بشر ہے | محبوب الٰہی وہ شہ جن و بشر ہی
تحریر ہو کب کس سے ثنائے شہ والا | واصف ہے خدا آپکا قرآنمین خبر ہی
مشہور ہے کونین مین اعجاز نبی یہہ | شق ہو گیا انگشت پیمبر سے قمر ہی
لولاک کہا شان مین اللہ نے اُن کی | کیا عزّ و قدر عزّ و قدر عزّ و قدر ہی
خالق سے ملا آپ کو ہی اذن شفاعت | قرآن سے ثبوت اسکی ہوئی ہمکو خبر ہی
خدمت میرے احمد کی کیا کرتا تھا جبریل | کیا فخر ہی کیا فخر ہے کیا فخر و فر ہی
پہنچے شب معراج وہان جاکے پیمبر | پہنچی کبھی جبریل کی اوسجا نہ نظر ہی
فاقہ پہ سدا فاقہ کیا کرتے تھے حضرت | اللہ رے کیا آپمین تھا صبر و شکر ہی
یہہ آپکی عزت تھی یہہ حرمت یہہ شرف تھا | آتی تھی پسینہ سے سدا بوی عطر ہی
جو آپکا واصف ہی وہ از نار جہنم | بے خوف و خطر خوف و خطر خوف و خطر ہی

حافظ نہ کبھی نعت سے سر اپنا پھرانو
لاریب تجھے اسمین نہایت ہی اجر ہے

ہر شی سے یقین جان لے اللہ بری ہی | لچمن ہے نہ وہ رام نہ سیتا نہ ہری ہی
ہر حال سدا دل سے ہی کر اسکی عبادت | پتھر کی نکر عجز کہ یہہ بات بری ہی
جس گھر مین ہو بت توڑ دو اوسی مار کے جوتے | فرمان خدا ہی یہہ نہین کچھہ جبری ہی
واحد ہی خدا جانکے ای مشرکو ہے ہے | پھر شرک جو کرتے ہو بڑی بیخبری ہی
رکھتے ہین مکانو نمین بتون کو جو بنا کر | جیسا کہ ہنومان ہی مونجا و مری ہی
مرتد ہین وہ جانو انھین تم لایق دوزخ | جا انکی ہی اسفل جو بہت سخت بری ہی

مشرک ہین وہی شبہ شرک جو کرتے ہین عزیزو
کہدو انھین دوزخکی تمھین خوشخبری ہے

بت گھر مین ہو جس شخص کے کافر اسے جانو
کیونکر کہ یہی بات ہنود و نمین بھری ہے

مت شکل رکھو گھر مین بنا کوئی بتون کی
لاریب ابوجہل نے یہہ بات کری ہے

مانے نہ سخن یہہ جو رکھو اس سے عداوت
اسلام کی بو جانو نہین اسمین ذری ہے

جس دل مین محبت نہ ہو محبوب خدا کی
بے شبہ دو عالم مین اوسے دربدری ہے

حافظ کی نصیحت یہ کرے سنکے عمل جو
ہم کہتے ہین جنت کی اوسے خوشخبری ہے

شہید کربلائی کا کوئی کیا مرتبا جانے
جو جانے تو محمد اور علی شیر خدا جانے

خدا کے برگزیدہ تر حبیب حق ہین وہ انکو
کوئی کیا جانے جیسا فاطمہ خیر النسا جانے

محمد اور علی و فاطمہ حسنین پانچون کا
خدا ہی خوب تہ دان کوئی جانے تو کیا جانے

مجھے ان پنجتن کے نام کا ہر دم وظیفہ ہے
نہ بھولونگا کبھی تا مرگ آخر کا خدا جانے

مین عاشق ہون مین سیدا ہون غلام آل احمد ہون
فدا ہون مال و جانسے مین نکو ئی مجھ کو جدا جانے

مجھے الفت ہی انکے نام سے ہر دم سدا یارو
مجھے ہر کوئی انکا ہی غلام باوفا جانے

بجز رب کے کسیکو کیا قدر ان پنجتن کی ہے
اگر جانے تو کیا جانے انھین مشکلکشا جانے

غلام چار یاران نبی ہو نمین بجان و دل
نہ سنی کوئی مجھکو اور مذہب مین ملا جانے

میرے دل مین ہی حب اہل بیت مصطفے حافظ
صلی اللہ علیہ وسلم
یقین ہی باغ جنت تو ملیگا پھر خدا جانے

آیا کرو خبر کو مسیحا کبھی کبھی
دیکھا کرو علیل کا نقشا کبھی کبھی

آتا نہین ہے چین بجز ایک تجھے
دکھلا دیا کرو مجھے مکھڑا کبھی کبھی

یا مصطفی یہی میری ہر دم ہی آرزو
اپنا دکھا دیا کرو چہرا کبھی کبھی

ہر وقت گر نہو وے تو ہفتہ مین ماہ مین
آیا کرو خبر کو خدارا کبھی کبھی

ابتک مدینہ پاک نہ دیکھا ہزار حیف
جلتا جگر ہے یاد جو آتا کبھی کبھی

بسمل سا لوٹتا ہون تڑپتا ہون ہجر مین
باتین کوئی جو وان کی سناتا کبھی کبھی

مرجاؤن کہکے ہائے مدینہ محمدا
دل مین یہی خیال سے آتا کبھی کبھی

بیشک شفا ہے دولت دیدار آپکی
ہمکو بھی ہو نصیب خدارا کبھی کبھی

حافظ کو بھی خدا کیلئے اپنا روے پاک
دکھلا دیا کرو شہ والا کبھی کبھی

شش جہت مین آپکا مشہور شاہا نام ہے
یا نبی جبریل بھی کرتا تمھارا کام ہے

ختم تم پر حق تعالی نے کیا پیغمبری
لوحش اللہ بصد ہا حق سے یہہ انعام ہے

عفریت کے اور ملک جن و بشر ہی کے نہین
لات و عزی کی زبان پر بھی تمھارا نام ہے

حفظ مین رکھہ مجھہ کو ای حافظ برای مصطفے
اب یہی تجھہ سے دعا اپنی صبح اور شام ہے

فضل کر یارب نہایت بحر عصیان مین ہون غرق
ظل احمد کر عطا مطلب یہہ اپنا نام ہے

رسول اللہ کی ہر حال ہمکو چاہ کافی ہے
حبیب اللہ کی مادام دلکو چاہ کافی ہے

کسیکو کچھہ کسیکو کچھہ کسیکو کچھہ کسیکو کچھہ
ہمین تو خاص آنحضرت کی یار و چاہ کافی ہے

تمھین اے زاہد و جنت مبارک ہو مبارک ہو
ہمین تو شاہ والا کی عزیز و چاہ کافی ہے

کسیکو زر کی خواہش ہی کسیکو بادشاہی کی
ہمین تو محض آنحضرت کی یکسو چاہ کافی ہے

کوئی شیدا ہی حوروں کا کوئی مفتون ہے پریونکا
مین عاشق ایکا ہون یہہ مجھکو چاہ کافی ہے

نہ دوزخ سے ڈرا ناصح نہ جنت کا سنا مژدہ
مجھے تو فخر عالم کی محبو چاہ کافی ہے

نہ مسند کی مجھے خواہش نہ نفرت خاک سے مجھکو
پیمبر کی ہمیشہ میرے دلکو چاہ کافی ہے

کسی کو چاہ و کافی کی ہمیشہ چاہ ہے دلسے
مجھے تو شاہ دو عالم کی یار و چاہ کافی ہے

غلام مصطفے ہو کر مین اونھین کا نام لیوا ہون
اونھین کی حافظا لسے مجھے تو چاہ کافی ہے

جہان کی الفت مین اے برادر ابھی تلک تو اٹک رہا ہی
چل آہو شرع نبی پہ قایم ادہر اُدہر کیون بھٹک رہا ہی
اخی من سنلے بات میری دورنگی دے چھوڑ ایک رنگ ہو
نہ اسمین کامل نہ اسمین کامل اُدہر ہی سب سے لٹک رہا ہی
تو ننگ شیطان لعین کا بھائی نہ کر کبھی کبر اور ضلالت
خدا کے تئین بھول حب شیطان مین اپنا سر کیون پٹک رہا ہی
کبھی نہ ہم اس سے رکھین الفت اگر وہ چاہے ہزار ہم کو
ہماری آنکھون مین دشمن دین مثال کنکر کھٹک رہا ہی
نہین ڈرینگے نہین ڈرینگے تیرے ڈرانے سے جا ہلا ہم
ہمین وسیلہ ہی شاہ دین کا غضب سے کیون ہمکو تک رہا ہی
ظلم گوارا نہین خدا کو بڑا وہ عادل ہے بے ریا ہے
جسے ہمارے سے بغض ہوگا اوسے خبر ہے وہ تک رہا ہے
خدا کا بندہ ہی تو بھی اور بندی ہم بھی اس کبریا کے ہی ہین
سمجھ کے ہمکو غریب و مفلس اے اہل زر کیون جھٹک رہا ہی
جو عاشقان نبی نے میرے شعر سنے شاد ہو گئے وے
سنا ہی جو دشمن نبی نے وہ اب تلک سر پٹک رہا ہی
الٰہی الفت رسول اکرم کی دے ہر یک کو یہی دعا ہے
دکھا دے حافظ کو بھی مدینہ کہ اس کا دل وہان اٹک رہا ہی

عزیز و اپنے پیغمبر محمد ہین تو کیا غم ہی
شفاعت کیلئے سرور محمد ہین تو کیا غم ہی
غم محشر سے مت گھبراؤ تم اے مجرمو بالکل
اگر اپنی حمایت پر محمد ہین تو کیا غم ہی
بھر و ساہی ملیگا آب انہار جنان ہمکو
عزیز و ساقی کوثر محمد ہین تو کیا غم ہی

دُرامت ناصحا پل تیز تر سے تو مجھے ہر دم
صراط المستقیما پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

جلاوے آتش دوزخ مجھے کیا تاب و طاقت ہے
ہمیشہ جو میرے لب پہ محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

نکیرین آپکی تکرار کا کچھ غم نہین مجھ کو
ہماری استعانت پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

بھلا کشتی ہماری کیونکہ ڈوبے قعر دریا مین
جو کشتیبان بشتی پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

وسیلہ کیسا خالق نے کیا ہمکو عنایت ہی
رکھین کیونکر غم محشر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

ملے گا از طفیل مصطفےٰ باغ جنان مجھ کو
مٹائے جرم کے دفتر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

نہین ہول قیامت سے ہمین کچھ خوف ہے بالکل
ہمارے دوستو یار محمدؐ ہین تو کیا غم ہے

نہ رکھہ بالکل غم دنیا و عقبیٰ دلیہ اک ساعت
تیری حافظ حمایت پر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کا دو جگمین کچھ ایسا اجالا ہی
کہ ماہ نو بھی اسکی روشنی کے آگے کالا ہی

وہ انسان ہین ولیکن ایسے انسان ہین کہ کیتا ہین
ید قدرت نے گویا خود خدا نے انکو ڈالا ہی

حبیب حق کی تم الفت رکھو دلمین سدا یارو
بجز انکے نہین کوئی شفاعت کرنیوالا ہی

ملک جن و بشر ہی پر نہین موقوف کچھ یارو
یہہ ایسا ہی پیمبر اسنے آفت سبکی ٹالا ہی

ہوا وہ خوار بس جسنے عداوت کی پیمبر سے
دو عالم مین یقین منہہ اس شقی کا یارو کالا ہی

عداوت کی طرحکی دشمنون نے آپسے لیکن
خدا نے آپکو ہر آفت و غم سے سنبھالا ہی

ہوا حاصل نہ کچھ بھی دشمنون نے لاکھ سر مارا
جو ہو محبوب رب کیا اسکا کس سے ہو نوالا ہی

ہوا مردود مرتے ہی گیا دوزخمین وہ سیدھا
محبت سے نبی کی جسنے سر اپنا نکالا ہی

خدا ہی گر مٹاوے تو مٹے ورنہ مٹے کیونکر
دلونمین حاسدونکے جو کہ گمراہی کا چھالا ہی

ندوجا دشمن دین کو کہ ہے وہ مار کا بچہ
نہ کسنے آجتک اپنے مکانمین سانپ پالا ہی

اری مرتد نہ بہکا مجھ کو مین کچھ ہون نہین لڑکا
میرے ہر کار کا اللہ غالب پر حوالا ہی

خدا ہی مہربان میرا تو کیا ہی تجھسے مجھکو غم
بھلا اے مدعی کیا تجھسے میرا ہو نیوالا ہی

الٰہی مؤمنون کو دے حبیب پاک کی الفت | میری مقبول فرما عرض تو بر لا نبی الٰہی

الٰہی اپنے حافظ کو مدینہ جلد دکھلا دی
اسے تو فرقت خیر الورا نے مار ڈالا ہی

جواب

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ | حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

قصیدہ در بحر طویل

کوئی کہدے عرض یہہ شاہ سے جو تمہارا لعل غلام ہی بدرود آپکو یا نبی کہی لکھا اسکا سلام ہے
ہے یہہ عرض بعد سلام کے کہ جہان تمہارا مقام ہی وہان اسکو شاہا بلائیے یہی شوق دل کو مدام ہے
مجھے اپنے پاس بلائیے مجھے اپنا روضہ دکھائیے مجھے اپنے در پہ بلائیے مجھے یاد سے نہ بھلائیے
نہ رُلائیے نہ رلائیے غم ہجر مین نہ رلائیے مجھے یاد سے نہ بھلائیے یہی شوق شاہا مدام ہے
یہان ہجر غم مین ہی دل طپان یہان دل ہی درد سے نیمجان یہی لے سکی صدا کہان مجھے دوا ہان مجھے دوا ہان
کہو جبر تمہارے شہ زمان مین رہون کہان مین ہون کہان لو بلا قریب مجھے وہان نہین مجھکو ہند سے کام ہے
نہین کام کس سے ہے سر بسر نہ تو دل کو خواہش مال و زر نہ تو سلطنت کی ہوس ہے تر نہ کسی سے غرض ہے اک پہر
ہان ہوس ہے دل کو یہی مگر کہ مدینہ پاک مین زود تر مجھے لو بلا شہ بحر و بر یہی عرض صبح و شام ہے
تمہین چھوڑ کر مین رہون کہان مجھے کہئے ایشہ انس و جان مجھے جا مدینہ مین دو وہان اشفیع سرور دو جہان
مین غلام ہون مین ہون مدح خوان مین ہون جان و دل سے نثار ہان کرون کیا مین حال دل بیان کہ ہجر خوب حرام ہے
شہا جیسے خواب مین آئے ہو مجھے اپنا چہرہ دکھائی ہو مجھے پاس اپنے بلائی ہو مجھے اپنی بزم دکھائی ہو
مجھے جیسا شاد بنائے ہو مجھے جیسا عشق لگائی ہو اسیطرح قرب مین جا کے ہو یہی عرض شاہا مدام ہے
ہی یہہ عرض حافظ بینوا بصد التجا بصد التجا مجھے اپنا روضہ پر ضیا دو شہا برائے خدا دکھا
یہی از رو یہی مدعا یہی عرض ہے یہی التجا مجھے جلد ہند سے لو بلا نہین مجھکو ہند سے کام ہے

ایضاً

الٰہی رسولِ خدا کہتے کہتے
ہو جان تن سے میری جدا کہتے کہتے

عجب کیا میرے دل کے مقصد بر آوین
شفیع الوریٰ کی ثنا کہتے کہتے

خدایا محمد محمد محمد
میرا خیر ہو خاتمہ کہتے کہتے

بوقت نزع کلمہ لا الٰہ
نکل جاوے دم یا خدا کہتے کہتے

خدایا تیرے روبرو آون جسدم
یہی شعر آون چلا کہتے کہتے

الٰہی تمنا ہے سوئے مدینہ
چلون ہر قدم احمدا کہتے کہتے

الٰہی تیرا فضل ایسا عطا ہو
لکھون مدح خیر الورا کہتے کہتے

الٰہی مین بے ڈھونڈھے احمد کو پاؤن
یہی ذکر صبح و مسا کہتے کہتے

ملین ہین ملینگے بھی شاہ دو عالم
تمنا ہے یا مصطفےٰ کہتے کہتے

عجب کیا ہے مین باغ فردوس پاؤن
محمد محمد سدا کہتے کہتے

ہو مدفن مدینہ مین حافظ کا یارب
بایمان سخن یہہ سدا کہتے کہتے

نعت احمد کے جو ہین پڑھنے پڑھانیوالے
وہ تو فردوس مین آرام ہین پانیوالے

باغ فردوس مین وے شاد رہینگے ہر دم
سر کے بل محفل میلاد مین آنیوالے

بارہا کرتے ہین سو جان سے بزم مولود
شوق سے خلد مین تشریف لیجانیوالے

ہونگے دیدار محمد سے وہ مسرور سبھی
غم دوری مین جو ہین آنسو بہانیوالے

حشر مین پائینگے واللہ وہ اعلیٰ رتبہ
حکم اللہ یہ جو سر ہین جھکانیوالے

نام کو بھی نہین دیکھینگے الم محشر مین
احمد پاک کے جو جو ہین سرانیوالے

دونون عالم مین رہینگے وہ ہمیشہ سرسبز
وعظ و مولود جو ہین پڑھنے پڑھانیوالے

حشر مین خوار یقین ہونگے وہ لاریب سبھی
دین احمد مین جو ہین رخنہ بڑھانیوالے

نار دوزخ مین جلینگے وہ ہمیشہ ما دام
اہل اسلام کو گمراہ بنانیوالے

اہل حضار کو مسرور سدا رکھ یارب
مال و جان بخشیہ یہہ ہین اپنا لٹانیوالے

انکی صحبت سے یہہ حافظ کو بچا رکھہ یارب
تیرے فرمان سے جو سر ہین پھرانے والے

مجرم وہ مین ہون مجھسا جہانمین نکوئی ہی
اے کاش عمر اپنی یونہین مین نے کھوئی ہے

مدد دستگیری کرو میری شاہ دین
ہان بحر جرم نے میری کشتی ڈبوئی ہے

محشر مین سارے نفسی کہین آپ امتی
بخشش کو عاصیونکے نہین تمسا کوئی ہے

نار سقر سے اسکو نہین غم ہے صاحبو
جو آنکھہ آنجناب کی فرقت مین روئی ہے

ہجر رسول پاک مین رو رو کے روز و شب
چشمون سے آستین کو مین نے بھگوئی ہے

یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے
مجھہ مین سوا بدی کے نہین کچھہ نکوئی ہے

دیکھا نہ اب تلک ہے مدینہ ہزار حیف
قسمت کہان میری میری معبود سوئی ہے

اے کاش اب تلک نہ زیارت ہوئی نصیب
بدبخت یا الٰہی نہین مجھسا کوئی ہے

حافظ قسم خدا کے خدا کے رسول کی
مرغوب نعت ہی مین مجھے شعر گوئی ہے

بزم مولود کی جہان ہووے
پہلے وہان حمد حق بیان ہووے

اولین واصفون کو ہے لازم
حمد اللہ ہر زبان ہووے

کیونکہ وہ جزو کل کا مالک ہے
اوسکی توصیف ہر زمان ہووے

بعد پروردگار عالم کے
مدح سلطان دو جہان ہووے

یعنے لازم ہے محمدت اسکو
جو کہ مداح خوش دہان ہووے

حق نے اونکو کیا ہے شاہ امم
کب کوئی انکا ہم عنان ہووے

اسکے رتبے کو دیکھئے پھر کیا
جسکا جبریل دربان ہووے

اسکی کب ہو بشر سے مدح و ثنا
خود خدا جسکا مدح خوان ہووے

رتبہ دان جز خدا ہے کون اسکا
جس کا خود لامکان مکان ہووے

اشرف الخلق کون ہے ایسا جسکا مداح انس وجان ہووے
کیون نہ رتبہ ہو اوسکا سب سے فزون جو شہنشاہ مرسلان ہووے
آؤ در بزم شوق سے تم سب نعت احمد جہان بیان ہووے
کیون نہ رحمت سے پر ہو سارا مکان جہان ذکر شہ زمان ہووے
تم بھی شامل ہو دوستو جلدی جس جگہہ نعت کا بیان ہووے

حب احمد مدام رکھہ حافظ
حشر مین تا تجھے امان ہووے

خدا کی حکمت کو کون جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
سبھی ہین عاجز یہان سیانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
نہ واعظا وعظ کر بیان تو مجھے خبر ہے نہ کر عیان تو
سنے ہین مین نے کئی فسانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
آ ناصحا تو تو خود ہو قایم جھکا عبادت مین سر کو دایم
کسی کی کیا تو دلون کی جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
نماز تم ہم سبھی ہین پڑھتے مگر ہے اتنا ہی فرق سنئے
کوئی دلون سے کوئی دکھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
عمل ہے نیت کے ساتھہ زاہد دکھانے کے ورنہ یون تو عابد
کئی پڑے ہین بنا بہانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کئی نجومی کئی رمل دان سنے ہین دیکھے بھی مین نے انسان
مگر نہ کوئی اسکا بھید جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کوئی تو بیٹھا ہے پیر جی بن جھکا رہا ہے جہان کو کر فن
کما رہا ہے زر و خزانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

شفیع روزِ جزا کے دشمن لہابی مرتد ہین جانو بے ظن
بچو انھون سے ہو گر سیانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
پجاری ملکر پجاریون سے لہابی ملکر لہابیون سے
عقل کے گھوڑے لگے کدانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
جو ہمکو ہنستے تھے غیر مذہب انھون کو یون دیکھتے ہین ہم اب
لگے ہین آنکھین وہی چرانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کبھی جو کرتا کوئی نصیحت تو مارے غصے کے اہل ذلت
اوسے چھٹتے ہین کاٹ کھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
ہزار افسوس لاکھ حسرت کہا کے شاہِ رسلؐ کی امت
پڑے ہین سوئے شراب خانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
ہزارون اشراف زادہ قابل بڑے مشایخ امیر و فاضل
لگے ہین گانجہا مدک اڑانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
ہزارون عالم ہزارون ملا ہزارون مفتی کروڑون قاضی
لگے ہین رشوت کا مال کھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کوئی تو ڈاڑھی منڈا رہا ہی کوئی تو مونچھین بڑہا رہا ہے
کوئی تو بل دے لگا چڑھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کوئی تو گوٹا کوئی کناری پہن کے نخرہ بتاوے بھاری
نہ حکم کورب کے کوئی مانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
خدا خدا کے رسولؐ کو بس ہزار افسوس بھول ہر کس
لگے ہین پیسا ہی بس کمانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کسے بساتا غنی بناتا کسے ہنساتا کسے رُلاتا ۔

عجب ہین مولا کے کارخانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
عزیزو دنیائے دون کے اندر کبھی نہ ہرگز بنو مفخر
اوسے نہ بھولو ہو گر سیانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کبھی نہ حافظ پہ ہو خفا تم یہہ وعظ جانو ہے سب بجا تم
بُرا نہ کوئی اپنے دل مین مانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

یا حضرت اتنا کرم کیجئے ہر دشمن دین کو نرم کیجئے
جو منکر دین ہین یا احمدؐ دل اونکا جلا کے بھسم کیجئے
کیا انکو کرین اور کیا نہ کرین یہہ دل مین ہے انکو رحم کیجئے
جو آب و خور اُنکا لکھا ہی یہان وہ حق مین انھون کے سم کیجئے
اون مردودون پہ یا احمدؐ للہ نہ آپ رحم کیجئے
جو رزق انھون کا مقرر ہو کر عرض خدا سے کم کیجئے
جو منکر ہین از شرع نبیؐ ہے حکم انھون کی ذم کیجئے
جب نام نبیؐ عشاق سنو غل صلِّ علیٰ کا بہم کیجئے
اے یارو درود آ محفل مین پڑھ پڑھ کے ہزارون ختم کیجئے
ہے شافع محشر اپنا نبیؐ دوزخ کا نہ یارو غم کیجئے

ہے عرض یہہ حافظ کی شاہا
للہ میرے پہ کرم کیجئے

میری بھی شاہا امداد کیجئے مجھہ بینوا کا دل شاد کیجئے
بحر گنہ مین ڈوبا پڑا ہون للہ میری بھی یاد کیجئے
ویران ہونے پاوے نہ شاہا آخانۂ دل آباد کیجئے
مین ہون غلام آپ کا یا محمدؐ دنیا سے مجھکو آزاد کیجئے

ہے کون تم بن ہم کو وسیلہ — اب کس سے اپنی فریاد کیجئے
ہو جسکے دل مین بغض پیمبر — اوس اہل کین کی کیا یاد کیجئے
اعدائے دین ہون جتنے جزو و کل — یا شاہ اونکو بر باد کیجئے
ہے کون تمسا ایسا وسیلہ — جو اسکو اپنا اوستاد کیجئے

مین آپ کا ہون حافظ ثنا خوان
ہر دم میری استمداد کیجئے

جدہر مین کھڑا ہون اودھر تو ہی حاضر جدھر تو ہی حاضر وہی جاے ہو ہی
جو ہو کا مکان ہی وہ ہی خاص تیرا وہان جس جگہہ دیکھو بس تو ہی تو ہی
ہر ایکجاے ہر گھٹ مین ہر معرکہ مین جدھر دیکھو آتا نظر تیرا جلوہ
تو ہر رنگ رنگا رنگون مین ملا ہی ندا نحن اقرب کی ہر چار سو ہی
الٰہی تو حاضر و ناظر ہے ہر جا الٰہی تو اول و آخر ہی ہر جا
الٰہی تو باطن و ظاہر ہے ہر جا الٰہی ہر ایک جا تیری آرزو ہے
کوئی مست ہی کوئی مجنون ہوا ہی کوئی وجد کے حال مین گھومتا ہی
کوئی خود سے بے خود ہو یہہ کہہ رہا ہی مین تیرا ہون اے آپنا مجھہ مین تو ہی
کوئی عاشق حور کوئی پری ہے کسی کے ہوس دل مین زر کی بھری ہی
کوئی میر ہے اور کوئی جوہری ہے یہہ سب ہین مگر سب کا مختار تو ہے
تیری یاد ہر دل مین ہر دم ہی داور تیرا ذکر رہتا ہے ہر جاے اکثر
تیرا جلوہ کونین مین ہیگا اظہر جہان دیکھو دکھتا تو ئی ہو بہو ہے
پکارے ہے معبود کو کوئی اپنے کوئی رام و لچھمن کی سیوا کرے ہے
کوئی مست ہو حال اپنے سے بے خود تجھے ڈھونڈھتا جا بجا کو بکو ہی
خدا وحدہٗ لا شریک لہٗ کو احد جانکر شرک کرتے ہو پھر کیون

کہین لنگ مہادیو کا پوجتے ہو برہمن تمہاری یہہ کیا گفتگو ہی
ہو تم کون کیا تھے کہان تھے ہوئے کیا اصل کو تو آپ اپنی سوچو احبار
اوسے بھول کر مت پکارو کسے جا یہہ حافظ کا وعظ و نصیحت آمیز ہی

ایضاً مثلث در صنعت تازہ مخترع

آج کی شب رسول مکرم ہمارے — فرش سے جانب عرش اعلیٰ سدھارے
شب معراج کو جا — ملکے باتین کئے ہین خدا سے رسول پیمبر ہمارے
حکم سے حق کے جبریل نے آکے در پر — یون پکارا اٹھو ای خدا کے پیمبر
حق بلاتا ہی تمکو — آج برلامکان چلیئے مان چلیئے ایشاہ محشر ہمارے
بزم افلاک ہے آج شب گرم ساری — انبیا کر رہے ہین سبھی انتظاری
فرش فراش نے سب — کرکے آراستہ برسر راہ بیٹھا ہی اربکے پیارے
تھا یہی حور و غلمان مین غل اور چرچا — آج آتا ہے برعرش محبوب مولا
واہ واہ زہی قسمت — دولت دید سے ہونگے احمد کے مسرور ہم جملہ سارے
تھا یہی غل کہ پہنچے شفیع دو عالم — گردنین ہوگئین سب کی ایکبارگی خم
تھے یہانتک وہان پر — پہنچے ایکدم مین مل گفتگو بھی کئے اور بخفیا اشارے
کرکے گلگشت ہر سمت برعرش اعلیٰ — آئے پاک یل مین پھر وہان سے سلطان والا
کیا کرے وصف حافظ — اب قلم آپکی آپ محبوب رب ہو ہمارے سہارے

ایضاً

ہے جسکو عشق یار و رسالتمآب سے — کیا اوسکو غم ہی صاحبو روز حساب سے
روز ازل سے ہم ہین غلام محمدی — بیغم سدا ہین حشر کے ہم سب عذاب سے
کہدینگے امتی ہین رسول کریم کے — آگاہ منکر و ہین تمہارے جواب سے
کافی ہی خوے عرق رخ پاک احمدی — خواہش نہین ہی کچھ مجھے عطر و گلاب سے

واصف ہون مدح خوان ہون غلام رسول ہون — عاشق ہون عشق ہیگا لگا آنجناب سے
صبح و مسا ہمیشہ بجز نعت مصطفیٰ — رکھتا نہین ہون کام کسی شیخ و شاب سے
پردہ دوئی کا دور کر و یا شہ اُمم — اپنا جمال پاک دکھا دو نقاب سے
یارو کرو نماز سدا دل سے تم ادا — روز جزا بچوگے خدا کے عتاب سے
ہر دم کرو تلاوت قرآن باوضو — غافل نہو عزیزو خدا کی کتاب سے
حمد و ثنا مین دلکو رکھو مشتغل سدا — مت دوستی رکھو کسی خانہ خراب سے
غفار ہے وہ بخشدی چاہے تو آن مین — ہر دم رکھو امید اُسی کی جناب سے
بیشک وہ دوزخی ہی جہنم ہی اسکی جا — ڈرتا جو کوئی نہین ہی خدا کے عذاب سے

صدقہ تمھاری آل کا حافظ کو یا نبی ؐ
سیراب کر دو حشر مین کوثر کے آب سے

دین احمد بڑھا دیا کس نے — دین عیسیٰ گھٹا دیا کس نے
احمد پاک کی بقرآن یون — وصف ہر جا جتا دیا کس نے
باغ وصف رسول احمد کا — مجھ کو بلبل بنا دیا کس نے
سب اوسکا طفیل ہے یارو — ایسا رتبہ بڑھا دیا کس نے
پوچھے عیسیٰ سے جاکے یہہ کوئی — رتبہ ایسا بنا دیا کس نے
ید بیضا یہ کوئی چھولے نہین — حرف لولا سنا دیا کس نے
کوئی تحقیق نوح سے کرلے — پار کشتی لگا دیا کس نے
حسن یوسف حسین تھے کہتے ہین — نور ایسا بنا دیا کس نے
بے خبر تھے کلام سے اپنے — ہم کو واقف بنا دیا کس نے
شب معراج خود بلا یارو — اپنا جلوہ دکھا دیا کس نے
سیر افلاک آئے کر دم مین — یہہ تماشا دکھا دیا کس نے

یہہ کسی کام کے نہ لایق تھا | پر یہہ دلکو بنا دیا کس نے
شکر کر کسطرح تھا حافظ تو
تجھکو شاعر بنا دیا کس نے

کفر بالکل مٹا دیا ہمنے | ڈنکہ دین بجا دیا ہمنے
شاد ہو شاد ہو رفیقو تم | دین احمد بڑھا دیا ہمنے
تیغ اسلام ہاتھ مین لیکر | کافرون کو بھگا دیا ہمنے
دشمن دین جو جو تھے اُنکو | خاک و خون مین ملا دیا ہمنے
نعت احمد سناکے محفل مین | دل عدو کا جلا دیا ہمنے
دوستو حب مصطفےٰ رکھو | دیکھو تمکو جتا دیا ہمنے
سر پہ اب بار کچھہ ہمارے نہین | حق کی باتین سنا دیا ہمنے
اب چلو یا نہ تم چلو یارو | راہ سیدھی دکھا دیا ہمنے
ہمنے احمد کو دل دیا اپنا | اونکا بندہ بنا دیا ہمنے
اب نہ خواہش کرینگے ہم زر کی | دل سے سب کو بھلا دیا ہمنے
حب دنیا سے آگئی نفرت | دل سے دنیا چھڑا دیا ہمنے
وائے کچھہ بھی نہ ہم سے ہوئی نیکی | عمر یونہین گنوا دیا ہمنے

پند حافظ سنا کے یہہ تیری
دوستون کو رُلا دیا ہمنے

جواب

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ ھُوَ | عَلَیْہِ تَوَکَّلُوْ

قصیدہ

رقم کس سے ہوئی ثنا | رسول مطہر کی | خدا خود کرے ہی ثنا | ہمارے پیمبر کی

کلام الٰہی ہین — خدائے دو عالم نے — لکھی ہے ثنا ہر جا — شہ روز محشر کی
کوئی کیا ہی جانیوالا — جو رتبہ ہی احمدؐ کا — خدائے عجب حرمت — اٹھونکی ہی برتر کی
نبی کلہم تھے بجا — نہین اسمین شک او رشبہ — مگر شان برتر تھی — عجب اپنے سرور کی
نبی کی رسالت پر — نبی کی نبوت پر — ملی ہی گواہی سنگ و حجر — اور پتھر کی
جو کافر بیدین تھے — ہزارون ہوئے مومن — قبولے بدن بیعت — رسول پیمبر کی
یہہ عرض ہے ہان تضرعسا — میری ای خداوندا — غلامی ملے مجھکو — محمدؐ کے در کی
یہہ شوق ہے دلکو بسا — رہون خدمت مین سدا — یہہ آرزو یارب آوی — بر آس احقر کی

یہہ عرض ہے حافظ کی — الٰہی بلطف و کرم
دکھادے مجھے صورت — رسول پیمبر کی

کھلینگے احوال جب محشر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
چھپے ہوئے کار ہونگے اظہر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
گئے رہے گی ہوائے دولت کسے رہے گی ہوائے جنت
غرض سبھی ہونگے حال اظہر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
بجز رسول خدا مکرم نہو گا امت کا کوئی راحم
رہیگا نفسی وہان زبان پر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کئے ہین پوشیدہ کام جو جو برے بھلے نیک و بد عزیزو
وہ سب عیان ہونگے آج یکسر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کہان تلک تم رکھوگے اخفا عزیزو جب ہو گا حشر برپا
کھلینگے مطلوب سب وہان پر ادھر ہمارے اودھر تمھارے
کروگے جو کچھ وہی ملے گا یہہ سب جہان کا تہان رہیگا
وہان عمل ہونگے سب منور ادھر ہمارے اودھر تمھارے

کوئی جہنم کے ہوگا قابل کوئی تو جنت مین ہوگا داخل
غرض چلینگے تمام لشکر ادہر ہمارے اودہر تمھارے
یہہ حبّ دنیا ہے ہیچ خالی نہین کسیکا ہے کوئی والی
کنارہ کش ہونگے وہان برادر ادہر ہمارے اودہر تمھارے
الٰہی حافظ کو اور ہمکو کرم سے دے بخش اپنے سب کو
یہی رہے گا ذکر زبان پر ادہر ہمارے اودہر تمھارے

ایضاً

جدہر نظر کرکے دیکھتا ہون اودہر کو داور توہی توہی ہے
نہین کوئی جائے تجھہ سے خالی ہر ایک جا پر توہی توہی ہے
کسیکو دیکھے کسے دکھاوے کسیکو کچھہ دیکے آزماوے
عجب ہی حکمت تیری پیارے جہان مین انور توہی توہی ہے
کسے بساوے کسے اُجاڑے کسے ہنساوے کسے رُلاوے
ملے کسی سے کسے ملاوے جو کچھہ ہے اظہر توہی توہی ہے
کہا ہے توہی نے لاشریک نہین ہے ثانی ہمین ذرا شک
بخلق جن و بشر ملایک سبھو نمین اظہر توہی توہی ہے
بجز تیرے کب کسے ہے قدرت بناوے قطرہ مین ایک مورت
یہہ تیری زیبا ہی تجھہ کو حکمت جہان پرور توہی توہی ہے
توہی ہی رازق توہی ہی آقا توہی ہی خالق توہی ہے مولا
جو چاہے تو وہ کرے خدایا ہمارا داور توہی توہی ہے
ہر ایک جا مین ہر ایک گھٹ مین تمام دیر و حرم کے اندر
سمجھتے حافظ ہین تجھکو اپنا ہمارا رہبر توہی توہی ہے

اری دل بندگی مین کسلئے کرتا تو سستی ہی
خلق یہہ دیکھکر تیرا تماشا ساری ہستی ہی

تجھے پیدا کیا اللہ نے کسواسطے ایدل
سمجھہ کر بھول جاتا ہی یہہ تیری کیسی مستی ہی

وہان بھی بندے خالق کے ادا کرتے عبادت مین
جہان جنگل مین مومن کی کہین دو گھڑی بستی ہی

اری دل کیا تو ہندو کافرون سے بھی ہوا کمتر
بھلا چپ دیکھہ تو کیسی انھونی بت پرستی ہی

ہزار افسوس وہ مرتد کہان اور تو کہان ایدل
اسیکے واسطے تو تجھہ پہ ایسی تنگدستی ہی

عبادت کر اطاعت کر مطالب کل برآوینگے
تیرے اس حال پر مخلوق سب ساری ترستی ہی

جو بے توبہ کئے مرجاوے اُسپر کیا کہون ہے ہی
بڑی ایدل لحد مین مار گرزون کی برستی ہی

اری کمبخت کیا سویا ہی اُٹھہ ہشیار ہو جلدی
کمالے جو کمانا ہی یہہ بس دو دنکی ہستی ہی

کہانتک سمجھکو اب حافظ بھلا سمجھاؤن اے نادان
یہہ کیسی تیری غفلت ہی یہہ کیسی تیری سستی ہی

بندگی کر ربکی تیری جبتلک ہے زندگی
ورنہ محشر مین اوٹھاویگا بڑی شرمندگی

دولت وگھر سیم اور زر سب یہین رہجائیگا
کام آویگی نہ وہان یہہ تیری دولتمندگی

حُبِّ دنیا چھوڑ دے دلکو لگا حق سے مدام
بات میری مان لے کر دور دل سے گندگی

دن قیامت کے بہت پچتائیگا اور روئیگا
رائیگان اپنی گنوامت بھائیجان تو زندگی

بعد مردن خلد مین بیشک لیجاویگی تجھے
بخشوا کر حق تعالی سے خدا کی بندگی

وعظ میرا مان لے اور اوسکے اوپر کر عمل
مت اوڑا دی تو نصیحت کو میری در زندگی

قبر مین پرسش کرینگے تجھسے جب منکر نکیر
بھولجاویگا سبھی اسوقت پر خورسندگی

جسم گل جاویگا تیرا کھاوینگے سب مار و مور
تو جوانی پر نہ اتنی کر مہربان رندگی

قبر مین یہہ ناز و نخرہ کچھہ نکرنے پائیگا
وہان مزاج گرم رہویگا نہ خوئے تندگی

مان لے حافظ کا کہنا اسمین تیری خیر ہے
مت کبھی کر ایدلا ہرگز تو ایسی رندگی

جب موت سر پہ آکے کھڑی تب سمجھ پڑی
اور شکل موت دیکھا بڑی تب سمجھ پڑی

معلوم اوسگھڑی ہوا احوال خیر و شر
جسوقت کیف موت چڑہی تب سمجھ پڑی

جسوقت روح تن سے لگا کھینچنے ملک
تکلیف آہ تن پہ پڑی تب سمجھ پڑی

نہلا دھلا کے جبکہ معطر کیے تمام
دیکھی کفن کی جبکہ گھڑی تب سمجھ پڑی

دنیا مین سب سے رہتے ہین مل مل کے روز و شب
جب لاش وہان اکیلی پڑی تب سمجھ پڑی

دنیا مین آہ کچھ نہ رکھے قبر کا خیال
جب خاک تن پہ آکے پڑی تب سمجھ پڑی

مدفون کرکے آئے سبھی جبکہ خویش و یار
پرسش کی پھر جو ہیچی گھڑی تب سمجھ پڑی

ہی ہی فرشتے آنکے جسوقت پر میری
کھینچے قبر سے ایک کڑی تب سمجھ پڑی

مَنْ رَّبُّكَ نکیر و منکر نے کہکے وہان
جسدم لگائی ایک چھڑی تب سمجھ پڑی

افسوس عمر کھویا یونہین اپنی حرص مین
مرقد مین لاش جبکہ سڑی تب سمجھ پڑی

دنیا کی نعمتون مین مین حافظ تھا بے خبر
تکلیف جبکہ مجھپہ پڑی تب سمجھ پڑی

یہہ عشق بلا ہے دیکھہ سکی کیون مست ہی متوالی ہے
مت اس مین قدم رکھہ مان میری یہہ کوچہ گلی نروالی ہے

اس کوچہ مین جو کوئی آکے بسا یہہ سمجھو اسمین پھر وہ پھنسا
اس منزل تک ہو کون رسا یہہ حکمت سے کب خالی ہے

کر اپنے پیا کی تو خدمت ہے تیرے لئے اس مین عظمت
رکھہ اُس سے ہمیشہ تو الفت بس تیرا وہی رکھوالی ہے

دل اپنے پیا کا ہاتھہ مین لے ہر وقت لگا تو اسکو گلے
ہر مقصد تیرا اس سے ملے کیونکر کہ وہ تیرا والی ہے

نیکی کا لگا کوئی باغ یہان کچھہ تخم محبت بو اِس آن

تا تیرے لئے کام آوے وہان تو مالن ہی وہ مالی ہے
دو دن کی ہے دیکھو یہہ دنیا اس دنیا مین کوئی نین اپنا
یہہ بچے کسکے کسکی مان نہ سالا ہے نہ سالی ہے
یہہ دولت ماڑھی اوپچے گھر کس کام کے تیرے اے دلبر
ہم دیکھتے آئے لاکھون گھر گھر والا نا گھر والی ہے
کوئی چاہتا ہے مان باپون کو کوئی عورت کو کوئی بچون کو
جب موت سے پڑتا کام اونکو تب ہوتا نہین کوئی والی ہے
مت حب جہان مین پھنس ایدل کچھہ قربیت رب کر حاصل
جب کام پڑے گا آمشکل تب خالا سے گھر خالی ہے
سونا رپیا کا کر پھوڑ مت اپنے پیا پر کر بڑ بڑ
اس نخرہ پہ تیرے تھوا ور تھڑکیا منہہ پہ جمائی لالی ہے
ہر اک سے لڑا مت کر ہر دم کر کسیہ نہ ناحق ظلم وستم
یہہ کسکا گھر چل یہان سے قم کیا بن بیٹھی گھر والی ہے
یہہ چلنا پھرنا اپنا اب یہہ نقص ونفع ہر یک مطلب
حکمت ہے اوسی کے ہاتھہ مین سب جو خاص اپنا گھڑیالی ہے
آب منزل ہے آگے بھاری اور قبر ہے بالکل اندھیاری
وہان خاک بچھونا ہے پیاری وہان تکیہ ہے نہ نہالی ہے
جب پیو کا بلانا آوے گا روح قبض وہ کرلے جاویگا
کچھہ ساتھہ نہین تب آویگا کیون حرص تو اتنی پالی ہے
کیا پہنکے پھرتی ہے زیور کیا فخر بتاتی ہے گھر گھر
مرتے ہی یہہ چھینکے زیور جو کان مین بالا بالی ہے

نا اپنے پیا سے ڈرتی ہے نافکر عقبیٰ کرتی ہے
گھر دار کی خاطر مرتی ہے کیا لڑنے لڑانے والی ہے
حافظ کی نصیحت مانو ذرا پچتاؤ گے ورنہ در عقبیٰ
وہ وقت ہے ایسا سخت بُرا کوئی کسکا نہین وہان والی ہے

ایضاً در پند

اس دور آخری مین کئی آدمی سیانے — مانے نہ حکم رب کا بلکہ کرین بہانے
عابد اگرچہ ہین بھی تو سو مین ایکدو ہین — پڑھ پڑھکے علم اب تو لگے ہین بیاز کھانے
اللہ اور نبی کی دل سے اٹھا محبت — دنیا کے مال وزر مین کیا ہو رہے دیوانے
خانے خدا کو ہی ہی ویران کرکے یارو — آباد کر رہے ہین دیکھو شراب خانے
لالچ سے زر کے مفتی دیتے ہین جھوٹے فتوی — قاضی شرع دین بھی رشوت لگے ہین کھانے
اشراف زادہ عالم قابل و پیرزادہ — چینڈو مدک وافیون سب لگے اڑانے
بالکل خدا نبی کی دل مین شرم نہین کچھ — کم سن جوان لڑکے گانجا لگے جلانے
وعظ و نصح جہان ہوا نکو اگر بلاؤ — ہرگز وہان نہ آوین بتلاوین سو بہانے
مقدور ہوتے حج کو جاوین نچھوڑ کر گھر — کہتے ہین کون جاوی تکلیف یون اٹھانے
شہ داول اونکا دادا جو پیر ہیگا بانکا — وہان جھولی پھاوڑ لے حج کو لگے ہین جانے
کپڑے سیاہ کرکر پہنین بجسم ابتر — کر دوم دوم ہر جا الک لگے جگانے
پر زر بھی ہین اگر تو وہان بھیک مانگ کھاوی — اور پھر کندوریان کر بجواوین شادیانے
بدچال عورتین بھی چھٹی کو پوجتی ہین — سیندور و تیل تبی لیجاوین وہان لگانے
چھٹی جو ہیگا پتھر امنگوا کے کالا بکرا — اوسکی کراوین چترا دیکھو یہہ کارخانے
چوٹی کو کھول بھگتن گھومی ہی سر ہلا جب — اولاد اوس سے مانگین سر تک لگے جھکانے
افسوس وائے حسرت کرتے ہین کیسی بدعت — کہلاتے دیندار اور یہہ اونکے کارخانے

محشر مین حال اونکا کیا ہوگا الغیریزو | مین کہ نہین ہون سکتا میرا خدا ہی جانے
ای مشفق و رفیق حافظ کا وعظ سنکر | اسلام پر چلو تم سب چھوڑ دو بہانے

پند سود مند برائے جاہلان

افسوس اے یارو سنو دنیا کا کیسا کار ہی | الفت تو عورت سے رکھین اور باپ سے عار ہی
ماں باپ کو تکلیف دین ہر دم غضب انپر کرین | کچھ خوف حق سے نا ڈرین کیا دل بنا فجار ہی
عورت جو کچھ کہدی ذرا خوش ہو اوسے لاو بجا | گر کچھ کہین ماں باپ تو بولین مجھے تو کار ہی
بلکہ کہین ہو کر خفا جا تا نہین مین جا رے جا | کیا مجھ کو نوکر ہی رکھا یا تو میرا مختار ہی
کوئی چیز جو عورت اگر مانگے تو اسکو زود تر | لاوین بہر فن ڈہونڈھکر جلدی سے بے تکرار ہی
عورت تو کیا عورت کے گر ماں باپ بلاوین اگر | جلدی سے جا دی دوڑ کر پوچھے کہو کیا کار ہی
افسوس ماں باپون سے بھی افضل ہوگئے کیا وہ سبھی | جن سے یہہ عزت ہو گئی اونسے تو یہہ گفتار ہی
کس ناز سے تجھکو بھلا پالا سنبھالا بر بلا | خود آپ نا کھا کر کھلایا تجھکو سو سو بار ہی
ادکم عقل اپنے لڑکپن کو ذرا تو یاد کر | جب طفل تھا کیسا تھا تو اور اب تیرا کیا کار ہی
اوسوقت پر یہہ ساس اور سسر کہان سے پر تے تھا | دہوتے نجاست تھے تیری ماں باپ جب زیبار ہی
قرآن مین ماں باپ کے آداب کا ہیگا بیان | نیچے قدم ماں باپ کے فردوس بے تکرار ہی
ماں باپ کے دلکو اگر جو کوئی دکھاوے بد گہر | اوسکے لیے ہیگی سقر جسمین عذاب اور مار ہی

جسمین رضا ماں باپ کی ہو کام کر حافظ وہی
انکار کر اُس سے نہ تو راحت اگر درکار ہی

یارب تو لہا بیون سے ہم سب کو بچاے | اور اونسے جو ہین اونکے قرین بیٹھنے والے
اور اُنکی کتابون پہ عمل کرتے ہین جو جو | منہہ اونکے قیامت مین جہان مین بھی ہون کالے
حضرت سے ہمارے جنھین کچھہ بغض و حسد ہی | لاریب وہ مذہب سے ہمارے ہین نرالے
اون مرتد و گمراہون سے اللہ رکھے دور | جو صاحب ایمان خدا اونکو سنبھالے

اور دوسری یہہ عرض ہی تجھ سے میرے مالک — اس ملک سے سب جاوین لہابی یہہ نکالے
ایمان سے ہم سب کو جلا مار الٰہی — ہم اپنے کیے کام سبھی تیرے حوالے
مختار ہمارا ہے ہمین اونسے بچا تو — حاکم ہی تو اور ہم ہین مدد چاہنے والے
دجال خلفاؤن نے ہی دھوم مچائی — پڑھکر کسی اوستاد سے دو ایک رسالے
اے مومنو مانگو یہہ دعا حق سے ہمیشہ — اللہ ہمین دام لہابی مین نہ ڈالے
تقلید امامون کی جہولون نے دیا چھوڑ — اور ایک نیا اپنا طریقہ ہین نکالے

حافظ کو بچانے سے ہی عرض ہے ہر دم — اور رد بنا دنیا سے بہ ایمان اٹھالے

غزل مبارکبادی

ہو مبارک تمھین یہہ حق سے مبارکبادی — آپکو دیتے ہین ہم دلسے مبارک بادی
وارثو آؤ بنا اور بنی کو دیکھو — اہل مجلس ہین سبھی دیتے مبارک بادی
یہہ سرانجام خوشی بزم سعادت تمکو — ہو مبارک یہی تم کو ہی مبارکبادی
فضل اللہ سے تم دونو رہو شاد مدام — یہہ دعا اپنی ہی اور یہہ ہی مبارکبادی
ماروسہرا تمھین اور گجری مبارک ہووین — اور شب گشت کی ہر دم ہی مبارکبادی
جو کوئی سنتا ہی اذکار رسوم شادی — شوق سے آتا ہے وہ دینے مبارکبادی
تمکو اللہ مبارک کرے یہہ ساعت و روز — شور یارون نے مچایا ہی مبارکبادی
اے بنے حق سے بنی تمکو مبارک ہووے — دلسے ہر ایک کے یہہ نکلے ہی مبارکبادی
شکر اللہ کرو آج بنے کے پیارو — حق نے یہہ روز دکھایا ہی مبارکبادی
دوستونکو ہی یہہ شادی سے ہمیشہ شادی — دشمنو تم بھی دوخوش ہوکے مبارکبادی
ہے یہہ منظور نظر شعر ہمارا یارو — ہمنے یہہ دل سے سنادی ہی مبارکبادی

دوستو شوق سے آؤ اسے دیکھو سنو — یہہ تو حافظ نے بنایا ہی مبارکبادی

تمت — رباعی — بالخیر

جو پڑھے اسکو کرے مجھ کو دعا ربنا محشر مین ہو اسکا بھلا یا الٰہی راستی پر سب کو رکھ ہی یہہ میری التجا صبح و مسا

یا ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در بحر طویل

ہوئے جب بسوئے سماروان وہ رسول سرور دو جہان
غرض اسکھر یکا سنو بیان تھے رکاب تھام و قترستگان

پس و پیش لاکھون ملایکان باد ب واں تھے کوئی دوان
کبھی جبرئیل بھی خوش و ہان یہہ کہے تمھارا ہین ہر نشان

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

گئے پہلے سماپہ جب وہ رسول سرور خوش لقب
کہا داربان سے آیین تب در چرخ کھولدی با ادب

کہا اوسنے کون ہے کیا سبب کہو کام کیا مجھے زود اب
یہان کون آیا ہی نیم شب کہا ہی نبی شہ عرب

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

گئے پہلے چرخسے جب گذر وہ حبیب خالق ذی قدر
کی ہر ایک سمت کو جو نظر ہی دیکھا آپنے سر بسر

کوئی فرش کر رہا راہ پر کوئی دیکھتا ہی نگاہ کر
کوئی دوڑے آتا ہی شادتر کوئی سب سے کہتا ہی یہہ خبر

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

کہین راہ تکتے خلیل عم کہین خضر سر کو بنائے خم
کہین نوح آدم و نبیہم کہین حورین باندھکے صف بہم

ہین ندائین مارین و مبدم وہ شہ عرب وہ مہ عجم
کہ بیا بیا شہ ذوالکرم یہی کہتی آتی تھین ہر قدم

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

جو ہین پہنچے آپ قریب جا وہ رسول سرور دوسرا مہ و مہر خجل سا ہو گیا وہین سر کو اپنے جھکا لیا
کہون کیا ہین آپسے ماجرا ہوا شور صل علی بپا بخوشی خوشی و بصد دلا وہان ہر فرشتہ یہہ کہہ اٹھا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

ہوے جبکہ داخل لامکان وہ جو راز تھا وہ ہوا عیان کوئی کہتا یہ وہ تھا درمیان کوئی کہتا کچھ نہین تھا وہان
غرض یہہ ہے آپکی خود زبان کہ وہ شعلہ نور کا سا تھا وہان ہوئی اوس سے گفتگو بیگمان یہہ سخن بصدق و یقین ہے ہان

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

جو ہین آئے وہانسے مکان پر وہ رسول سرور بحر و بر کیا بوبکر سے یہہ سب ذکر وہ بچائے آپکو پیشتر
غرض عمر و عثمان علی ہر ہین سجائی بعد ز بوبکر یہی حافظا ہی سخن نشر ہی راویون سے بھی ہی خبر

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

قصیدہ دیگر در بیان معراج

تم ہو سرتاج یا رسول اللہ اہل معراج یا رسول اللہ
آپ کا کون ہی شہا ثانی حق نے کی آپ کی ہی مہمانی
تمکو بلوایا عرش اعظم پر حق تعالی نے ایمیرے سرور
خاتم المرسلین کیا تمکو شافع المذنبین کیا تم کو
ایک شب جبرئیل آدر پر عرض کی ایخدا کے پیغمبر
حکم حق سے یہان ہو مین آیا بعد صلوٰۃ حق نے فرمایا
میرے محبوب سے یہہ کہہ جاکر حق بلاتا ہے تم کو ایسرور

امر حق لے کے در پہ آیا ہون
ساتھہ براق ایک لایا ہون

بزم افلاک گرم ہی ساری
باغ جنت مین بھی ہی تیاری

عرش بھی زیب سے مزین ہے
ہر ملک جا بجا معین ہے

دہوم ہی فرش سے بعرش علی
آج آتا ہے دلبر مولاء

آج آتا ہے آسمان پر وہ
آج آتا ہے لامکان پر وہ

بہر تعظیم تھے کہین موسیٰ
کہین یونس کھڑے تھے اور عیسیٰ

کہین داؤد اور ذبیح اللہ
اور کہین تھے کھڑے خلیل اللہ

کہین ایوب تھے کہین یحییٰ
کہین آدم تھے اور کہین حوا

الغرض تھی مچی وہان یہہ دہوم
آج آتا ہے دلبر قیوم

جب چلے گھر سے سرور عالم
چرخ اول پہ پہنچے جا جسدم

دیکھتے آپ ہین وہان پر کیا
انبیا ہین تمام استادا

مسجد اقصیٰ مین انبیاؤن کی
فخر عالم نے پیشوائی کی

جب گئے آپ چرخ ہفتم پر
کہا جبریل تب جھکا کر سر

یارسول خدا اگر یہان سے
بال بھر مین بڑھون ذرا آگے

میرے جل جائین سارے بال و پر
رہگئے جبرئیل یہہ کہکر

وہان سے آگے کو شافع محشر
نور و ظلمت کے پردہ طی کرکر

جلوہ افزا ہوئے بعرش علیٰ
وہان سے قوسین و قاب پہنچے جا

راز مخفی سے ہو گئے آگاہ
ہان فاوحیٰ سے تب رسول اللہ

نور حق ہو گیا عیان اسدم
ملگئے دونون نور و ہان باہم

کہتے مابین پردہ تھا باقی
کوئی کہتا ہم تھے وہ آپہی

جو جو کہنا تھا اور سننا تھا
کہے آپسمین اور سنے سارا

صلی اللہ علیہ وسلم

چار رکعت نماز وہان پڑھکر | آئے گھر اپنے شافع محشر
حال معراج ہوگیا اب تام | بھیجو صلوٰۃ بر نبی مادام

صدق اور دل سے بارہا حافظ
تو بھی صلوٰۃ پڑھ سدا حافظ

مربع | چرخانامہ | جدید

پہلے کرشکر الحمد للہ | بعد بسم اللہ باسم اللہ
لکھون نعتِ نبی بعد اللہ | ذکر چرخا سنو ہو ہو اللہ
تن کا چرخا عجب ہے نوادر | عاشقون پر یہہ ہے رمز ظاہر
تم بھی ہو جاؤ اب لئے ماہر | پھیر و چرخے کو ہو تنکے طاہر
تنکے چرخے مین تکلا زبان ہے | غور کر دیکھہ لو تو عیان ہے
پھرکی پر جیب اوسکی دہان ہے | اوسکا ہو ہو ہمیشہ بیان ہے
دونون تھم اوسکے یہہ دونو پاہین | اور سرین یہہ بیٹھک کی جاہین
پھسلیان اسکے باتے بجا ہین | ہو ہو اس سے نکلتے صدا ہین
ناک اسمین الفت کی شکل ہے | دونون آنکھو نمین اسکی اصل ہے
جملہ پیچیدہ کلمہ سے کل ہے | اس مین ہو ہو کا رہتا شغل ہے
خلق پرنی مین ہے دمکاتا گا | مال اوسکی رگون کا ہے مالا
بارہا روز شب وہ ہمیشہ | کرتا گردش ہے در ذکر مولا
یہہ جو چرخا بنایا ہے ستار | رمز تن پر کیا اسکو اظہار
ہے یہہ چرخے سے تمکو اگر کار | لو یہہ کانتو کرو اپنا سونسار
آب و آتش ہوا خاک و مٹی | ملکے باہم ہوئے جب ہر ایک جی
حق نے قدرت سے خود اپنے اپہی | کیا تیار اک چرخا کی

جب ہوا پانچ عنصر سے تیار — ربع حرفی رکھا اسم اظہار
دم کا داخل کیا اسمین یہہ تار — پھر جو چھینکا کیا شکر غفار
جو ہے مختار وہ چرخے والا — دیکھو سانچے مین کیا اسکو ڈالا
رنگ اقسام کے اسمین ڈالا — پیلا اوجلا ہرا لال کالا
رنگ پانچونکے ہین پانچ دیکھو — کسی درویش کامل سے پوچھو
کیا ہے اسرار چرخے مین دیکھو — خوب سمجھو اسے اور پھیرو
گنج مخفی کا رستہ کروہا تھہ — آؤ تم پھیر بمنزل اثبات
دیکھو پھر آکے تم رنگ خمسات — پانچ رنگونمین پچیس ہین ذات
اللہ اللہ خدا نے یہہ چرخا — کیسا نادر بنایا مصنفا
رکھا ہر ایک کو موقع سے ہر جا — کیا ہی قدرت کا نادر تماشا
چرخا پیچیدہ ہے پیچون سے — خوب محکم سراپا رگونسے
یارو اسکو بچاؤ ٹھگون سے — دور بھاگو دوائی کے سگون سے
ملکے ساتون بہم ساتھہ سہلیان — ساتھہ محلون سے وہ ساتون نکلیان
آکے وہ ساتون بوڑھیان جوانان — من عرف کی چڑھی سات نیرھیان
آئی پھر وہان پہ ناسوت بیگم — سہیلی جسکی ہے ملکوت بیگم
بعد جبروت لاہوت بیگم — پانچوین آئی ہاہوت بیگم
سہیلیون پہلی ساتون سہلیان — جا بلا لاؤ رنگ بن رنگلیان
پردہ غفلت کا کر دور اس آن — چرخا دو بولو کانتو ہم یہان
جسنے ایمان کی پونجی پایا — تن کا چرخا اوسی نے پھرایا
تار کھینچا نہ توڑا تڑایا — ذکر حق ہو مین چرخا چلایا
چرخا ہشیار بیگم دلائی — درد و غم اس کا سارا بھلائی

دیوانی فانی مرتبہ اسماء الہی مرتبہ صفات خدا عالم اجسام کا

اصل مین ناقص تھا دوسرے نسخہ سے اسکی تکمیل کی گئی

پاس اسرار بیگم بلائی — دل غمخوار اس کا رمائی
بولی مہمان یہان آو بیٹھو — ذکر کرتا ہے کیا چرخا دیکھو
روئی لو عشق وحدت سے پنیجو — حلق پرنی مین پھیر تار کھینچو
دھیان رکھہ اپنا چرخے کے اندر — کاتو باریک تم سوت یکسر
بات شیطان کی سنکے اکثر — تار مت توڑو غصے مین آکر
ٹوٹیگا تم سے یہہ جو کبھی تار — ہونگے اللہ نبی تم سے بیزار
حشر کا روز جب ہوگا اظہار — ہوگی تم پر غضب کی وہان مار
کیا کہون تجھکو کیا ہواری — تار دکھتا نہین تجھکو کیا ری
توڑ مت تار تو اے دکھیاری — چھوڑ غفلت پکڑ ہوشیاری
مت گنوا کھیل مین دن و راتان — اور نہ ہنس ہنسکے دکھلا تو دانتان
دلکو چرخے مین رکھہ کر نہ باتان — کھاؤگی ورنہ کل خوب لاتان
اچھی چیزون کی خواہش ہی کرتی — دل نہ چرخے مین بالکل ہے رکھتی
اب تلک بھی نہین تو سدہرتی — چھوڑ پھوڑ پنا بن تو گرتی
تار کھینچو بہ بسم اللہ بی بی — پیچ دو تم بہ ہو اللہ بی بی
کر کہ محکم بہ الا اللہ بی بی — اس شغل مین رہو اللہ بی بی
رکھہ نہ ابلیس لعنہ کی صحبت — ذکر مین تیرے لاویگا حرکت
مان لے دیکھہ میری نصیحت — ورنہ آخر اٹھاویگی ذلت
صحبت بد نے ہے تجھہ کو گھیرا — دل مین تیرا بھرا ہے اندھیرا
تجھہ کو کیا جانے کیا ہیگا پھیرا — کیون سدا کرتی ہے تیرا میرا
حرف کلمہ کے ہین جملہ بارا — ثانی بارا ہین اولا ہین بارا
پوچھو مرشد سے جا بھید اسکا — ہوگا تم کو خبر حال سارا

دوستو سُن لو یک رمز تانا — کھوٹیان ذکر حق کی جمانا
تار دم حلق پر نی بنانا — گھر نہ تن نے مین کوئی بھولجانا
چوبیس ہزار دم کے ہین کل تار — شب کے بارہ ہزار اسمین ہین تار
تین ہزار ہین گھڑی کے سنو یار — سارے سات ایکسو اسّی اظہار
ساڑے سات ایکسو اسی دیکھو — یہہ اتار وہ چڑاؤ کے سمجھو
گر سمجھہ ہے تو سمجھو عزیزو — ورنہ تم غوطے ناحق نہ کھاؤ
پانچ عنصر کے ہین پانچ پونجان — جملہ پونجی کے پچیس ترکان
تین سو ساٹھہ اسکے ہین پہچان — اور ہر دن کے چوسٹھہ ہین تاران
دیکھو چرخا یہہ کہاں بے بدل ہے — اوسکی ہر شی مین کلمہ کی کل ہے
اسپہ کرتا جو کوئی عمل ہے — اوسپہ بیشک خدا کا فضل ہے
واہ کیا خوب ہی تن کا چرخا — اسمین قدرت کا ہی سب تماشا
ہیگا آدم کا چپ ایک حیلہ — ورنہ رب ہیگا موجود ہر جا
سنکے نام محمد کو اسدم — کہو صلوا علیہ وسلم
آل واصحاب پر انکے ہر دم — سب کہو ملکے صلوٰۃ دایم
سنکے چرخا یہہ نو تازہ تیار — جو کرے گا عمل اوسپہ دیندار
خوش رہیگا دو عالم مین ہر بار — پائیگا حشر مین حق کا دیدار
احمد پاک شاہ اُمم ہے — ہاتھہ مین انکے میری شرم ہے
اونکا حافظ یہہ خاک قدم ہے — لو یہہ چرخا ہوا اب ختم ہے

تمام شد

قصیدہ در بیان طوطا و بجرا

جواب

اللہ اللہ اللہ ھو — اللہ ذوالجلالہ

قصیدہ

قصیدہ

پنجرا خدا نے قدرت سے — کیسی بنایا حکمت سے
پنجرا بنا میرا مولا — طوطے کو اس مین ڈالا
پنجرے کا کیا کرون بیان — عجب خدا کی ہیگی شان
پنجرے کا ہر اک اعضا — رگون سے محکم کر ڈالا
صورت و سیرت مین انسان — نہین بنایا سب یکسان
کئی لباس و زیور سے — اوسے سجا ہے خوش ہو کے
کئی قسم کا کر سنگار — کیا ہے پنجرا بس تیار
بخاطر طوطا دادر — چڑھایا زیور پنجرے پر
کہا خدا نے پھر آدم — کر دیہہ طوطے کو محکم
اوسے بٹھاؤ پنجرے مین — لیجا رکھو بس حجرے مین
وہین جھکا سر کو طوطا — کہا کہ اے میرے مولا
کبھی خدایا ہرگز مین — نہ بیٹھون گا اس پنجرے مین
اندھیرے اس پنجرے مین اب — نہ مجھ کو داخل کر یا رب
اندھیرے پنجرے مین اب یون — ہو کے مقید بیٹھون کیون
کہا خدا نے طوطے سے — بیٹھو اس مین خوش ہو کے
تھوڑے دنون بیٹھو اندر — کرو جہان کی سیر اکثر
تمھین سبھون سے کر ماہر — نکالین گے پھر ہم باہر
بحکم رب آدم طوطا — خوشی سے پنجرے مین بیٹھا
جو آیا طوطا پنجرے مین — ہوا ہے پنجرا خوشی جی مین
لگا ہے طوطا تب اڑنے — وہ سیر عالم کی کرنے

قسم قسم اور کئی کئی بھانت — لگا خوشی سے کرنے بات
طعام پکوا کئی اقسام — ہمیشہ کھاوے صبح و شام
ملائی روغن نان شیر — وہ کھاوے جیسے بڑے امیر
ہمیشہ کھاوے کرے کلول — گئے خدا کو اپنے بھول
کرے نہ پچھلا وہ دن یاد — پکڑ لیجاوے گا صیاد
نہ خوف بلی کا دل پر — کچھ ایسے بنگئے ہین بے ڈر
اسیطرح گذرے کئی برس — رہا نہ دل پر کس کا ترس
قریب پنجرے کے بلی — جب آکے طوطے سے بولی
چلو بہت کی تم نے سیر — تمھاری بس ہی اسمین خیر
یہہ سنکے گل گئے پیر اور ہات — رہی نہ طاقت کرنے بات
اوسیدم اگر بلی دمان — پکڑ لی ڈنڈا کھینچی جان
لگا جو ٹین ٹین کرنے تب — محل سے آئے دوڑے سب
تمام خویش و بھائی یار — لگے ہین رونے زار و زار
جو کوئی آتا پنجرے پاس — الم سے بھرتا ٹھنڈی سانس
کہین یہہ رو رو اسجا سب — رکھین یہہ پنجرا کیونکر اب
گیا جو طوطا دنیا سے — نہ آوین پھر کر اوسجا سے
اگرچہ تھی تم کو الفت — کہان ہو پھر اوسکی رویت
عجب تھا طوطا وہ پیارا — گیا ہے دل کر آوارا
جو خرچے پنجرے پر تھے دام — وہ ہو گئے آخر ناکام
کوئی نہ ایک ساعت پنجرا — مکان مین اپنے ہے رکھتا
اوسے دفن جنگل مین کر — خوشی سے پھر آتے ہین گھر

وہ گل کے پنجر ہوئے دہول | اوسے چڑھاوین ہر دم پھول

کیا ختم حافظ نے اب
پڑھو صلوٰۃ وسلم سب

قصیدہ در زبان زنانی

یہی ریت الفت کی ہے کیا سجن | ہمین چھوڑ جنگل بنائے وطن
سجن مین پکارون کدہر جا تجھے | سجن کسطرح تو ملے گا مجھے
اگر جانتی تو جدا ہوئے گا | کبھی دل لگاتی نہ تجھسے ذرا
ارے کیون سجن ایسا بیدل ہوا | تجھے بات کرنا بھی مشکل ہوا
کدہر جاؤن تجھکو پکارون کہان | سجن تجھ بنا کیسی گذریگی یہان
تیری یاد مین نیند آتی نہین | کسی کی مجھے بات بھاتی نہین
کہان جاکے تجھ کو پکارون سجن | سجن اور سجن او پیارے سجن
کدہر جاؤن بیٹھون کہان دل جلی | سجن بن میرے دل کو ہے بیکلی
ملاؤ سجن کو کوئی مجھسے لا | وگرنہ مجھے آب سم دو پلا
سجن کیسا مجھ کو گیا داغ دے | گیا دل کا سب میرے آرام لے
سجن کسطرح تجھ کو بھولون بھلا | چلو کوئی سجن سے مجھے دو ملا
جدائی مین تیری او پیارے سجن | دیوانی ہوئی ہون مین از جان و تن
سجن تجھسے تو تھا بھروسا بڑا | کہ مجھ سے نہو گا کبھی تو جدا
الٰہی ہوا کیا میرا حال ہے | کہ غم سے بنا حال پامال ہے
الٰہی یہہ کیا ماجرا ہو گیا | سجن مجھ سے میرا جدا ہو گیا
ملے گا کہان مجھ کو ایسا سجن | سجن بن نہین دل کو چین و امن
سجن مجھ سے کیون بات کرتا نہین | سجن کیون میرا ساتھ کرتا نہین

سجن عمر کی تیری ڈوری ٹوٹی — کمائی میری آج ساری لٹی
الٰہی یہہ کر عرض میری قبول — گنہ بخش ہم سب کے بہر رسول
تو غفار ہے ہم گنہگار ہین — ہمین بخش ہم مین بسا عار ہین
کیا یہان سے حافظ نے شکو تمام — نبی پر پڑھو سب درود و سلام

معجزہ حضرت صالح نبی علیہ السلام کا معہ اونٹنی و بچہ کے

حافظ کمتر قلم جلدی اوٹھا — حمد کے لکھہ بعد نعت مصطفیٰ
مشک و عنبر سے زبان دہو پیشتر — معجزہ صالح کا پھر لکھہ خوب تر
لکھتا ہی یون راوی شیرین بان — بلکہ قرآن مین بھی ہے آیا بیان
اپنے پیغمبر کے پہلے سر بسر — حضرت صالح نبی تھے ایک شر
پاک طینت نیک خصلت پارسا — نام صالح تھا مبارک آپکا
ایکدن کا یہہ ہے یارو ماجرا — کافرون نے مصلحت کر یون کہا
حضرت صالح سے سب چلکے وہان — معجزہ کوئی طلب کیجئے وہان
نکلے یہہ کر کے ارادہ سب نے سب — آئے خدمت مین بہم خوش ہو تب
اور کہے یون عرض اگر یا نبی — معجزہ ایک ہمکو دکھلا دو ابھی
یعنے اس پتھر سیاہ و سخت سے — اونٹنی ایک زندہ ظاہر کیجئے
اونٹنی پیدا ہو جسدم سنگ سے — پیدا ہوتے ہی وہ ایک بچہ جنے
جب یہہ حضرت نے سنے انکا کلام — ہاتھہ سوئے رب اوٹھا ہو شاد کام
یون کہے یا عجزای میرے خدا — کیا کہون تو حال سب ہے جانتا
اونٹنی پتھر سے ایصاحب عقول — کر دے پیدا عرض کر میری قبول
ہاتف غیبی سے یہہ آئی ندا — جا تیری مقبول کی ہے نے دعا
قدرت حق سے وہ سنگ سخت تر — شق ہوا اور اونٹنی ہوئی مشتہر

پیدا ہوتے ہی وہ بچہ بھی جنی — دیکھی سب نے قدرت رب الغنی
آب سنو تازی حکایت دوسری — گوش اور دل سے ذرا تم ای اخی
اوس شہر مین چشمہ تھا ایک خوش رون — پیتے تھے آب اُسکا سب خورد و کلان
ایکدن ایک فاحشہ عورت وہان — یون لگی کرنے کے تین آکر بیان
ای جوانو مجھ سے گر رکھتے ہو کام — تو میری اک بات سن لو تم تمام
پانی چشمہ مین نہین باقی رہا — تشنگی سے ہر بشر ہے مر رہا
صالحا کی اونٹنی سارا تمام — پانی پی جاتی ہے آکر لا کلام
صالحا کی ہے وہ جو کہ اونٹنی — تم کرو جاکر قتل اسکو ابھی
تشنگی سے مر رہے ہین جانور — کیا چرند اور کیا پرند اور کیا بشر
اونٹنی کو پہلے جا کر مار لو — عیش و عشرت بعد تم مجھسے کرو
راوی لکھتا ہی کہ وہ تھے دو بشر — نام سے اونکے ہوا مین بے خبر
سُنکے اوس عورت کا دونون نے کلام — تیغ لیکر نکلے وہان سے وہ انام
جاکے جنگل مین اوسے قابو مین لا — اونٹنی کے تین وہین زخمی کیا
اونٹنی ہوتے ہی زخمی بے شبہا — حق نے قدرت سے اٹھا اسکو لیا
حیرتا ان دونون شخصون نے ذرا — کچھ نہ کانپے دل مین از خوف خدا
اونٹنی کا الغرض بچہ جو تھا — آیا حضرت کے قرین تب دوڑتا
اوسگھڑی مسجد مین حضرت صالحا — بیٹھے تھے سجدہ مین سر اپنا جھکا
دیکے وہان آواز اس بچے نے تین — ہو گیا دنیا سے رخصت بالیقین
دیکھے حضرت صالحا نے جب یہہ راز — یون کہے خالق سے ای بندہ نواز
یا الٰہی شہر یہہ ویران کر — سبکو آفت مین پھنسا حیران کر
الغرض مقبول کر حق نے دعا — شہر ویران دم مین وہ سب کر دیا

ہوگئے وہ خوار و خستہ سب تمام | کوئی نہیں باقی رہا اسجا انام

اللہم صلّ وسلّم | معجزہ حافظ یہان سے کر ختم | وبارک علی محمدؐ
بھیج حضرتؐ پر درود دین و مبدم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ربّنا یا ربّنا یا ربّنا | استجب ہذا دعائی ربّنا

پُر خطا ہون یا الٰہ العالمین | رحم کر از بہر ختم المرسلین

سخت مجرم ہون الٰہی لطف کر | چھوڑ کر جاؤن کہان مین تیرا در

جز تیرے کوئی نہین حاجت روا | ہے غفور الرّاحمین تو ہے بجا

مجھ سے ہوئی کچھ بھی نہ تیری بندگی | ہے اسی سے بس مجھے شرمندگی

جز گنا ہونگے نہین کچھ میرے پاس | مغفرت کی رہنا ہے تجھ سے آس

عمر اپنی معصیت مین ہون کھو دیا | حسرتا واحسرتا واحسرتا

آؤن مین کس منہ سے تیرے روبرو | ہائے کیا مین نے گمائی آبرو

ربّنا جو کچھ کیا ہون خیر و شر | تجھ کو ہے ہر ذرّہ ذرّہ کی خبر

تو میرا مالک ہے اور مختار ہے | تو جو چاہے سو کرے ستار ہے

اب طفیل حضرتِ خیر الورّا | کر عفو جو کچھ کیا ہو نمین خطا

دونون عالم مین مجھے رکھہ سرخرو | اور دنیا سے اٹھا با آبرو

اور بوقتِ نزع کلمہ از زبان | نکلے میرے یا الٰہی ہر زمان

ہو نہ میری تنگ اور تاریک گور | ہو نکیر و نکا نہ مجھپر زور و شور

حشر مین پاؤن لوائے احمدی | ہووے مجھپر اتنا لطفِ ایزدی

اور ترا دیدار بھی ہووے نصیب | ربّنا میری دعا ہو یہہ مجیب

نارِ دوزخ سے الٰہی دے پناہ | کر نہ عصیان پر ثواب میرے نگاہ

باغ جنت کی مجھے دکھلا فضا
ربّنا تجھ سے یہی ہے التجا

ہو شفاعت مصطفے کی بھی نصیب
اور رہون خدمت مین حضر کے قریب

اور جو مین نے نعت احمد مین لکھے
سب پڑہون خوش ہو کے تیری سامنے

یہہ دعا حافظ کی یارب کر قبول
بہر حسنینؓ اور از بہر بتولؓ

اور کر دونمین دوسری یہہ التجا
روبرو تیرے الٰہی سر جہکا

مجھ کو ایمان سے جلا اور مار تو
مشر کو نسا کر نہ مجھ کو خوار تو

شرک و بدعت سے الٰہی دور رکھہ
عشق مین تیرے سدا مسرور رکھہ

مومنو نکو یا خدا منصور کر
کافرونکو جا بجا مجبور کر

ای میرے رزاق دیگر ہی دعا
غیب سے روزی مجھے تو کر عطا

اور اپنی ذات والا کے سوا
غیر کا محتاج مت کر یا خدا

اور روزی مین ترقی میری دے
چار یارانِ پیمبرؐ کے لئے

مستجب حافظ کی فرمایہہ دعا
ربّنا یا ربّنا یا ربّنا

قصیدہ بیچ تعریف کالی مسجد کے جو کہ کلیانی و بھیمڑی مین مشہور ہے

شہر کلیانی جو ہے یار و نشر
کالی مسجد ہی وہان اک خوبتر

ہین کئی اقسام کے اس مین ہنر
جال سازی کار ہی ہر سمت پر

ہی ہر اک محراب پر نقش و نگار
ہر گ و گل بوٹے سے ہر اک نو بہار

گر بہ نظر غور دیکھو خوب تر
نقش ہو جاتا ہی اسکا کالنجر

ہی عجب پختہ عمارت اور کام
سنگ تو کیا آبگینہ ہے تمام

خوش وضع خوشطرز خوشتر سب تمام
نقش ہر اک دل کو ہی مرغوب تام

سرو سے دو تھم بھی خوش عنوان ہین — سب نوادر نقش ہین شایان ہین
دیکھکر جسکو سبھی حیران ہین — مرحبا کیا خوب پختہ ہے ہنر
ہر کمانین کم نہین از کہکشان — مثل خم محراب ابرو بیگمان
خانۂ رب ہو تو ایسا ہی ہو ہان — مدح خوان جسکے ہون سب جن و بشر
ہان بجائے فرش سجادہ ہی فرش — لو مصلیو تمھین ہے پیش کش
زود دو ڑواب کرو پنج دشش — طاعت حق مین جھکاؤ اپنا سر
صنعتی ہو کار تو اس طور ہو — صانعونکو ہو تو ایسا غور ہو
کر زیادہ کچھ لکھون تو اور ہو — اسلئے کرنا ہے بہتر مختصر
دیکھلو کیسی فضا کی ہی وہ جا — خوشنما تالاب ہے لہرا رہا
کیا مصفا آب ہے صد مرحبا — ہیگی جسمین لذت شیر و شکر
رونق مسجد ہی اس تالاب سے — آبیاری آگئی اوس آب سے
ہے شروع تالاب اول باب سے — ہے وسیع و طول بیحد ہر قدر
مقبرہ ہی مثل اک بارہ دری — اسمین بھی ہے خوب ہے کاراگری
اسکے ہین نواب بانی ای اخی — ہین اسمین آپ لیٹے سر بسر
معتبر نواب خان از اسم ہان — مشتہر آفاق مین ہین بیگمان
اونکی دختر بھی ہی اک لیٹی وہان — نام سارا بی ہی بس اسکا نشر
اُدخلی جنتی اے مہربان — اونکی ہی تاریخ ہجری بیگمان
یعنے گیارہ سو کے اوپر آٹھ جان — ہے سنہ ہجری مقرر ہی خبر
قبلہ روانکے ہین ایک کامل ولی — مشتہر ہینگے غلامان علیؑ
صاحب کاشف ہین اور روشن جلی — ہی کرامت اونکی ایک مشہور تر
یعنے ایکدن ایعزیز و دیکھئے — شیر کئی آئے زیارت کے لئے

ملکے آپس مین وہان سب شوق سے — طوف کرنے کو لگے اسجائے پر
کہتے ہین سب لوگ انسے خوف کھا — بے تحاشا وہان سے بھاگے جان بچا
پڑ گیا خورد و کلان مین زلزلہ — حال اپنے سے ہوے سب بیخبر
الغرض ایک پیر کا خوشخصال — یہہ خبر سن آئے او بجانیک فال
عنبر و پھول و عطر دے زود حال — کر دیا او نکو روانہ زود تر
حافظ کمتر بھی آیا از نگر — اے ولی ما تمھارے در اوپر
اسکو بھی کچھہ رمز سے کر دو خبر — تا رہے پر فیض قبلہ سر بسر

آغاز مخزن القصاید بر فوائد خاص و عام در نعت شفیع الانام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم اجمعین

رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ بارہوین تاریخ ماہ جمادی الآخر شب جمعہ کو آپکے والد بزرگوار سے نور مبارک منتقل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کو تفویض ہوا راوی لکھتا ہی کہ اُس رات کو درگاہ ذو الجلال و الکمال سے حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو با انوار اقدس منور کرے اور رضوان جنت دروازہ بہشت برین کے کشادہ کر کر ہمارے محبوب کی آمد کا مژدہ پہنچاوے تاکہ ہر ایک درخت و ہر ایک ڈالی و ہر ایک پتا و ہر ایک پھول سلام کرنے کو جھک جاوے مالک دوزخ دروازہ دوزخ بند کر کے قفل لگاوے کیونکہ آج کی رات ہماری رحمت و شفقت محمد کی امت پر بہت ہے آج ہمارا حبیب باپکی پشت سے مان کے رحم مین آتا ہے جس کی خوشی سے تمام ملایکون کی زبان پر مبارکباد ہی پھر حکم ہوا ای جبرئیل جا اور ایک علم سبز محمدی فردوس سے لیکر خانہ کعبہ پر استادہ کر اور اہل زمین کو مبارکبادی دے کہ آج کی رات نور محمدی باپ کی پشت سے مان کے رحم مین قرار پایا ہی خوش ہوای امتان محمد اللہ تعالی نے ایسا پیغمبر تم کو

عنایت کیا ہی قسمت اوس شخص کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے اور کلمۂ پاک سے مشرف
ہوکر شرف حاصل کرے اللھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

کس سے حمدِ خدا بیان ہووے ہر سر مو اگر زبان ہووے وحدہ لاشریک یکتا ہی جسکا احکام کن فکا ہووے

قصیدہ

مومنو اپنا پیشوا آیا مژدہ ہو فخرِ انبیا آیا
شاد ہو شاہ دوسرا آیا للہ الحمد مصطفیٰ آیا
ظلمتِ کفر ایک لخت سبھی دور اب ہوگا از طفیل نبیؐ
پر ضیا ہوگا دین مصطفویؐ حق کی جانب سے رہنما آیا
اشرف الخلق سرورِ عالم شافع دوجہان ذو الاکرم
خاتم المرسلین وشاہِ اُمم خاص محبوب کبریا آیا
شکر اللہ کا کرو یارو نار دوزخ سے اب نہ گھبراؤ
غم کسی بات کا نہ فرماؤ اپنا غمخوار و دلربا آیا
سنکے تم مولدِ نبیؐ اسدم شادی ای مومنو کرو ہردم
روز و شب اب رہو سدا اُحرم دوستو دافع البلا آیا
بہترین پیمبران حافظ ہے نبیؐ اپنا بیگمان حافظ
بلکہ سالارِ دوجہان حافظ مرحبا رحمتِ خدا آیا

نثر

روای لکھتا ہی کہ جسوقت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ معلوم ہوا اور بہ سبب تنہائی
کے گھبرانے لگین اور کہین افسوس اسوقت کوئی میرے نزدیک نہین اگر عبد المناف کی بیٹیان
ہوتین تو خوب ہوتا اتنے مین کیا دیکھتی ہی کہ کئی عورتین حسین و خوبصورت آئین کہ

بسا

جسکے دیکھنے سے کچھہ میرے دلکو تسکین ہوا مین نے پوچھا تم کون ہو انھون نے کہا ہم بیٹیان
عبد المناف کی ہین اور چند حورین بہشت سے لیکر آئی ہین مین یہہ سنکر بہت
خوش ہوئی آمنہ فرماتی ہین کہ وقت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آواز مین
نے ایسا دہشت ناک سنی کہ جسکے سنتے سے مین گھبرا گئی اور ڈری اوتنے مین ناگاہ ایک
مرغ سفید آیا اور اسنے اپنے پر میرے سر اور سینے پر ملے او سیدم خوف و خطر مجھہ
سے دور ہوا الغرض بارہوین ربیع الاول شب دوشنبہ صبح صادق کیوقت آفتاب
سعادت برج اقبال سے طلوع ہوا یعنے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
جمال جہان آرا سے فرش خاک کو منور خوشبو سے معطر فرمایا او سیدم سرور دوجہان
تولد ہوئے اب مسلمانون کو لازم ہی کہ یہہ قصیدہ برائے تعظیم کھڑے ہوکر پڑھین

اللھم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

اٹھو مومنو بہر تعظیم سب	تولد ہوئے بادشاہ عرب
تولد ہوئے سرور دوجہان	تولد ہوئے بادشاہ زمان
تولد ہوئے آج شمس الضحیٰ	تولد ہوئے آج بدر الدجیٰ
تولد ہوئے آج ماہ کرم	تولد ہوئے شاہ عرب و عجم
تولد ہوئے رحمت العالمین	تولد ہوئے شافع المذنبین
تولد ہوئے ماہ جود و عطا	تولد ہوئے فیض شاہ و گدا
تولد ہوئے حامی امتان	تولد ہوئے شاہ کون و مکان
تولد ہوئے خواجۂ دوسرا	تولد ہوئے دین کے پیشوا
تولد ہوئے آج فخر بشر	تولد ہوئے سرور بحر و بر
تولد ہوئے آج محبوب حق	تمامی بتون کا ہوا سینہ شق
تولد ہوئے مقتدائے زمان	تولد ہوئے خاتم مرسلان

شفیع دو عالم تولد ہوئے | رسول مکرم تولد ہوئے

تولد ہوئے اشرف الانبیا
تولد ہوئے حافظ دوسرا

نثر

کہتے ہین کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپنے اپنی پیشانی روشن اوپر زمین کے رکھی اور سجدہ کیا اور انگلی شہادت کی آسمان کیطرف اٹھائی اور امت عاصی کی مغفرت چاہی اوسیدم ہاتف غیب سے یہہ آواز آئی اِشْهَدْ وَايَا مَدَائِكَتِي اِنَّ حَبِيْبِي لَا يَنْسٰى اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَكَيْفَ يَنْسَاهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے شاہد رہو ای فرشتو میرے کہ میرے دوست نے وقت ولادت امت کو نہ بھولا تو قیامت کے دن کیونکر بھولیگا اسیواسطے اپکی شان مین وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ آیا ہے آمنہؓ فرماتی ہین کہ بعد تھوڑی عرصہ کے آسمان سے ایک ابر سفید آیا اور حضرت کو میری گود سے اوٹھالے گیا پھر ایک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک چارون سمت عالم مین پھراؤ اور اونکا جمال جہان آرا دکھاؤ تاکہ تمام مخلوق اپکی صورت سے واقف ہووے پھر فرماتی ہین کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس شب کو میرے مکان مین چراغ نتھا مگر ایک نور مجھہ کو ایسا دکھائی دیا کہ اوسکی روشنی سے مجھے ملک شام کے محل نظر آئے بعد اوسکے کچھہ عورتین آئین مین نے اونھین دیکھہ کر پوچھا تم کون ہو انھون نے جواب دیا ای آمنہؓ ہمسے ڈرمت خوف مت کھا ایک نے انمین سے کہی مین حوّا ام المومنین ہون دوسری نے کہی مین سارا اسحاق کی مان ہون تیسری نے کہی مین ہاجرہؓ ہون چوتھی نے کہی مین آسیہ ہون یہہ کہکر انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود مین لیا اور نہلا کر بہشتی لباس پہنا کر میری گود مین لا دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسیوقت سر مبارک اپنا

سجدہ مین رکھا اور یہہ کہا	جواب	اللہم صل وسلم وبارک علیہ
بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ		حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

قصیدہ

فرمائے یہہ خیر الورا یارب ہب لی اُمتی	سر اپنا سجدہ مین جھکا یارب ہب لی اُمتی
اُمت کو میری بخشدے یارب تو میرے واسطے	کوئی نہین ہی جز ترے یارب ہب لی اُمتی
تو پاک ہے سب سے بری ہمسر نہین تیرا کوئی	تو لم یلد ہی آپہی یارب ہب لی اُمتی
تو قاضی الحاجات ہے تو رافع الدرجات ہے	تو مستمع دعوات ہے یارب ہب لی اُمتی
حاضر ہی تو ناظر ہی تو ناصر ہی تو قادر ہی تو	اول ہی تو آخر ہی تو یارب ہب لی اُمتی
ستار تیرا نام ہی مختار تیرا نام ہے	غفار تیرا نام ہے یارب ہب لی اُمتی
حافظ ہی اور رزاق تو ہم سب کا ای خلاق تو	کر ہمیشہ اشفاق تو یارب ہب لی اُمتی

نثر

آمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے مین نے تین شخصونکو دیکھا کہ ایک کے ہاتھہ مین آفتابہ نقرہ کا دوسرے کے ہاتھہ مین طشت زمرد کا تیسرے کے ہاتھہ مین سفید ریشم کا کپڑا میری گود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا اور اس طشت مین بٹھلایا اور سات بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور ایک انگوٹھی نکالی اور دونون مونڈھونکے بیچ مین اس خاتم سے مہر نبوت کردی اور آہستہ سے اس شخص نے چند باتین آپکو تلقین کین وہ باتین میری سمجھہ مین کچھہ نہ آئین پھر دوسرے شخص نے آنکھونکو اونکی بوسہ دیکر کہا خوشخبری ہو تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے تمکو علم لدنی بخشا یعنے علم اولین وآخرین ظاہری وباطنی آپکو عنایت فرمایا اور بشارت ہووے تمکو کہ اللہ تعالی نے آپکو سب پیغمبرون سے علم وحلم زیادہ بخشا اور بہترین پیغمبر بنایا راوی بیان کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تولد ہوئے اوسوقت جتنے بت پرست

روئے زمین پر تھے ایک رات اور ایکدن سب کے سب گنگ ہی اور چودہ کنگرے محل سے
نوشیروان کے گر گئے یک بیک محل مین لرزہ آگیا اور آتشکدۂ فارس جو مدتون سے روشن
تھا بجھ گیا اور جتنے بت سر زمین پر تھے سب کے سب اوندھے سر زمین پر گر گئے پھر ایک شخص
آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مین بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تمکو یا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جواب پر ایمان لائیگا بیشک وہ تمھاری امت کے زمرہ مین داخل ہو گا عذاب
دوزخ سے رہائی پاویگا الٰہی ہم گنہگارونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت نصیب کر
تیری اور تیرے حبیب پاک کی پیروی عنایت کر آمین آمین یا رب العالمین اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

سلطان دو جہان کی محبت نصیب کر — یارب تیرے حبیب کی خدمت نصیب کر
یارب مین تجھ سے دولت و زر چاہتا نہین — مجھ کو رسول پاک کی رویت نصیب کر
بے چین ہجر مین ہی دل زار الغیاث — مجھ کو مدینہ پاک کی قربت نصیب کر
یارب یہی ہی صبح و مسا میری آرزو — محشر مین مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کر
عاجز ہون بے نوا ہون سراپا ہون پر خطا — مجھکو شفیع حشر کی رحمت نصیب کر
یثرب کے دیکھنے کی ہمیشہ ہے آرزو — یارب دکھا دی پھر مجھے دولت نصیب کر
پہنچا کسیطرح سے مدینہ مین اب مجھے — اتنی میری الٰہی مسرت نصیب کر
دے ایسا شوق نعت ہی لکھتے رہون سدا — بار الٰہ اتنی ہدایت نصیب کر

یارب یہی ہی حافظ کمتر کی آرزو
ہر دم رسول پاک کی مدحت نصیب کر

قصیدہ در بیان یہودی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہی کہ ملک شام مین ایک یہودی رہتا تھا وہ یہودی علم توریت مین بڑا قابل و فاضل تھا

کہتے ہین شنبہ کے روز توریت پڑہنے مین مشغول تھا کہ اوسنے توریت مین نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چار مقام مین لکھا دیکھا تب مارے عداوت کے اوسنے اون ورقونکو نکالکر آگ مین جلادیا پھر دوسرے روز وہی نام مبارک آٹھ جائے پر لکھا پایا تب بھی مارے عداوت اور بغض کے اوسنے اون ورقونکو نکالکر آگ مین جلادیا تیسرے مرتبہ بھی اوسنے اور اوسی مقام پر نام نامی زیادہ لکھے دیکھا تب وہ شخص نہایت حیران ہوا اور کہا یا اللہ یہہ کیا ماجرا ہی اور یہہ کسکا نام ہی کہ مین نے اِس نام اقدس کو تین مرتبہ توریت سے نکالکر آگ مین جلادیا پھر اور وہی نام نامی زیادہ لکھا پایا اگر ایسا ہی ہو تو اس نام اقدس سے تمام توریت بھر جائیگی یہہ خیال مین تھا کہ یکایک اوسکے دلمین اوس نام پاک سے محبّت پیدا ہوئی اور مشتاق زیارت ہوکر رات دن منزلین طے کرتا ہوا مدینہ منورہ مین جا پہنچا تو اول حضرت سلمان فارسیؓ سے ملاقات ہوئی اوس یہودی نے جانا کہ شاید یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ سمجھکر نہایت ادب سے سر جھکاکر

یہہ سلام کہا اللّٰھم صلّ وسلّم **قصیدہ** وبارک علی محمّد

یا حبیبِ خدا اسلام علیک — یا نبیِ الورا اسلام علیک
نام نامی عجب تمہارا ہے — مصطفےٰ مجتبیٰ سلام علیک
آپ لاریب و شک ہو یا احمدؐ — اشرف الانبیا سلام علیک
تم رسولِ خدا ہو شاہا یقین — نورِ ذاتِ خدا اسلام علیک
آپ شاہِ اُمم ہو شاہِ زمان — مرحبا مرحبا سلام علیک
آپ کو بالیقین خدا نے کیا — فیضِ شاہ و گدا اسلام علیک
حق نے تمکو کیا ہے یا احمدؐ — خاتم الانبیا سلام علیک
کوئی تمسا ہوا نہ ہووے گا — سرورِ دوسرا اسلام علیک
حافظا بے نوا کو محشر مین — اپنا دو آسرا اسلام علیک

نثر

حضرت سلمانؓ نے دلمین سوچاکہ شاید یہہ شخص کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی شاید ملاقات کے لئے آیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو انتقال فرماکر آج تین روز ہوئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا حال اس شخص سے ظاہر کرتا ہون تو یہہ شخص آزردہ ہوجاتا ہے بہتر ہی کہ اسکو یاران حضرت کے قریب لے چلئے یہہ سوچکر اوس شخص سے سلمان نے یہہ کہا

قصیدہ

اللہم صل وسلم وبارک علیہ

ای شخص مین نبی ہون نہ شاہِ انام ہون — لیکن رسول پاک کا بیشک غلام ہون
خدام مصطفےٰ ہون یہی میرا کام ہے — مشہور خلق مین مین بہ سلمانؔ نام ہون
خدمت مین دلسے رہتا ہون خیر الانام کی — کرتا مین جان و دلسے پیمبر کا کام ہون
نام نبی پہ شوق سے اور جان و دلسے بس — پڑھتا درود صبح سے تا بہ شام ہون
منظور تجھکو گر ہے وصالِ محمدی — چل تیرا شوق و ذوق سے کردیتا کام ہون
یاران مصطفیٰ سے ملاتا ہون مین تجھے — کرتا یہہ کام چلکے تیرا لا کلام ہون

حافظ اونھین کے نام کا ہون روز و شب ردا
عاشق اونھین کی ذات کا بس مین مدام ہون

نثر

یہہ کہکر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اوس یہودی کو اپنے ہمراہ لیکر مسجد نبوی مین آئے اور اوسجائے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غم مین ملول و محزون بیٹھے تھے وہ یہودی زیارت رسول خدا کا شوق نہایت رکھتا تھا سو جان سے مشتاق تھا حضرت علی شیر خدا رضؓ کو سمجھا کہ شاید یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ سمجھ کر نہایت عجز و انکساری سے یہہ کہا اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

یا نبی اللہ علیکم الصلوٰۃ و السلام — یا حبیب اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
تم حبیب حق ہو بیشک اور رسول کبریا — یا رسول اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
تم کو سب پیغمبرون کی حق نے بخشی سروری — یا نبی بیشک علیکم الصلوٰۃ والسلام
آیت لولاک نازل ہی تمھاری شان مین — اور کلام اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام
آپکے کیا ہی مبارک نام ہین صلِ علیٰ — احمد و امجد علیکم الصلوٰۃ والسلام
یا نبی لاریب و شک تم کو کیا اللہ نے — شافع محشر علیکم الصلوٰۃ والسلام
پیشوائے انبیا والامر اتب آپ ہو — سرور عالم علیکم الصلوٰۃ والسلام

حافظ کمتر کی جانب سے بھی ہر دم بعید
پہنچے یا احمد علیکم الصلوٰۃ والسلام

نثر

جسوقت نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا تمام اصحاب بے اختیار رونے لگے الغرض اوس یہودی سے حضرت علی مرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے پوچھا ای شخص تو کون ہے جو ہماری مصیبت تازہ کرتا ہی اور زخم دل پر نمک چھڑکتا ہی آج تین روز ہوئے کہ وہ نبی آخر الزمان و وہ شفیع الانس و جان وہ ہمارے سردار سید الابرار نے اس دنیائے دون سے رحلت فرمائی قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ وہ یہودی یہہ بات سنتے ہی بے ہوش ہوکر گر پڑا اور اپنا سر ٹیک رو رو کر یہہ کہنے لگا — اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

دیکھا نہ جمال تہ ابرار صد افسوس — محروم رہا وائے زدیدار صد افسوس
ضایع سفر ای کاش یہہ اب ہو گیا میرا — حاصل نہوئی دولت دیدار صد افسوس
ہیہات رہی دل ہی کی امید دل ہی مین — محنت یہہ گئی مفت ہی بیکار صد افسوس

ہاتھہ آتی اگر دولتِ دیدار محمد | جان اپنی فدا کرتا مین سو بار صد افسوس
یا شاہ مین کس شوق سے آیا تھا ولیکن | مجھہ کو نہوا آپکا دیدار صد افسوس
کر دیتا تصدق یہہ مین سو جان سے میر جان | گر دیکھتا مین آپ کو ایکبار صد افسوس
تا مرگ یہی دل مین میرے رہگئی امید | کہتا ہی رہونگا مین یہہ ہر بار صد افسوس

افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس
حافظ میری محنت ہوئی بیکار صد افسوس

نثر

الغرض وہ یہودی نہایت گریہ وزاری کرنے لگا اور فراق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اپنا سر پیٹ کر کہنے لگا واحسرتا قد ضاع سفری یا لیتنی لم تلدنی امی بعد اوسکے کہا یا علی آنسرور عالم کا کوئی لباس متبرک منگاؤ تاکہ اوسکی خوشبو سے میری دل کو تسکین حاصل ہو تب حضرت امیر المومنین علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی کو جناب فاطمہ زہرا بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین بھیجا کہ لباس سی آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لاوے تب سلمان وہان سے روانہ ہوکے حجرۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نزدیک آئے اور حجرہ کی زنجیر ہلائی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا یتیمون کے دروازے پر اسوقت کون آیا ہی سلمان نے عرض کی یا بنت رسول اللہ مین سلمان خادم آستانہ اہل بیت ہون حضرت علی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک طلب کیا ہی آپ مجھکو جلد عنایت فرمائیے یہہ سنکر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رو رو کر یہہ کہا

اللہم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علیہ

میرے بابا سا کون دون ہی بشر | پہنے جو یہہ لباس آنسرور
کون ایسا ہی ذی شرف انسان | کون ایسا بشر ہے عالی وقر
کون اس پیرہن کے ہی شایان | کسکو اس پیرہن کی ہیگی قدر

کوئی

کوئی کیا اس کا مرتبہ جانے | کسکو کیا اسکی بھائیجان ہے خبر
اسکو کسواسطے کیا ہے طلب | بھائی سلمان مجھکو کر اظہر
کون عاشق ہے میرے بابا کا | کون شیدا ہے میرے بابا پر

بہر حافظ سنا بیان مجھکو
جلد اس حال سے مجھے دے خبر

نثر

الغرض وہ پیرہن مبارک سلمان نے مسجد مین لائے تمام صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ پیرہن مبارک جس مین سات پیوند جابجا مختلف لگے تھے دیکھکر بہت روئے یہودی اوسکی خوشبو سونگتا اور آنکھون سے لگاتا اور بار بار یہہ کہتا وجہی فداک علی طیبک یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل و جان اس خوشبو پر قربان افسوس یہہ مشتاق دولت زیارت سے محروم رہا یہہ کہتا اور روتا ہوا حضرت علی شیر خدا کے ساتھہ مرقد انور کے نزدیک آیا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور کہا یا اللہ اگر تو نے میرا اسلام قبول کیا ہو تو اسید ہم مجھے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بلا یہہ کہتے ہوئے دنیائے دون سے روانہ ملک بقا ہوا قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اللہم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

یارب صل علی محمد شفیعنا فوقنا الہزاری به الٰہی اجب دعائی انی منادی باضطراری

قصیدہ

یہودی بچارا ہوکے مضطر فراق احمد مین رو رو اکثر
بصدق کلمہ تمام پڑھہ کر گیا ہی جنت مین ہوکے خوشتر
وہ ایسا عاشق تھا مصطفےٰ کا کہ چھوڑ کر ملک و مال سارا

بشوقِ دیدار چلکے آیا ولے نہ پایا رخ منوّر
فراقِ احمد کا سب کو غم تھا ہر ایک اس غم سے پر الم تھا
ملول و محزون و چشم نم تھا کرے تھا بر یا ہر ایک محشر
یہہ رو رو کہتے تھے سب صحابان ہمارا سردار شاہِ شاہان
ہوا ہے زیرِ زمین پنہان اسیکا غم ہمکو ہیگا اکثر
ہمیشہ ہر صبح و شام یارو پڑھو درود و سلام یارو
نہ بھولو ہرگز یہہ کام یارو ملے گی جنت مین جائے خوشتر
نبی کا ہیگا غلام حافظ بجان و دل لا کلام حافظ
اونھین کا لیتا ہے نام حافظ اونھین کا عاشق ہی ویسے اکثر

قصیدہ ہرنی و یہود در نعت آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہی کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے کہین باہر تشریف لیجاتے تھے اثنائے راہ مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک ہرنی کسی یہودی شقی بدبخت کے در پر بندھی ہوئی زار زار رو رو اشک روان کر رہی ہی آپ کو اس ہرنی کی گریہ وزاری پر رحم آیا کھڑے ہوکر پوچھا ای ہرنی یہہ کیا ماجرا ہی کس لئے تو اس یہود بدبخت کے در پر بندھی ہوئی آہ و فغان کرتی ہی پروردگار عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے ہرنی کو گویا کیا تب اس ہرنی حال حزین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حال نظم مین اسطرح

بیان کی اور کہی	جواب

اللھم صلّ وسلم وبارک علیہ

یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا سَامِعَ دُعَانَا	فِی یَوْمِ غَدٍ مِنْہُ لَنَا الْاَمْوَلَانَا

قصیدہ

احوال میرا سنئے ذرا سرور عالم	کہتی ہون سبھی حال مین اپنا تمھین اسدم

محبوب خدا آپ ہو اور صاحب لولاک
ہی اسلئے فریاد میری آپ سے اسدم

حضرت نے کہا جلد بیان کر تیرا مقصد
برلاویگا حاجت تیری خلاق دو عالم

یہہ سنتے ہی ہرنی نے کہا ایشہ والا
مین چرتی تھی جنگل مین بہم بچونکے حرم

بس اتنے مین اگر یہہ یہودی وہان ناگاہ
کر صید مجھے باندہ رکھا دریہ ہے محکم

یہان مین دونسے ہون بندہی بھوکی پیاسی
بیتاب ہو نمین بھوکھ سے یا شاہ دو عالم

جنگل مین وہین رہگئے بچے میرے افسوس
یا شاہ نجانون کہ کہان ہونگے وہ پر غم

اس قید الم سے مجھے دلواؤ رہائی
ہے عرض یہی آپسے ای رحمت عالم

حافظ کیلئے لطف کرو ای میرے آقا
بچون کا نہایت ہی الم مجھکو ہے ہر دم

نثر

یہہ کہکر خاموش رہگئی بعد تھوڑے عرصے کے کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعی قیدی رنج و الم ہون مجھے آزاد کرو دل ہی مغموم میرا یا شہ دین شاد کرو
تاکہ مین اپنے بچونکو دودہ پلا آؤن ورنہ انھین یہان اپنے ہمراہ لاؤن یہہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہرنی سے کہا ای ہرنی تو کچھہ غم نہ کر مین انشاء اللہ تعالی تجھہ کو اس قید سے رہائی دلواتا ہون یہہ کہکر آپنے اوس یہودسے فرمایا ای یہود اس ہرنی حال جزین کو چھوڑ دے تاکہ یہہ اپنے بچونکو دودہ پلا آوے تب اس یہودی نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکو نہین چھوڑونگا اسکا کیا اعتماد ہی یہہ نہین آویگی تب آپنے فرمایا مین اس کا ضامن ہون یہہ جبتک نہین آویگی تب تک مین یہین بیٹھا رہونگا یہہ سنتے ہی اوس یہودی نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور جو جو یہود وہان جمع تھے اونسے

بصد خوشی یہہ کہنے لگا — قصیدہ — اللہم صل وسلم وبارک علیہ

سنو صاحبو مجھسے خوشی کی خبر — مین نے دیکھے کیا کیا ہون ہنر

شہ روز جزا کے تئین یارو — لیا ضامن ہون بے خوف وخطر
جسے کہتے ہین سب محبوب خدا — اوسے قید رکھا ہون کرکے ادھر
وہ ہے ضامن ایک ہرنی کا ہوا — ہے چھڑایا اوسے اس وعدہ پر
یہہ نہ آویگی ہرنی یہان جبتک — یہین بیٹھہ رہونگا مین در پر
وہ ہے آہوئے دشت نہ آویگی — کبھی منہہ بھی نہ اپنا کریگی ادھر
وہ نہ آویگی ہرنی یہان جو کبھی — تو کرونگا مین اُنپر جور وجبر
یہی کہکے سخن آپس مین کبھی — کرتے تھے خوشی ملکر اکثر

حضرت نے کہا حافظ ہے خدا
کیا خوف ہے تم سے ہون بے ڈر

نثر

یہان یہودی یہہ کلام نافرجام اپنے یارونکو سنا کر خوشی کرتا تھا کہتے ہین جسدم وہان سے ہرنی چھوٹ کر اپنے مکان پر گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بچے مارے بھوکھہ کے ہلاک ہورہے ہین لیکن ویسی ہی حالت مین بچون نے مان سے پوچھا ای مان تو تین دن ہم سے جدا ہوکر کہان گئی تھی تب مان نے کہا ای بچو کیا کہون مین جنگل مین چر رہی تھی کہ ناگاہ ایک یہودی آیا اور مجھے فریب سے پکڑ کر اپنے مکان پر لے گیا اور تین دن بھوکھی پیاسی اپنے در پر باندہ رکھا تیسرے روز حضرت رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ اودھر تشریف لائے تب مین نے درگاہ ذوالجلال مین دعا کی کہ یا الٰہ مجھکو زبان دے کہ مین تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ بات کرون پروردگار عالم نے میری دعا مستجاب کی اور مجھکو گویا کیا تب مین نے اپنا تمام احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سنائی تب آپنے میرے حال پر رحم فرمایا اور اس یہودی کو ضامن ہوکر مجھہ کو قید سے رہائی بخشی ولیکن مین نے حضرت سے اقرار کرآئی ہون کہ بچونکو دودہ پلا کر ابھی

آتی ہون تم جلد دودہ پی لو عرصہ متکدر ہوگا تم بھی میرے ہمراہ وہان چلو اگر مجھ کو یہان کچھ عرصہ ہوگا تو خوف ہی کہ وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضی ہو یہہ سنتے ہی بچون نے مانسے یہہ کہا

جواب

اللہم صل وسلم وبارک علیہ

بین کتفیہ علامۃ

خاتم الرسل الکرام

قصیدہ

دودہ پیونگے نہ ہرگز — مان ترا ہم لا کلام
لے ہمین چل تو وہان پر — ہین جہان خیر الانام
دودہ پینا تیرا ہم کو — ہے ابھی بالکل حرام
جب تلک تو لے نجاوے — قرب شاہ دین امام
مان نے بچونکے سنی جب — ایسے شیرینی کلام
تب کہی مان نے اے بچو — بس چلو ہو شاد کام
کہکے تینون مان دنبچے — نکلے وہان سے تیز گام
پہنچے آنزد پیمبر — اور کہے شاہا سلام
لونڈی حاضر ہے تمھاری — آئی ہے کر اپنا کام
ساتھہ ہین بچے بھی میرے — دونون یا شاہ انام

بہر حافظ مجھہ پہ اپنا
لطف رکھو بس مدام

نثر

یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ہرنی تو اسقدر جلد کیون آئی اسکا کیا باعث ہی جلد بیان کر تب اس ہرنی نے کہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہان سے جسدم بچونکے قریب گئی تو بچون نے مجھہ سے پوچھا ای مان تو تین روز ہمسے جدا ہو کر

کہان رہی تھی تب مین نے یہودی کے پکڑ لیجانے کا تمام احوال بیان کیا پس بچون نے
پوچھا ای مان تو پھر وہان سے کسطرح چھوٹکر آئی کیونکر رہائی ہوئی تب مین نے
کہی ای بچو مین نے جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبی محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن دے آئی ہون یہہ سنتے ہی بچون نے کہا ہم دودہ نہین
پیوینگے جہان حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہان ہمکو بھی لے چل تب مین نے اونکو
لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی کہتے ہین جب اون یہودیون نے یہہ قدرت خدا اور
یہہ معجزہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا سب نے ایمان لایا اور بصدق دل کلمہ پڑھا
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

یہہ دیکھو شان احمد مجتبیٰ کی — کہ جن سے ہرنی نے وعدہ وفا کی
پڑھے کلمہ یہودی جتنے تھے سب — یہہ حرمت دیکھہ کر خیر الورا کی
عجب ہے ایسے محبوب خدا سے — عداوت دشمنون نے بارہا کی
ستایا آپ کو کئی کئی طرح سے — مگر بالکل نہ کسکو بد دعا کی
عزیزو جو عدوئے مصطفیٰ ہو — نہ رکھو دوستی اوس اشقیا کی
وہ ہرنی سے بھی بدتر جانور ہے — نہین جسکو محبت مصطفا کی
پڑھو ای حاضرو صلوٰۃ سب مل — کہ تا خوش روح ہو بدر الدجیٰ کی
ہوا یہہ معجزہ اب ختم سارا — کرو سب دہوم اب صل علیٰ کی

اللہم صل وسلم	کہان طاقت ہی حافظ کی زبان مین لکھے جو نعت شاہ انبیا کی	وبارک علی محمد

قصیدہ در بیان قیامت معہ احوال حضرت فاطمہ وحسنین رضی اللہ عنہما

نقل ہے ای صاحبو قیامت کے روز جسوقت پروردگار عالم جاہ وجلال کے ساتھ

کرسی عدل پر جلوس فرماویگا اوسوقت اپنی قدرت کاملہ سے حضرت جبرئیل وحضرت میکائیل
وحضرت اسرافیل وحضرت عزرائیل علیہم السلام کو زندہ فرماویگا جب یہہ چارون فرشتے بحکم رب العالمین
زندہ ہوکر حاضر ہونگے تب پروردگار عالم فرماویگا ای فرشتو میرے آج قیامت کا روز
ہے آج حساب وکتاب کا روز ہے آج یوم الجزا ہی سب کو میرے روبرو آنا ہوگا مین
حاکمون کا حاکم ہون مین سب بادشاہونکا بادشاہ ہون جسکو چاہون عزت دون جسکو
چاہون ذلت مین سب کا مالک ومختار ہون ای فرشتو میرے آج وے لوگ کہان ہین
جو دعوی خدائیکا کرتے تھے اور اپنے کو جھوٹھا خدا کہا کرتے تھے ای فرشتو میرے آج
وہ سربلند کہان ہین جو آپ نے اپنے کو مفخر جانکر اور دونکو حقیر وناچیز جانتے تھے اور
مغروری وسرکشی سے کسیکو خاطر مین نہ لاتے تھے غریبون یتیمون کو تکلیف پہنچاتے
تھے جور وظلم سے مساکینون کا مال چھین کر کھاجاتے تھے تب وے چارون فرشتے
ادب سے سر جھکاکر عرض کرینگے اور کہینگے الٰہی تو خوب جانتا ہی وے سب ہست و
نابود ہوگئے کسیکا نام ونشان تک باقی نہ رہا تب پروردگار فرماویگا ای اسرافیل
صور پھونک اسرافیل علیہ السلام بحکم رب العالمین صور پھونکینگے تب ہر ایک شخص اپنی اپنی
قبر سے اوٹھہ کھڑا ہوگا کوئی سرتاپا پسینہ مین غرق ہوگا کوئی سینے تک کوئی کمر تک
کوئی گھٹنون تک کوئی ٹخنون تک الغرض ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کسیکو
کسیکی خبر نہ رہے گی کوئی کسیکا غمخوار ومددگار نہ ہوگا نہ بھائی بھائی کے کام
آویگا نہ باپ بیٹے کی مدد کریگا نہ مان بیٹون کی غمخواری کریگی نہ عورت اپنے خاوند
کی محبت رکھیگی غرض ہر خویش واقارب بھائی بند بیگانے بیگانے کوئی کسیکے کام نہ آوینگے
سب کنارہ کش ہوجاوینگے اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

جواب

مرحبا رحمت العالمین مرحبا سید المرسلین

قصیدہ

یارو دنیا مین دو دن ہے جینہ — کیا کروگے یہہ مال و خزینہ
کسطرح ہو بمیدان محشر — بارِ عصیان سے ہی پر سفینہ
جس کا کھانا اوسے بھولجانا — واہ واہ یہہ عجب ہی قرینہ
حرص دنیا مین کیون مبتلا ہو — تمپہ غالب ہی شیطان کمینہ
آخرت کی کرو فکر یارو — مت رکھو دلمین تم بغض و کینہ
بغض و کینہ حسد کو نکالو — صاف رکھو سدا اپنا سینہ
عرض لکھہ لکھکے ہر دم سناؤ — بہر بخشش ہے شاہِ مدینہ
شافع المذنبین ہین پیمبر — اور ہین رحمتِ مومنینہ
چھوڑو ایسا وسیلہ نہ یارو — ہاتھہ آیا ہے دین کا خزینہ
سب کہین نفسی نفسی یہہ بولین — امتی امتی ہر مبینہ

مجرمو بہر بخشش بہ محشر
اپنا حافظ ہے شاہِ مدینہ

نثر

الغرض اوس میدان قیامت مین کیا شاہ و کیا گدا کیا نیک و کیا بد کیا صالح و کیا انبیا تمام نفسی نفسی پکارینگے ولیکن جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کہینگے یارب امتی امتی الغرض سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امت کی غمخواری نکریگا چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام بھی اپنی امت سے کہینگے اے بابا آج قیامت کا روز ہی آج حساب و کتاب کا روز ہی مین آپ اپنے حال مین گرفتار ہون تمکو جو جو فرمان الہی تھا مین نے سب سنا دیا تھا آگاہ کر دیا تھا تم نے نمانا عمل مین نلایا اب اپنے اپنے کئے کی سزا پاؤ مزہ چکھو اے بابا آج

یوم الجزا ہی یہان سوا خدا کے کوئی کسیکا غمخوار مددگار نہین ہی موافق حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کہینگے ای بابا جیسے جیسے عمل تمنے دنیا مین کئے ہو ویسی ہی آج راحت و رنج پاؤگے یعنے ایسے ہی یعقوب علیہ السلام بھی یوسف علیہ السلام سے کہینگے ای یوسف آج تم جانو اور تمھارا خدا جانے مین آپ اپنے حال مین مبتلا ہون آج قیامت کا روز ہی آج اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کرسی عدل پر جلوس فرماویگا عدل و انصاف کریگا بھلے کو بھلا اور برے کو برائی سے بدلا ہوگا آج وہ روز ہی کہ بھائی بھائی اپنے سے انکار کریگا باپ بیٹون سے عورت خاوند سے ماں بیٹیون سے بدل جاوینگین او سجای کوئی کسیکا غمخوار و مددگار نہو گا اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

قیامت مین جب انبیا آئینگے — سبھی نفسی نفسی ہی فرمائینگے
مگر ایک فقط خاتم المرسلین — سخن امتی بر زبان لائینگے
بغیر اپنی امت کے شاہ امم — نہین باغ فردوس مین جائینگے
نہ بخشیگا جب تک غفور الرحیم — تو سر بھی نہ سجدے سے سر کائینگے
چھڑا مجرمون کو ز نار جحیم — ہم باغ جنت مین لیجائینگے
نہو گا کسیکا کوئی غمگسار — بجز مصطفےٰ سب نکلجائینگے
شفاعت کرینگے شفیع الورا — بروز جزا جب وہان آئینگے

تو مدح احمد ہی حافظ یقین
تجھے بھی شہ دین بخشائینگے

نثر

الغرض جسوقت روبرو پروردگار عالم کے سب بندے کھڑے ہونگے اوسوقت جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ اور خون آلودہ

پیرہن مبارک ہاتھہ مین لئے ہوے پروردگار عالم کے روبرو آوینگے اور باادب دست بستہ عرض کرینگے ای پروردگار یہہ تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون نواسون پر تیری بندون نے کیا کیا ظلم وستم کیا ہے خدایا انکو تین شب و روز بھوکھا پیاسا رکھا واحسرتا اس بے گناہ کو تشنہ لب مذبوح کیا ای پروردگار اس تیری حبیبؐ کے نواسے نے ان ظالمون کو ہر ہر طرح سمجھایا اور جتایا کہ اے صاحبو ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہین تم ہمارے نانا کی امت ہو ہمکو تکلیف مت دو ہم بے گناہ ہین ہم مظلوم ہین آوارہ وطن ہین ہمپر ناحق ظلم وستم نکرو وای ظالمو خدا کے خوف سے ڈرو اور پاس مصطفےٰ کرو لیکن ای پروردگار کسی نے نمانا افسوس میدان کربلا مین اس میری پیاری حسینؑ قرۃ العین کے سینہ پر چڑھکر ظالمون نے سر تن سے جدا کیا ہی ہی خدایا اس میری پیاری حسینؑ کا سر تلوار کی نوک پر رکھہ کر رسوائی کے ساتھہ شام کو لے گیا وادریغا اس میری پیاری بیٹے کو کیا کیا رنج واذیت پہنچائی ولیکن ای پروردگار اس میری پیاری حسینؑ نے تیرے فرمان سے سر نہ پھیرا یا سوائے صبر وشکر کے کچھہ زبان پر شکوہ نہ لایا الٰہی آج قیامت کا روز ہی آج عدل وانصاف کا روز ہی جب تک مین اپنے بیٹون کی داد تجھہ سے نہ پاؤنگی تب تک ہرگز قدم جنت مین نہ رکھونگی اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

جب تک نہ داد تجھہ سے خدایا مین پاؤنگی — ہر روز تیری عرش کو رو رو ہلاؤنگی
دی داد در پہ اب تیری آئی ہے فاطمہؑ — فریاد رو برو تیرے لائی ہے فاطمہؑ
کیا کیا ستایا ہاے میری نور عین کو — یارب نہ پانی تک ہی پلایا حسینؑ کو
بے جرم ہاے حلق پہ خنجر روان کیا — اوسپر بھی میری پیارے بیٹے ستم از زبان کیا
بھوکھا پیاسا لال میرا ہو گیا شہید — افسوس کیسا ظلم کیے پر جفا یزید
دی داد مجھکو عرض یہی ذوالجلال سے — بنت رسول کا یہی تجھہ سے سوال ہے

کیا کیا

کیا کیا مصیبتین کہون اس نورعین کی
کچھہ بھی نہ قدر کی میری پیاری حسینؓ کی

دوشِ نبیؐ پہ رہتے تھے پیارے میرے سوار
امتی والے ظالمون نے کیا اونکو خوار و زار

حلقوم چومتے تھے سدا جنکا مصطفیٰ
اوسپر چلائے اہل ستم خنجر جفا

گود یمین رہتے تھے وہ پیارے میرے سدا
کیا ظلم اونپہ ہے ہے ہوا وا مصیبتا

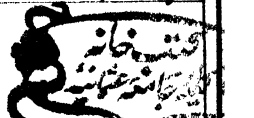
حافظ نہین ہی تاب رقم از غم حسینؓ
وہ کون ہے کہ دلکو ہو اس غم سے اسکے چین

نثر

الغرض پروردگار عالم جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرماویگا یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہہ کیا زبان مبارک سے فرماتی ہو آج قیامت کا روز ہے آج حساب و کتاب کا روز ہی آج یوم الجزا ہی تم میرے حبیبؐ کی لڑکی ہو تمھارا سخن مجھکو عزیز ہے مگر ای فاطمہ بنت رسول اللہ آج اپنے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مخلصی چاہتی ہو یا اپنے بیٹون کی داد چاہتی ہو جو تمھین منظور ہو فرماؤ وہی کرون جب امت کی مخلصی کا کلام درمیان آویگا تب جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائینگین یا اللہ میرے بابا جان کی امت کی مخلصی منظور ہی مگر کیا کہون اے پروردگار ظالمون نے میرے پیارون پر ناحق ظلم و ستم کیا کئی طرحسے ستایا الٰہی میری پیارے بیٹون نے سوائے صبر و شکر کے کچھہ شکوہ زبان پر نہ لایا رب تو عالم الغیب ہے تو سب جانتا ہے تجھہ سے کچھہ پوشیدہ نہین الٰہی جو جو ظلم و ستم میرے بیٹون پر ہوا مین نے سب اپنی بابا جان کی امت کی بخشش کیلئے معاف کی الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے تمام امت مجرمین کو بخشدے جب پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے سب کو بخشدیگا تب جناب فاطمہؓ جنت مین قدم رکھینگین اور یہہ کہینگین اللھم صل وسلم وبارک علیٰ محمدؐ

قصیدہ

کل امتِ بابا میری حاضر جو یہان ہی — جنت مین چلین اونکے لئے عیش و مان ہے
اللہ نے بخشا ہے ہوئی سب کی رہائی — واللہ ملی صاحبو دوزخ سے امان ہے
اب امتِ بابا کا میری دیکھو عزیزو — لاریب ہوا خلد برین خاص مکان ہے
بس کھاؤ پیو شوق سے جو چاہئے نعمت — ای صاحبو موجود ہر اک چیز یہان ہے
تکلیف کسیطرح نہین صاحبو بالکل — ہر جا نہر آبِ مصفائے روان ہے
یہہ سنتے ہی سو جان سے خوشی ہوکے ہم سب — فردوس مین جاوینگے بصد عز و شان ہے



حافظ زہے قسمت ہوئی تیری بھی شفاعت
ہر یک کے لئے ہوگیا بل امن و امان ہے

نثر

ای بھائیو اب غور کرنیکا مقام ہی کہ ہم گنہگاران امت کیلئے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے پیارے بیٹون کو نثار کیا اور ہمارے آرام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے نواسون پر ظلم و ستم قبول کیا ای صاحبو اب تم ہم کو بھی لازم ہی کہ اونکے لئے اپنی جان نثار کرو اور محبت دلی دل مین پیدا کرو اور اونھون نے جیسے جیسے عمل کئے ہین اور کام کئے ہین ویسے ہی کرنے مین سعی و کوشش کرو اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

سید الشہدا نے یارو — بہر اُمت لا کلام
رنج و غم کئی کئی سہے ہین — جان پر اپنی تمام
نارِ دوزخ سے بچایا — اپنی امت کو تمام
باعث حسنین ہم سب — پائینگے جنت مقام
باغ جنت مین رہینگے — اب یقین ہر دم مدام
صاحبو یہہ لطف دیکھو — کیا برا مت ہے تمام

اپنے یارون کی مصیبت — پر نہ کچھہ فرمایا کام
مانگ لی بخشش خدا سے — بہر امت لا کلام
اب سدا حافظ رہین گے — خلد مین حرم مدام
اے سلمانو پڑہو اب — دل سے صلوٰۃ و سلام
کردیا حافظ نے یہان سے — اس روایت کو تمام

قصیدہ در احوال خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مع نکاح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نقل ہی کہ پادشاہ نوشیروان کا ایک بھائی تھا اوسکو ایک لڑکی بنام خدیجہ نہایت خوبصورت وینک سیرت تھی اونکے والد نے شام کے پادشاہ سے اونکی نسبت کردی تھی الغرض بعد چند روز کے قضائے الہی سے اونکے خاوند نے دنیائے دون سے رحلت فرمائی القصہ خدیجہ رض بہت عاقلہ اور قابلہ تھین اپنے خاوند کی پادشاہت کا کام اچھی طرح جاری کیا چند روز خوب عدل و انصاف کیا جب یہہ شہرت اور پادشاہون نے سنی نہایت متحیر ہوئے اور باہم ہوکر مشورت کے ساتھہ ایک خط لکھکر خدیجہ رض کو روانہ کیا اوس خط کا مضمون یہہ تھا کہ بی بی خدیجہ رض کو بعد سلام علیک کے معلوم ہووے کہ اگر تمکو خواہش سلطنت کی ہو تو تم کسی بادشاہ سے نکاح کرو ورنہ ہم مبارزت سے پیش آوینگے عورت کا تخت پر بیٹھنا اور فرمانروائی کرنا خوب نہین جب خدیجہ رض نے خط پڑھا پڑھکر نہایت متفکر ہوئین اور کہا الہی اگر میرا خاوند دنیائے دون سے رحلت نہ فرماتا تو آج یہہ لوگ مجھپر ایسا کمر بستہ نہوتے مجھے سلطنت سے کچھہ کام نہ تھا غرض مین اپنے خاوند کا نام لیکر بیٹھی تھی الغرض خدیجہ رض نے اوس خط کے جواب مین یہہ لکھا کہ ای صاحبو آپکو میری ملک و مال پر نظر رکھنا خوب نہین مجھے ملک و مال سے کچھہ غرض نہین مین دنیائے دون سے آزاد ہو بیٹھی ہون اس مضمون کا خط لکھکر قاصد کے ہاتھہ روانہ کیا اور آپنے اپنے دل سے

ادہر یون مشورت کی کہ ایدل اب یہان اپنا رہنا خوب نہین بہتر تو یہہ ہی کہ مکہ شریف مین
چلکر رہئے القصہ ہزارون اونٹ مال و خزینہ سے لدھکر مکہ معظمہ کی راہ لی کہتے ہین ایک
سو ساٹھ روز کے بعد مکہ شریف مین ان پہنچین جب خدیجہ کے آنے کی خبر شہر مین ہوئی
ہزارون آدمی پیشوائی کو آئے اور بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ شہر مین لاکر اوتارا اور بدل و
جان فرمانبرداری کرنے لگے کہتے ہین ایک روز خدیجہؓ نے کہا ای بھائیو تم لوگ مجھہ سے
کچھہ روپیہ قرض سنہ لو اور کچھہ مال خرید کر کے تجارت کرو تاکہ اوسمین تم لوگونکی بہتری ہوئے
مگر پیسا میرا سلامت رکھکر کام کرنا القصہ سب نے یہہ بات خدیجہؓ کی بدل و جان قبول کی
بہت دعائے خیر کی کہتے ہین کسینے سو کسی نے ہزار کسی نے دو ہزار جیسا جسکو موافق پڑا
لیا لیکر کے سب ایک جا جمع ہوئے خدیجہؓ کا ایک خدمتگار نیک کردار تھا خدیجہؓ نے اوسکو
اوس قافلہ کے ساتھہ نگہبانی کے لئے روانہ کیا الغرض جب یہہ خبر ابوجہل کو ہوئی ابوجہل
اوسی وقت اگر ملا اور خدیجہؓ سے کہا کہ اگر آپکا حکم ہو تو مین بھی اس قافلہ کے ساتھہ تجارت
کے لئے جاؤن خدیجہؓ نے کہا بہت اچھا جاؤ مین تمھین روانہ کرتی ہون مگر اس قافلہ کو
اچھی طرح سنبھالنا اور سب پر اپنا فرمان رکھنا کسیطرح کا رخنہ برپا ہونے نہ پاہے یہہ کہکر
اونکو وہان سے روانہ کیا اور کہا مین نے تم سب کو خدا پر سونپا تمھارا پروردگار حافظ
ہی جاؤ فتح کرو اور جلد آؤ کہتے ہین سب نے وہان سے نکلکر جھپہ کوس پر جاکر مقام کیا اور
قافلہ کے سب آدمیون کو شمار کیا تو جملہ چھتیس ہزار آدمی ہوئے الغرض اسیطرح منزل
بمنزل چلے جاتے تھے ایک روز ابوطالب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے بی بی
خدیجہؓ کے نزدیک عرض کی اور کہا کہ ای خدیجہؓ ایک لڑکا یتیم بھتیجا میرا سب علمونمین قابل
و فاضل ہی اگر تم اسکو اپنے گھر نوکر رکھو تو بہتر ہی خدیجہؓ نے کہا ای ابوطالب تمھارے
بھتیجے کا کیا نام ہی اور کتنی عمر ہی آپنے فرمایا ای خدیجہؓ اوس لڑکے کی عمر چودہ برس
اور دس روز کی ہی اور نام اوسکا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب خدیجہؓ نے نام آنحضرت کا

سنا سنکر سر جھکا لیا اور توریت منگوا کر ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا اور کہا جو جو
نشانیان اسمین لکھی ہین اگر وہی نشانیان اونمین سب برابر پاؤنگی تو تحقیق جانونگی کہ یہی
پیغمبر خدا آخر زمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین الغرض خدیجہؓ نے ابوطالب سے کہا اے ابوطالب
جاؤ اور تمھارے بھتیجے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی لے آؤ مین اونکی عقل و عمر و ہنر دیکھ کر
اونکے موافق اونکو کام دونگی اسیوقت ابوطالب نے جاکر حضرت کو لے آئے اور خدیجہؓ سے یہہ کہا

اللھم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

لو اے خدیجہؓ یہہ میرا دُرِ یتیم ہے — بیکس ہے بے نوا ہی نہایت سلیم ہے
اور نام بھی اسیکا محمد ہے دیکھئے — نام صاحب خلیق بہ رحم و حلیم ہے
عاقل بھی ایسا ہی کہ نہ ایسا ہی کوئی دگر — مشہور خلق مین یہہ بہ لطف عمیم ہے
عاقل جہانکے دیکھے ہین مین نے ہزارہا — پر اے خدیجہؓ ایسا نہ اہل فہیم ہے
جو اس کا کام ہی بخدا نیک کام ہی — شاید کچھہ اسپہ فضل خدائے کریم ہے
اور صادق القرار ہے یہہ صاحب وفا — ایسا تو آج کوئی نہ صاحب رحیم ہے

حافظ خدا ہے اسکا ہر یک جا مین بالیقین
لاریب یہہ حبیب خدائے عظیم ہے

نثر

جسوقت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موافق توریت کے سب نشانیان آپ مین
پائین بہت خوش ہوئین اور دس ہزار اشرفی زر نقد اور دس اونٹ دیکر قافلہ کی طرف روانہ
کیا اور کہا تم اپنا علیحدہ تجارت کا مال لینا اگر مین تمھاری مال مین زیادہ منافع پاؤنگی تو آپکو
سب قافلہ کا سردار بناؤنگی یہہ سنکر آنحضرتؐ کو قافلہ کی طرف روانہ کیا کہتے ہین آپ سے پانچ روز
اول قافلہ کوچ کر گیا تھا پروردگار کے فضل و کرم سے آپنے ایک ہفتہ مین قافلہ کو ملا لیا ابوجہل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی جلکر خاک ہو گیا اور کہا یہہ نیا شخص قافلہ مین کون

اگر ملا یہہ کہکر ابوجہل اپکی طرف مخاطب ہوکے کہا ای شخص تم کون ہو کہان سے آئے ہو
کہان جاؤگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا خدیجہؓ کی طرف سے آیا ہون مجھکو اس قافلہ کے
ساتھہ تجارت کیلئے بھیجا ہی دیکھئے آگے پروردگار عالم کیا کرتا ہی جب ابوجہل ابوجہل نے
پروردگار کا نام سنا کہا شاید یہہ شخص کوئی مسلمان ہے پوچھا ای شخص آپکا نام

کیا ہی فرمائی تب اپنے یہہ کہا | قصیدہ | اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

میان مین ابن عبداللہ ہون احمد نام ہی میرا | بدل ہون بندہ اللہ یہی اسلام ہے میرا
طرف سے حقتعالی کے بتونکو توڑنے ساری | مین آیا ہون یقین سنئے یہی اب کام ہی میرا
میان مین ہون رسول رب یقین جانو مجھے تم سب | پڑہو کلمہ نبی کا اب یہی انعام ہی میرا
کہو اللہ یکتا ہی نہین کوئی اسکا ہمتا ہی | وہ جو چہتا ہی کرتا ہی یہہ مطلب تام ہی میرا
کفر کی راہ چھوڑو تم نہ بت کو ہاتھہ جوڑو تم | خدا سے منہہ نہ موڑو تم یہہ وعظ عام ہی میرا
خدا کو جو نمانے گا جہنم مین وہ جاویگا | ہزارون رنج پاویگا سخن اتمام ہی میرا

خدا حافظ و ناصر ہی میرا ہر حال مین سنئے
پڑھو اب تم سبھی لیسے یہہ کلمہ تام ہی میرا

نثر

جسوقت ابوجہل اجہل نے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا نہایت رنجیدہ و خفا ہوکر کہا کہ
یہہ نیا محمد کہان سے پیدا ہوا بہتر ہے کہ اسکو کسی صورت سے مروا ڈالئے اسی فکر مین تھا
کہ کسی جائے قافلہ کا مقام ہوا تب ابوجہل نے خدیجہؓ کے خدمتگار کو خوشامد کے روسے
یہہ کہا ای صاحب میری خیال مین یہہ آتا ہی کہ قافلہ آج یہانتک خوش و خرم پہنچا اور
سب خیریت سے ہین اس مضمون کا کوئی خط اپنی ملکہ کو روانہ کیجئے خدیجہؓ کے خدمتگار نے یہہ
بات ابوجہل کی پسند کی اور کہا بہتر ہی جیسا تمھاری رائے مین آوے ویسا ہی لکھکر کوئی
ہوشیار آدمی کے ہاتھہ روانہ کرو تب ابوجہل نہایت خوشی سے خط لکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہا ای محمد یہہ خط لیکر خدیجہؓ کے نزدیک جاؤ اور جواب اسنکا لیکر جلد آؤ یہہ کہکر ایک مست سانڈ سواری کیلئے بتلایا اس ارادہ پر کہ سانڈ آپ کو راہ مین ہلاک کر ڈالے کہتے ہین وہ سانڈ ایسا مست تھا کہ کسی آدمی کو اپنے قریب آنے نہ دیتا تھا کسی کی کیا مجال کہ کوئی اسکے قریب جاوے اوسکی گرگراہٹ وغوغا سے کئی اونٹ دہشت کھاکر گر پڑتے تھے الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اوس سانڈ مست کے قریب تشریف لیگئے کہتے ہین اس مست سانڈ نے آنحضرت کو دیکھتے ہی سر اپنا آپکے قدم مبارک پر جھکا دیا اور یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

بین کتفیہ علامہ	خاتم الرسل الکرام
تم حبیب کبریا ہو	یا نبی خیر الانام
تم نہ ہوتے کچھہ نہ ہوتا	دونون عالم یہہ تمام
تم شریف انبیا ہو	تم ہو شاہ ذوالکرام
تم خلیل کبریا ہو	تم ہمارے ہو امام
آزر و تھی اتنی میری	اے رسول نیکنام
کوئی قدم مجھہ پر نہ رکھے	جز تمھارے لاکلام
اسلئے مجھہ پر نہ بیٹھا	آج تک کوئی انام
اب قدم رکھو میرے پر	آپ یا شاہ انام
حافظ کمتر تمھارا	ہیگا بس دل سے غلام

نثر

الغرض یہہ باتین اونٹ کی سنکر ابوجہل اہل جلا اور نہایت آزردہ ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ شریف کی راہ لی جب اوس قافلہ کی نظر سے آپ غایب ہوئے تب پروردگار نے فرشتونکو حکم کیا کہ ای فرشتو میرے حبیب محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اونٹ ابھی اسیدم مکہ شریف پہنچا دو تب فرشتون نے بحکم رب العالمین چھہ گھڑی مین آپ کو پہنچا دیا او سیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر کی پشت سے اتر کر خدیجہؓ کے قریب جاکر خط دیا جو مین خدیجہؓ نے خط کھولا اور پڑھا اور تاریخ پر خیال کیا تو بہت متعجب ہوئین اور کہا یا محمد آپ یہہ خط لیکر وہان سے کب روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آج صبح کی نماز کے بعد یہہ خط لیکر نکلا ہون تب خدیجہؓ کو یقین ہوا کہ بیشک یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس او سیدم یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

آپ ہو بے شبہ حبیب خدا	اسمین نہین فرق ہی بالکل ذرا
منزل دو ماہ بسا سخت تر	اور گھڑی چھہ ہی کہان واہ وا
کسکی ہی جرات کہ چلے اتنی راہ	کونسا انسان ہی اس شان کا
اونٹ چلے گر تو بہت میل صد	اور ہزار کوس ہی مشکل بسا
کچھہ بھی تو ہے حکمت پروردگار	کام ہوا ہی یہہ نہین جز خدا
اب تو ہوا دلسے مجھے ہے یقین	آپ ہو لاریب شہ دوسرا
تم پہ جو ایمان نہ لاوے عدو	اوسکے لئے نار سقر ہیگی جا
حافظ کمتر ہے غلام نبیؐ	بلکہ ہے مداح بدل آپ کا

نثر

الغرض خدیجہؓ نے خط کا جواب لکھدیا اور انگوٹھی واسطے نشانی کے دی اور کہا کہ جسوقت ابوجہل تمھارے بات کو جھٹلاوے تب یہہ انگشتری بتلانا یہہ کہکر وہان سے روانہ کیا کہتے ہین جب شہر سے آپ باہر ہوئے تب بحکم رب العالمین او سیدم فرشتون نے قافلہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا بعد آنحضرتؐ قافلہ مین تشریف لیگئے تب لوگون کو دیکھکر تعجب ہوا اور ابوجہل اجہل خفا ہوکر

حقارت سے کہنے لگا دیکھو یہہ لڑکا شاید کوس دو کوس سے پھر آیا ہی جسوقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ہاتھہ مین خط دیا ابوجہل خط لیکر ہنسا اور کہا دیکھو صاحبو یہہ
لڑکا کیسا مکار ہی مکر کرکے خط لکھکر لایا ہی یہہ کہکر غصے سے خدیجہؓ کے خدمتگار کو وہ
خط دیا اوسنے کہا واہ وا یا محمدؐ یہہ کیسا ہنر کرآئے ہو یہہ بات ہماری عقل سے بعید ہی
یعنے مکہ شریف یہان سے دو مہینے دس روز کا رستہ اور تم دو پہر بھر مین جاکر واپس جواب
لیکر آئے ہو بڑی تعجب کا مقام ہی تب آپنے جواب دیا ای ابوجہل کیا تجھہ کو معلوم نہین
پروردگار قادر ہی بڑی قدرت رکھتا ہی کیا اوسکی قدرت مین تجھکو بڑا تعجب نظر آتا ہی
خیر یہہ جواب خط کا برابر ہی یا نہین اوسنے کہا یہہ بات غلط ہی تب آپنے انگوٹھی
نکالکر اہل مجلس کے روبرو رکھدی جسوقت وہ انگوٹھی خدیجہؓ کے خدمتگار نیک کردار نے
دیکھی آنکھون سے لگائی اور کہا صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ انگوٹھی میری
مالکہ خدیجہؓ کی ہی تب ابوجہل نے ایک آہ سرد بھر کر شرم سے گردن نیچے کی الغرض اوس مجلس
سے ہزارون شخصون نے ایمان لایا اور کلمہ پڑھا اور کہا تم برحق رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور کئی شخصون نے ابوجہل سے پوچھا ای ابوجہل یہہ کیا ماجرا
ہی کہ کفار شکل آئینہ حیران ہوگئے و کلمہ ہی کا پڑھکے مسلمان ہوگئے ؛ تب
ابوجہل نے کہا ای صاحبو یہہ جادوگر ہی انکے ایسے کامون پر خیال مت کرو دیکھو دو مہینے
دس روز کا رستہ اور آدھے روز مین جانا اور آنا بالکل غلط بات ہی الغرض وہان سے
آگے کو روانہ ہوئے کہتے ہین جس ملک مین انکو جانا تھا وہان کے لوگون کو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے پیشتر سے خبر دی تھی کہ میرے بعد مکہ شریف مین ایک پیغمبر آخر زمان پیدا
ہوگا اور نام اونکا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اونسے یہہ نشانیان ظہور مین
آوینگی یعنے جسوقت وہ پیدا ہونگے اوسوقت اونکا دین سب قبول کرینگے اور اونھین
کا کلمہ پڑھینگے مشرق سے مغرب اور جنوب سے تا شمال اونھین کا دین و آئین جاری

ہوگا اور وہ ایکبار اس ملک مین بھی آوینگے اور پیغمبری انھین پر ختم ہوگی اور نام اونکا تا قیامت جاری رہیگا اور مکھی اونکے جسم پر نہ بیٹھے گی اور ابر سر پر ہمیشہ سایہ کریگا اور زمین سے معلق چلینگے کہتے ہین وہان کے لوگون نے وہ سن و تاریخ اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بات یاد رکھکر شہر سے باہر ایک برج بلند بنایا اور ایک شخص وہان پاسبانی کو بٹھلایا کہ جسوقت کوئی مکہ شریف کی طرف سے ادہر کو قافلہ آوے ہمکو خبر کردینا القصہ جب یہہ قافلہ اونکی سرزمین مین جا پہنچا دور سے اوس نگہبان کی نظر اوس قافلہ پر جا گری تب اوسیوقت شہر مین جاکر خبر دی اور یہہ کہا اللھم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

یارو مکے کا قافلہ آیا — قول عیسی کا ہمنے سچ پایا
شکر اللہ کا کرو یارو — اپنے گھر خاتم النبی آیا
جلد تعظیم کو چلو دوڑو — مقصد دل ہے آج بر آیا
شہر کے عنقریب اترو اہین — اہل مکہ کا قافلہ آیا
زہی قسمت قدم پیمبر کے — حق تعالی نے ہمکو دکھلایا
پاوینگے گر نشانیان برحق — جیسا عیسی نبی نے فرمایا
تو قبولینگے حافظ اونکا دین — ہے یہی دلسے ہمنے ٹھہرایا

نثر

یہہ خبر سنکر اوس شہر کے سب خاص و عام قاضی صاحب کے گھر جمع ہوے اور مشورہ کرنے لگے کہ اب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو کسطرح پہچانا اور وہ جو نشانیان حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمائی تھین وہ کسطرح ظہور مین لاناتب قاضی صاحب نے کہا ایصاحبو بہتر تو یہہ ہے کہ اون سبکی مہمانی کرو اور اذن دیکر اپنے گھر کھانے بلاؤ اور فقط ایک آدمی کے جانے انے کا راستہ رکھو تب وہ نشانیان جس سے ظہور مین آوینگی اوسکو جاننا یہی

محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ مشورت کرکے کئی لوگ آنکر ابوجہل سے ملکر عرض کئے اور کہے ای صاحب آج آپکے سب قافلہ کو ہمارے شہر کے مالک کے گھر کھانے کا اذن ہی تم سب صاحبون تشریف لاؤ تب ابوجہل نے اذن اونکا قبول کیا وہ سب لوگ وہان سے واپس شہر کو چلے آئے تب ابوجہل نے سب قافلہ کے لوگون کو جتا دیا کہ ای صاحبو آج اس شہر کے حاکم کے گھر کھانے کا اذن ہی الغرض قاضی صاحب نے شہر کے سب مطبخیونکو ملا کر کہا

اللہم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علی محمد

سنئے تم ای مطبخو میرا کلام — آئے ہین گھر اپنے شفیع الانام
احمد مختار کی مہمانی ہے — اسلئے کچھ عمدہ پکاؤ طعام
یعنے مرغفر و متنجن لذید — زرد ابھی اور قورمہ بھونا تمام
فیرنی فالودہ نہایت عجیب — نان رنگارنگ کے سب اختتام
کوفتے بھونے و قبولی پلاؤ — قلیے و سنبوسے غرض والسلام
خوب ہنر کرکے پکاؤ ابھی — عقل کو فرماؤ یہان اپنے کام
جلد کرو ملکے ہم صاحبو — ایسا نہو وے کہ کہین ہووے شام
حافظ کمتر کے اوپر لطف کر — جلد کرو پختہ سبھی مل طعام

نثر

الغرض جب کھانا تیار ہوا تب قاضی صاحب نے سب کو بلوایا اور خوب بغور دیکھا تو کسی کے سر پر ابر نظر نہ آیا نہ کسی کے پیر زمین سے معلق نظر آئے الغرض جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا اوس نشانی کا کوئی شخص اسمین نظر نہ آیا پس جب سب کھانا کھاکر فارغ ہوئے تب قاضی صاحب نے ابوجہل سے پوچھا کہ ای ابوجہل اجہل تم مین سے کوئی شخص باقی رہا تو نہین اگر رہا ہو تو اوسکو بھی روانہ کردو تب ابوجہل اجہل نے کہا ہان صاحب ایک لڑکا اونٹون کی پاسبانی کو وہان چھوڑ کر آئے ہین اسمین یہان آنیکا سلیقہ

نتھا اسلئے اوسے ہمراہ اپنے نہ لائی اوسے وہین کچھہ بھیجدو کھالیگا تب قاضی صاحب نے
کہا ای ابوجہل اوس لڑکے کو ادہر بھیجدو ہماری ہمراہ کھالیگا یہہ بات ابوجہل نے قبول کی
اور قافلہ مین جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ کیا جب حضرت شہر کی طرف روانہ ہوئے
تب حکم خدا سے ابر آپکے سر پر آیا اور سایہ کیا اور قدم مبارک زمین سے معلق ہوئی جب لوگون نے
دور سے دیکھا تو دوڑکر آپکے قدمون پہ آگرے اور ہزار جان سے خوش ہوکر یہہ کہنے لگے

اللّٰھم صلّ وسلّم	قصیدہ	وبارک علی محمّدٌ
جو نشانی حضرت عیسیٰ نے تھا ہمسے کہا		آپ مین موجود ہین وہ یا محمد مصطفےٰ
آپہی لاریب ہو محبوب ربّ العالمین		آپ ہو ختم النبیٔ اور سرور ہر دو سرا
یا محمد آپہی کی شان مین لولاک ہے		باعث ہر دو جہان ہو آپہی صد مرحبا
مطلب دل آج بر آیا ہمارا یا نبیٔ		چلئے کھانا کھائے ای شافع روز جزا
آپہی کیواسطے تھی سب یہہ تیاری حضور		شکر ہی اللہ کا بر آیا اپنا مدّعا
چلئے اب اسلام سے ہمکو مشرف کیجئے		صدق سے پڑھتے ہین ہم کلمہ تمامی آپکا
	حافظ کمتر تمہارا جسطرح ہی خاک پا	صلی اللہ علیہ وسلم
	ہم کو بھی ایسا بنالو یا محمد مصطفےٰ	

نثر

الغرض کئی لوگون نے اسلام لایا اور کلمہ پڑھا کہتے ہین چند مدت وہان قافلہ رہا
اور جو کچھہ اسباب تجارت کا لینا تھا سب لیکر وہان سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئی
الغرض کئی منزلین طے کرکے مدینہ منورہ مین جا پہنچے اور خدیجہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم پر راستہ مین جو جو حال گذرا سب بیان کیا خدیجہؓ سنکر بہت خوش ہوئی کہتے ہین کہ
بعد چند روز کے ایک رات خدیجہؓ بستر راحت پر راحت فرماتی تھین کہ ایسے مین آپ کو
خواب ہوا کیا دیکھتی ہین کہ گویا چاند دامن مین آیا ہی جو نہین آنکھہ کھلی تو نجومیون کو

بلاکر خواب کی تعبیر پوچھی تو کسی نے کچھہ کسی نے کچھہ کہا مگر ایک نجومی سب منجمونکا سردار یوسف نامی مشہور و معروف تھا اوسنے خدیجہؓ کے نام سے قرعہ پھینک کر کہا ای خدیجہؓ تیری زہی قسمت اس مین تو یون نکلتا ہی کہ تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کریگی اور وہ محمد پیغمبر آخر الزمان ہوگا اوسکا دین تا قیامت جاری رہیگا تب خدیجہؓ نے کہا ای یوسف اوس محمد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسطرح پہچاننا اونکی نشانی کیا ہے تب

اوس یوسف نجومی نے یہہ کہا	جواب	اللھم صل وسلم وبارک علیہ
سلام سلام سلام سلام	علیک الصلوٰۃ النبی السلام	

قصیدہ

سنو ای خدیجہؓ تم انکا بیان	محمد وہ ہین خاتم مرسلان
کریگا ایر اونپہ سایہ سدا	کہ تا ہوز مین پر نہ سایہ عیان
نہ بیٹھیگی مکھی بدن پر کبھی	زمین سے معلق رہین ہر زمان
ہو خوشبوئے پاک مین اسقدر	معطر ہو جس سے تمامی جہان
دگر اونکی پیغمبری کے اوپر	گواہی دین اشجار سب بے زبان
رہے دین اونکا قیامت تلک	نہین اس سخن پر ہے میری گمان
خدا اونکا حافظ ہی ہر حال مین	وہ محفوظ رہوینگے از دشمنان

نثر

الغرض جب یہہ باتین اس نجومی کی زبان سے سنین سب بات سے اپنا دل اٹھا لیا اور اپنے والد کو بلا کر کہا ای باباجان میری ای قبلہ گاہ میرے میرا ایک ایسا معروضہ ہے اگر قبول کرو تو بیان کرون خدیجہؓ کے والد نے کہا ای بیٹی تمھارا مطلب دل کیا ہے جلد بیان کرو تب خدیجہؓ نے کہا ای باباجان مجھے خواب مین پروردگار نے کہا ہے کہ تو نکاح کر تو مین نکاح کرتی ہون آپکی کیا خوشی ہی تب خدیجہؓ کے والد نے کہا

ای بیٹی تم کسکے ساتھہ نکاح کرتی ہو کون تمھاری لایق ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ای
باباجان مین نکاح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتی ہون باپنے اونکی بات
بدل وجان قبول کی اور اسیوقت اسباب نکاح تیار کیا جب مستعد نکاح ہوئی تب زمین و
آسمان سے یہہ ندائے تحسین وآفرین آئی اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

ہو شادی محبوب خدا سب کو مبارک	یہہ ساعت واحکام خدا سب کو مبارک
یہہ شادی و یہہ بزم سرانجام سعادت	ای مؤمنو ہو دل سے بسا سب کو مبارک
لو آمنہ کے گھر مین مچی دیکھو ہی شادی	ہو بزم مسرت یہہ دلاسب کو مبارک
آتی تھی فلک سے یہی احسنت کی آواز	یہہ شادی سردار علا سب کو مبارک
ہر سمت نکاح شہ والا کی ہوئی دھوم	یہہ کار شہنشاہ ہدا سب کو مبارک
کیونکر نہو مسرور یہہ سنکر دل مومن	یہہ کار اجر صل علی سب کو مبارک

اللھم صل وسلم	بس کردے ختم حافظ مسکین بہ صلوٰۃ	وبارک علی محمد
	جو نعت مین ہی شعر لکھا سب کو مبارک	

قصیدہ در بیان عبداللہ ام مکتوم معہ نظم ونثر

کہتے ہین کہ ایکروز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تھے اور وہان کئی حضرت
کے اصحاب بھی حاضر تھے اور مکہ کے بڑے بڑے سردار دولتمند مشرک بھی اس مجلس مین آئے تھے
اور بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکون گمراہون مرتدون کو نصیحت کرتے تھے ایمان
لانے اسلام سے مشرف ہونے فرماتے تھے اور ارشاد کی باتون مین مشغول ومصروف تھے
کہ ویسے مین عبداللہ ام مکتوم کا بیٹا دونون آنکھون سے اندہا مسجد مین حضرت کے نزدیک
آیا اور بعد سلام علیک کے دوزانو ادب سے بیٹھکر عرض کیا اور کہا یارسول اللہ علمنی
مما علمک اللہ یعنے کہا عبداللہ نابینا نے سکھاؤ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرکو تین وہ باتین

اور وہ کام جو سکھایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور تلقین کرو مجھ کو اور ہدایت کرو مجھ کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرتؐ نے اوس سے بات نکی منہہ پھیر لیا بعد عبداللہ ام مکتوم نے اور کہا یا رسول اللہ علمنی مما علمک اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بے ادبی کے سبب اور منہہ پھیر لیا جواب ندیا عبداللہ ام مکتوم دونون انکھونسے اندھے تھے نظر نہ آتا تھا حضرت کے جواب ندینے اور منہہ پھیر لینے پر کچھہ خیال نکر کر بار بار کہتے تھے یارسول اللہ علمنی مما علمک اللہ پھر حضرت نے اونسے اور منہہ پھیر کر اون سردارون سے بات کرنے مین مشغول ہوئے پس اصحابون نے حضرت عبداللہ ام مکتوم سے یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

اے عبداللہ ابھی تو آپ جاؤ — کبھی بروقت فرصت آپ آؤ
ابھی ہین کام مین مشغول حضرتؐ — ہین گمراہونکے تئین کرتے نصیحت
سبھی سردار مشرک اہل مکہ — بہ الفت آئے اور بیٹھے ہین اسجا
اُنھین فرماتے ہین اسلام لائے — سعادت دولت ایمان پائے
اُنھین کرتے ہین حضرت وعظ اسدم — سخن ارشاد کے کرتے ہین ہردم
نہ بولو تم ابھی حضرت سے جاؤ — کبھی بروقت فرصت آپ آؤ

سنبھل کر راہ سے تم جاؤ قبلہ
تمھارا حافظ و ناصر ہے مولا

عبداللہ ام مکتوم یہہ بات سنکر نہایت رنجیدہ و شرمندہ ہوئے اور مسجد سے اٹھکر باہر چلے گئے اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اوترے اور ایک پردہ غیب کا حضرتؐ کے اور اون سردارون کے درمیان کردیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون مشرکونکی انکھہ سے چھپ گئے تب جبرئیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپکو درود و سلام کے بعد کہا عبس وتولیٰ ان جاءہ الاعمیٰ یہہ سنا کر پردہ اٹھالیا

اور جبرئیل علیہ السلام چلے گئے اس سورت مین عجب کلام کی نزاکت ہی یعنے عبس و تولی یہہ
دونون غائب کے صیغے ہین جیسے کوئی کی بات کسی اور سے کہتا ہی یعنے ترش روئی
کی تیور چڑھائی منہہ پھیر لیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آیا نابینا اندھا عبداللہ ام مکتوم
کا بیٹا نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پھیر التفات و مہربانی فرماکر حاضر کرکر خطاب
کیا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ یعنے کس چیز نے
بتایا تجھہ کو کیا جانتا ہی تو یا محمد شاید وہ اندھا بہت پاک و پاکیزہ ہوئی تم نصیحت کرو
ہدایت کی راہ بتاؤ وہ قبول کرے تمھارے کہنے کے موافق کام کرے عمل کرے سب
گناہون سے پاک ہووے مقبول ہوجاوے أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ
وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ وہ شخص جو دولتمند ہی دنیا کا مالدار ہی ایمان لانے سے پروا
نہین رکھتا مغرور ہی مسلمان ہونیسے بے نیازی کرتا ہی اور پھر تو یا محمد اوسکے واسطے
اوسکیطرف منہہ سکھتا ہی ایمان لانے کی توقع کرکر اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی اسکی بات
سنے مین مشغول ہوتا ہی یا محمد وہ جو مالدار پاک نہووے ایمان نہ لاوے کفر و شرک کی
نجاست مین پڑا رہی تیرے اوپر کچھہ گناہ نہین تجھہ کو حکم پہنچا دینا چاہیئے اتنا مشغول
ہونا اسکی طرف درکار نہین وہ بے پرواہی کرتا ہی ایمان کی دولت اوسے نصیب نہو گی
وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ وَهُوَ يَخْشَىٰ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ
فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ اور وہ شخص جو آیا تیرے پاس شوق سے شتابی دوڑا ہوا دین
کے علم سیکھنے کیواسطے اخلاص سے محبت سے عبداللہ ام مکتوم کا بیٹا اور وہ ڈرتا ہی
خدا تعالی سے اور یا محمد پھر تو اوسکیطرف سے منہہ پھیر لیتا ہی اوسکے جواب دینے مین
اور اوسکی تسلی و تشفی کرنے مین مشغول نہین ہوتا اون مالدارون کی طرف منہہ لاتا ہی
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ چاہیئے تمکو اب جو کئے سو کئے پھر ایسا نہ کرنا جب جبرئیل علیہ السلام
نے یہہ آیتین پڑھین حضرت کو سنائین پس اسیوقت آپنے معلوم کیا یہہ عتاب ہی عبداللہ

ام مکتوم

ام مکتوم کے واسطے اوسکے سوال کا جواب ندیا اللہ تعالی کو یہہ بات پسند نہ آئی اسبات کو معلوم کرکے حضرت بیتاب ہوکر اوٹھے اوسکے منانے کے واسطے اوسکی خاطرداری کیواسطے مسجد سے باہر نکلکے لوگون سے پوچھا اور یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

عبداللہ ام مکتوم عالی وقدر	ق	کسطرف کو گیا کوئی کہدو خبر
ایسے گھبرائے کچھہ خوف اللہ سے		حال اپنے سے بس ہوگئے بے خبر
ایک اندھیری سی آنکھون مین تھی چھاگئی		اور نزدیک تھا یکبیک آہ سر
ایک دیوار سے جا لگے آپ کا		لیک حق نے بچایا وہین فضل کر
ہیبت حق سے روتے تھے اور کانپتے		ڈھونڈھتے ہر ایک سمت خیر البشر
ہر طرف جاکے کہتے تھے یون مصطفی		عبداللہ ام مکتوم تم ہو کدہر
آو جلدی ملاقات مجھہ سے کرو		بہر حافظ کرو مجھہ پہ لطف نظر

نثر

الغرض حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ام مکتوم کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے راہ مین پائے ملاقات ہوئی آپنے ہاتھہ اونکا پکڑلیا بہت عذر کیا خاطرداری کی اور اپنی ساتھہ مسجد مین لائے اور اپنی چادر بچھائی اور عبداللہ ام مکتوم کو اپنی چادر پر بٹھلایا اور جو جو پوچھنا تھا پوچھا اور آپ کو جو جو فرمانا تھا فرمایا اور کہا ای عبداللہ ام مکتوم مین جب تلک زندہ ہون اور تم جب تلک زندہ ہو تمھارا کھانا پہنا سب میرے ذمہ ہے اور انکی بہت خاطرداری کرکے تشفی کرکے اونکو رخصت کیا پھر جب کبھی عبداللہ ام مکتوم آپکے نزدیک آتے تو آپ انکو دیکھتے ہی خوش ہوتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِالَّذِي عَاتَبَنِي فِيهِ رَبِّي یعنے خوشی ہو جیواس سیکو جسکے لئے عتاب کیا میرے تئین پروردگار میرے اور آپ عبداللہ ام مکتوم کے نزدیک جاتے اور فرماتے ای عبداللہ اگر کچھہ آپ کی حاجت ہو تو فرماؤ مجھہ

غرض ہو تو فرماؤ کچھ کام ہو تو فرماؤ مین بجالاؤن اور آپ اپنپر بہت مہربانی فرماتے تھے
کہتے ہین کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے جہاد کیواسطے مشرکونکی
کافرونکی تنبیہ کے واسطے باہر کہین تشریف لیجاتے سفر کرتے تب عبداللہ ام مکتوم کو مدینہ
منورہ مین اپنا خلیفہ کرجاتے آپ انسے یہہ محبت والفت رکھتے تھے بعد آپ نے اوسکے
فائدے اور ناواقفونکی نصیحت مین یہہ فرمایا اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

صاحب دولت ہی جو کوئی بشر — عرض یہہ اوس سے ہے میری سربسر
حق نے کیا تمکو ہے گر مالدار — جھڑکو غریبون کو نہ تم زینہار
در پہ جو کوئی آوے تمھارے فقیر — اسکو مدد دو وہ اگر ہو حقیر
عزت وحرمت سے بٹھاؤ اُسے — شاد کرو کھانا کھلاؤ اوسے
تمسے جو مسکین کرے کوئی بات — موڑو حقارت سے نہ منہہ اسکے سات
حق نے فقیرون کو مقرر کیا — صاحب دولت پہ شرف ہے دیا
دوستو فرمائے ہین خیر البشر — سمجھو فقیرون کو نہ تم کم قدر
اور نہ حقارت سے کرو تم نظر — اونپہ نہ دولت کا جتاؤ فخر
صاحب دولت سے ہے بہتر فقیر — ہان بہ احادیث نبی ای امیر
حکم خدا اور نبی جو کہ تھا — حافظ کمتر نے سنا ہی دیا
مانو نہ مانو جو رضا آپ کی — کہدیا جو کچھ کہ تھا حکم نبی
اب پڑھو صلوٰۃ بروح نبی — صدق سے آواز سے باہم سبھی
کردیا حافظ نے یہانسے تمام — ہان بہ نبی پڑھکے صلوٰۃ وسلام

اللھم صل وسلم — قصیدہ در بیان عکاشہ — وبارک علی محمد

روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا ای بلال

آج شہر مدینہ مین منادی کردو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی کا گناہ یا کسی کی خطا
کی ہو یا کسیکا کچھہ لیا ہو یا کسیکو مارا ہو بُرا کہا ہو تو آج آکے مسجد مین داد خواہ
ہووے بحکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بلال رض نے شہر مدینہ مین منادی کردی اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

سنلو یار و بگوش دل تم ذرا آج فرماے یون رسول خدا
مین نے کسی اگرچہ کی ہو خطا لے اپنا مبادلہ بس وہ آ
مین نے تکلیف کسکو دی ہو اگر یا کہ پہنچا یا ہو وے کسیکو ضرر
آج بس آکے مجھہ سے وہ سر بسر انتقام اپنا لے برائے خدا
یہہ نہ سمجھے کہ یہہ محمد ہین سرور انبیا ہین احمد ہین
یا شفیع الورا ہین سید ہین او نپہ کس طرحسے کرین ہم جفا
یہہ نہ سمجھے یہہ ہین رسول خدا ان سے کسطرح اپنی لین ہم جزا
بلکہ آوے وہ زود بہر خدا دل مین اپنے کرے نہ خوف و رجا
مجھہ سے کسکی خطا ہوئی ہو اگر قرض یا کہ کسی کا ہو مجھہ پر
لے لے بے خوف آکے اور بے ڈر حشر کا مجھسے نا رکھے دعوا
مجھہ کو دنیا سے کوچ کرنا ہے سوئے فردوس اب گذرنا ہی
کرلو جسکو یہان جو کرنا ہے پیش خالق کرے نہ شکوا آ
کسکو مارا ہو یا بُرا ہو کہا یا کسی پہ کیا ہو بے جا جفا
حافظا کردے یہہ خبر ہر جا لے لے دنیا ہی مین وہ اپنی جزا

نثر

جب یہہ شہرت شہر مدینہ مین ہوئی تمام مخلوق وہان اگر جمع ہوئی اور سب اصحاب نبی
وہان مسجد کے گرد اگرد بیٹھے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یار و نکے قریب

جاکے فرمایا کہ ای بھائیو اب میری وفات قریب ہی مین اس دنیائی دون سے رحلت فرماتا ہون اس لئے مین تم سب صاحبون سے کہتا ہون کہ مین نے اگر کسیکا کچھ قرض لیا ہو یا کسی کو مارا ہو یا اگر کچھ برا کہا ہو تو وہ شخص آجاوے اور اپنا انتقام لیوے اگر وہ چاہے کہ مین قیامت کے روز اپنا انتقام لون یہہ نہو گا قیامت کے روز مین خدا کے روبرو ندامت نہ اٹھاؤن یہہ سخن سنتے ہی ایک شخص بنام عکاشہ یار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت کے

روبرو آکر ادب سے یہہ کہا	قصیدہ	اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

میری ایک التجا ہی عرض اسدم یا رسول اللہ
اگر فرماؤ تو کہدون بجرم یا رسول اللہ

ادب سے دست بستہ ہو کہا ایسرور عالم
مین اپنا حال سب کہتا ہون اسدم یا رسول اللہ

شتر کی پشت پر بیٹھے کہین کو آپ جاتے تھے
مبارک دست مین چابک تھا اسدم یا رسول اللہ

وہ کوڑا اونٹ سے بچکر لگا آپشت پر میری
گئی چابک کے لگتے پشت پر بس خم یا رسول اللہ

منگا دو آپ وہ چابک اگر یا مصطفےٰ مجھ کو
تو بدلہ آپ سے لون ہو کے بیغم یا رسول اللہ

وگرنہ روز محشر آپ سے دعویٰ کرونگا مین
کریگا عدل جب خلاق عالم یا رسول اللہ

	خدائے پاک عادل ہی وہ حافظ اور ناصر ہی جو چاہیگا کریگا آپ اسدم یا رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم

الغرض یہہ سنتے ہی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ سے کہا ای بھائی سلمانؓ جلد جا اور فاطمہؓ سے کہہ کہ ای فاطمہ محل مین جو چابک بھاری دراز دہری ہی وہ دیدو سلمانؓ بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے قریب گیا اور ملول و محزون ہو کر کہا ای فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محل مین جو چابک بھاری و دراز دہری ہی طلب کی ہی آپ مجھ کو عنایت فرماوین یہہ سنتے ہی حضرت فاطمہ زہرا نے کہا ای بھائی سلمانؓ بابا کو اس بیمار مین چابک کا کیا کام پڑا ہی سلمانؓ نے عرض کی ای فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص بنام عکاشہ یار آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا مشہور و معروف ہی اسنے منگوائی ہی باعث منگوانے کا یہہ ہے کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین یہہ چابک سفر مین تھا اور آپ شتر پر سوار تھے اور عکاشہ کہین سامنے کھڑا تھا آپنے شتر کی پشت سے چوک کر عکاشہ کی پشت پر کوڑا مارا سو وہ آج اپنا انتقام لینے پر مستعد ہوا ہی یہہ سنکر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے زار زار رو کر کہا ای بھائی سلمان جا اور عکاشہ سے کہہ کہ تو نہین جانتا یہہ محمد مصطفے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کیون سنگدل بنا ہی میرا باپ سب سے وفاداری کرتا تھا تس پیچھے جناب امام حسن و جناب امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما نے بھی عکاشہ سے رو رو کر یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

ای بھائی عکاشہ نہین کیا تجھہ کو خبر ہی	نانا یہہ ہمارا ہی شہ جن و بشر ہی
جانے ہی تو ہی کون یہہ مت اپنہ جفا کر	یہہ شافع محشر ہین تیرا ہوش کدہر ہی
مارا ہی اگر ایک تجھے نانا نے کوڑا	لے مار ہمین دو کہ نہین اسمین خطر ہی
لیکن نہ جفا کر کبھی نانا پہ ہمارے	تکلیف پیمبر مین تجھے دیکھہ ضرر ہی
ہم دونون برادر ہین تیرے روبرو حاضر	چابک لے ہمین مار نہین کچھہ یہہ جبر ہی
بیمار ہین سلطان رسل والے عکاشہ	مار یگا اگر انکو تو بے شبہ جبر ہی

حافظ کے لئے رحم کر احمد پہ عکاشہ
لاریب تجھے اسمین نہایت ہی اجر ہے

نثر

الغرض عکاشہ نے کہا نانا کہتے ہین کہ جب سلمان نے کوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لادیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کوڑا لیکر عکاشہ سے کہا ای بھائی عکاشہ یہہ چابک حاضر ہی تو ایک کوڑا بدلے سو مارلے عکاشہ نے وہین کوڑا ہاتھہ مین لیا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جامہ وتار ہے

مین اوسوقت برہنہ تھا یہہ سخن سنکر آنحضرت نے اپنے بدن مبارک کو برہنہ کیا یہہ دیکھکر
سب یار و اصحاب بیقرار ہوکر رونے لگے زمین و زمان مین بڑا غم ہوا عرش عظیم تھرایا فرشتے
سخت حیران ہوئے الغرض عکاشہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کو برہنہ پاکر
اور مہر نبوت پر نظر کرکے دوڑکر مہر نبوت پر بوسہ دیا اور نہایت شاد ہوکر ادب سے یہہ کہا

اللھم صل وسلم	جواب	وبارك علی محمد
یارب صل علی محمد شفیعنا فوقنا الھزادی	بہ الٰہی اجب دعائی الی منادی باضطراری	

قصیدہ

رسول مقبول آرزو تھی یہی میری اور یہی تھا مطلب
کہ دیکھون مہر نبوت آنکھونسے اور کرون شاد دلکو مین اب
سنا تھا مین نے جو کوئی مہر نبوت آنکھون سے دیکھہ لیوے
حرام دوزخ کی آگ اوس پر ہو بے شبہ از عنایت رب
بفضل اللہ مقصد دل بر آیا میرا شکر خدا کا
خوشی سے جاؤنگا خلد مین اب ہوا ہی لطف رسول اغلب
یہہ سنکے خیر الانام بولے کہ نار دوزخ حرام تجھہ پر
یقین ہوئی ہے یقین ہوئی ہے ہوا تو بندہ خدا مقرب
حبیب خالق نے اوسکو دیکر دعا وہان سے ہوئے روانہ
مکان کو تشریف لے گئے پھر کئے ہین آرام باخوشی تب
درود یار و پڑہو نبی پر مکان جنت مین پاؤ گے تم
سخن یہہ حافظ کا یاد رکھو نہ بیٹھو خاموش تم یہان اب

اللھم صل وسلم وبارك علی محمد

قصیدہ در مدح بانی مسجد معہ پندی نمازان وغیرہ

حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی خانہ خدا کی یعنے مسجد کی تعمیر کرے خلوص دل سے

صدق

صدق نیت سے نجات کی امید سے خالق کی رضامندی کیلئے تو پروردگار اسکے لئے جنت
مین باغ فردوس مین موتیون کا جواہر بیش قیمتون کا خاصہ عمدہ محل ومکان تیار کرتا ہی
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ مین ایک روپیہ یا ایک اشرفی خرچ کرتا ہی للہ دیتا ہی اللہ
کی خوشنودی کے واسطے محبت کے واسطے قیامت کے منافع کیواسطے دوزخ سے
بچ رہنے کے واسطے تو اللہ تعالیٰ اس ایک کے بدلے دنیا مین دس دیتا ہی اور آخرت
مین ستر اور دوزخ سے نجات دیکر باغ فردوس عنایت کرتا ہی جنت عطا فرماتا ہی
اور پروردگار عالم مسجد کے بنانے والونکو تیار کرنیوالون کو آراستہ کرنے والون کو
تعمیر کرنے والونکو اسکے صلہ مین اسکی جزا مین جنت الفردوس عنایت فرماتا ہی موافق قول
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

جواب

اللہ اللہ اللہ ربنا اللہ اللہ اللہ حسبنا | اللہ اللہ اللہ سیدنا رب اجمع بالشفع شملنا

قصیدہ

جو کرے آراستہ مسجد اگر | باغ جنت مین رہے وہ شاد تر
ہے جزائے خلد اسکی سر بسر | ہان بقول مصطفی خیر البشر
جو کرے راہ خدا مین خرچ مال | باغ جنت مین رہے وہ شاد حال
دونون عالم مین نہ دیکھے وہ ملال | ہے جناب مصطفے سے یہہ خبر
راہ حق مین یکدرم جو کوئی دی | ایک کے بدلے خدا سے دس وہ لے
اور ستر آخرت مین بھی ملے | کیا ہی سودا ہی عزیز و خوبتر
مفت مین ملتی ہی جنت دوستو | کیا نفع کا ہی یہہ سودا دیکھہ لو
ایک کے بدلے مین دس دس ملتے ہین | کیون نفع کھوتے ہو رہکر بے خبر
جو کرے تیار کوئی خانہ خدا | جان کر اللہ کی دل سے رضا

جنت الفردوس ہی اسکی جزا — یہہ احادیثون سے آئی ہے خبر
حافظِ کمتر اگر کچھہ ہو سکے — راہ مین اللہ کی بلند دے
آخرت مین تا تجھے فتر ملے — جسطرح فرمائی ہین خیر البشر

نثر

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مسجد بنا وے تیار کرے اللہ کی رضامندی کیلئے پروردگار عالم کی خوشنودی کیلئے لاریب پروردگار اوسکے لئے جنت مین عمدہ محل تیار کرتا ہی اور جو کوئی مسجد بنا وے اور اس مین نماز نہ پڑھے پروردگار عالم کی طاعت و عبادت نکرے مسجد کی قدر نجانے کل قیامت کے روز وہ مسجد سوال کریگی ای پروردگار ان لوگون نے تیری رضامندی جانکر اپنی بہبودی کے لئے مجھکو بنایا تیار کیا ولیکن کوئی روز مجھہ مین آکر تیری یاد نکی تیرا ذکر نہ کیا تیری روبرو سر نہ جھکایا کاہلی کی سستی کی مجھکو ویران رکھا آباد نکیا بنا سنوار تیار کرکے چھوڑ دیا خدایا مین آج تجھسے داد خواہ ہون فریاد کرتی ہون تاکہ اُن لوگون کو آج اسکی سزا و جزا ملے اور مسجد کے ہمسایہ جو اہل اسلام تھے اور اذان سنکر منہہ پھیر کر چلے جاتے تھے کبھی مسجد مین قدم نہ رکھتے تھے نہ آتے تھے اون لوگون کیلئے بھی مسجد قیامت کے میدان مین پروردگار عالم سے فریاد کرے گی اور کہیگی ای پروردگار ان لوگون پر میرا حق تھا انھون نے میرا حق ادا نہ کیا نہ کبھی میری نزدیک آئے نہ قدم رکھا نہ کبھی تیری یاد کی نہ سر جھکایا تب پروردگار ان لوگون سے فرماویگا اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علی محمّد

قصیدہ

پند و سنو کہتی یہہ مسجد ہی کیا — اپنے لئے تم نے کیا ہے بُرا
تمنے جو مسجد کیا گذار وار — کونسی نیت سے کرو آشکار
تم نے جو ویران کیا پھر اسے — چھوڑ دیا میرا مکان کسلئے

کیون نہین کرتے تھے کبھی میری یاد — کیون نہین جاتے تھے وہان ہوکے شاد
رکھتے تھے جو گھر سے میرے عار تم — آج بہت ہوگے یہان خوار تم
حکم فرشتون کو کرے گا خدا — انکو جہنم کی چکھاؤ مزا
انکو میرے گھر سے سدا عار تھا — نام سے میرے انھین انکار تھا
آج جہنم مین لیجاؤ انھین — ذائقہ دوزخکا چکھاؤ انھین
حکم سے اللہ کے وہ بالیقین — ڈالینگے دوزخ مین فرشتے وہین
نار جہنم مین جلینگے سدا — پاوینگے اوسوقت کئے کی سزا
رہینگے دوزخ مین ہمیشہ وہان — یعنے عذابون مین سبھی بیگمان
حافظ کمتر کو زنار جحیم — رکھیو تو محفوظ خدائے کریم

نثر

دوستو اب غور کرنیکا مقام ہی یعنے تخم نیکی کے بونا اور ثمر بد لینا یہہ کام عقلمندون کا نہین یعنے مسجد بنانی بہت زیب و زینت سے سنوارنی تعمیر کرنی پھر اوسمین نماز نہ پڑھنی نافرمانی کرنی یہہ بات عقل سے بعید ہی یعنے مسجد سے منہہ پھرانا اور اللہ تعالی کا ذکر نہ کرنا نہایت بُری بات ہی بلکہ ان باتون پر ایسے لوگون پر سیہات ہی ان کامون سے دوزخ مین نار جہنم مین سخت دکھہ اور عذاب مین رہنا جلنا ہوگا پروردگار اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا یعنے جو کوئی نیکی کریگا نیکی پاویگا اور جو کوئی بدی کریگا بدی پاویگا ایسا جیسا جسطرح نیکی کے کام کئے ہو کرتے ہو ویسا ہی نماز پڑھنے عبادت کرنے سر جھکانے ذکر الہی کرنے کا شوق و ذوق رکھو کاہلی و سستی نکرو جو نماز نہین پڑھتے عبادت نہین کرتے اللہ تعالی فرماتا ہی اونکے گھر کھانے نجاؤ بلکہ اونکا سلام نلو اونکو جانورون سے بدتر جانو یعنے بے نمازون سے جانور افضل ہین بلکہ بے نماز کافر سے ابتر ہی

نعوذ باللہ منہا ایسے کام نہ کرنا چاہیئے یا اللہ ہم سب بھائی مؤمن مسلمانون کو نماز پڑھنے عبادت کرنے کا شوق و ذوق دے تیری محبت اور تیرے حبیب کی الفت مین ہمیشہ صبح و شام رکھے اور تیرا ہی ذکر نصیب کر آمین یارب العالمین اللھم صل وسلم وبارك علی محمد

قصیدہ

یارب ترا جو فرض ہی دلسے ادا کرین	اور ایسا شوق دے کہ عبادت کیا کرین
دے ایسی تیری حب و ولا ہم کو یا الٰہ	بے یاد تیری ہم نہ کوئی دم رہا کرین
تیری ہی ذوق و شوق مین رہوین مدام ہم	تیرا ہی نام دل سے ہمیشہ لیا کرین
اور روبرو جھکا دین تیرے سر بعجز ہم	اور تجھ سے مغفرت کی سدا التجا کرین
پر جرم ہم ہین بخشدے اے کبریا ہمین	جز تیری کس سے مطلب دل اپنا روا کرین
یارب گناہ بخش محمد کے واسطے	غفار تو ہی جز تیرے کس سے دعا کرین

اللھم صل وسلم	حافظ کو ایسا عشق دے اپنے ذوالجلال وہ اور ہم بھی دلسے خدا ہی خدا کرین	وبارك علی محمد

قصیدہ در احوال محشر مع نظم و نثر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی آپ فرماتے ہین کہ قیامت کے روز جب نیکی اور بدی تولے جائیگی پھر جب اگر نیکی وزنہ تنکے برابر کم ہوگی تب پروردگار فرماویگا ای بندے یہان تو تھوڑی نیکی کم آتی ہی اگر تھوڑی اور نیکی ہو تو تیرا تول پورا ہو اور تو عذاب سے دوزخ کے رہائی پاکر جنت کے قابل ہوتا ہی تب اسوقت بندہ عرض کریگا خدایا اور نیکی تو میرے نزدیک کچھ نہین مین ہی دست ہون اگر مجھ کو ایک لحظہ بھر کی فرصت ملے تو اس میدان مین جاکر اپنے بھائی بند ماں باپ جنکے ساتھ دنیا مین مین نے بہت سی نیکی کی ہی اور اونکی خاطر بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائی ہین تھوڑی نیکی اونسے مانگ لاؤن حکم ہوگا اے فرشتو میرے اسے چھوڑ دو تاکہ یہہ اپنے بیگانون سے تھوڑی نیکی مانگ لاوی کہتے ہین

وہ بندہ وہان سے نکلکر بدحال حیران و سرگردان اوس میدان قیامت مین آویگا اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پہلے اپنے باپ کو پاویگا جب باپکو دیکھیگا دیکھتے ہی اسکے دلمین بڑا بھروسا بندھیگا اور بہت شاد و فرحان ہوگا اور کہیگا اب میرا بیڑا پار لگا اب اپنے منزل مقصود کو پہنچونگا یہہ خوشی کرتے ہوئے باپ کے روبرو جاکر نہایت عجز و انکساری سے یہہ عرض کریگا اور کہیگا اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

ای میرے باباجان ای قبلہ	مین ہون فرزند آپ کا پیارا
کس شفقت سے اور محبت سے	تمنے دنیا مین مجھکو تھا پالا
میری خاطر ہزارون تکلیفین	جان پر سہکے اف نہ فرمایا
سب سے افزود پیار تھا مجھپر	مجھہ پہ غصہ کبھی نہ فرمایا
تھا خوشی جسمین اور مین راضی	اوسمین راضی تھے تم بھی ای بابا
میرا آرام اور راحت تم	ڈھونڈھتے تھے مدام صبح و مسا
باباجان اب بھی لطف فرماؤ	کام آؤ کرونگا صلہ عطا
ایک ذرہ دو مجھے اگر نیکی	تو میرا غم سے ہووے چھٹکارا
کرکے الطاف مجھہ پہ باباجان	نیکی للہ مجھہ کو دیدو ذرا
ہوکے محتاج تھوڑی نیکی کا	آپکے روبرو ہون مین آیا

بہر حافظ کرو میرے یہ کرم
کام آؤ میرے برائے خدا

نثر

یعنے کہیگا ای باباجان میرے ای قبلہ میرے مین آپکا فرزند دلبند ہون جگر گوشہ ہون دنیا مین سب سے زیادہ آپ مجھکو عزیز رکھتے تھے سب سے مجھہ کو زیادہ پیار و محبت کرتے

تھے جسمین مین راضی تھا اسمین آپ بھی راضی تھے ہمیشہ میرا آرام اور میری خوشی چاہتے
تھے ہر طرح کی آفتونسے نگہبانی کیا کرتے تھے گودی سے کبھی زمین پر نہ سلاتے تھے
ہمیشہ ناز و نعمت سے پالتے سنبھالتے تھے ای بابا جان اسوقت ایک ذرہ نیکی کا
محتاج ہوکر آپکے روبرو آیا ہون اگر مہربانی فرماکر ایکذرہ نیکی مجھے عنایت فرماؤ تو اس قیامت
کی سختی سے بچون نجات پاؤن نہین تو جہنم مین ڈالا جاؤنگا باپ یہہ بات سنکر کہیگا ای
شخص تو کون ہی کیا بکتا ہی مین تجھکو نہین پہچانتا مین تیرا باپ نہین تو جا اور کہین دوسری
جائے جاڈھونڈھلے تب وہ بیچارا محزون و ملول مایوس و نا امید ہوکر وہانسے پھریگا
اور کہیگا ہائے افسوس آج وہ وقت ہی کہ باپ نے باپ پنے سے اپنے انکار کیا حسرتا
اب کہان جاؤن کون اسوقت مددگار ہوگا پھر خیال آئیگا کہ بھلا چلو مائکے قریب جاوین
دیکھین مان کیا سلوک کرتی ہی یہہ سوچکر مانکو ڈھونڈھتا پھریگا جب وہ نظر آویگی
اوسکے پاس جاکر کہیگا ای مان تو میرے پیدا ہونیکے لئے ہمیشہ دعا مانگتی تھی جب
مین پیدا ہوا میرے پالنے مین کیا کیا دکھ و تکلیفین اٹھاتی تھی راتدن میرا ہی
آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا میرے آرام و راحت کے لئے بھولجاتی تھی ای
مان اب مین ذرہ نیکی کا محتاج ہوکر تیرے پاس آیا ہون اگر تو وہی نظر مجھپر رحمت
کی کرکر تھوڑی نیکی دلوائیگی تو مین آج کی سختی سے بچونگا اور جنم بھر تیرا احسان مانونگا
نہین تو جہنم مین ڈالا جاؤنگا مان یہہ باتین سنکر اسکو یہہ جواب دیگی اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

ای شخص کون ہی تو یہان بک رہا ہی کیا	مان کسکو کہہ رہا ہی دیوانہ ہوا ہی کیا
مین کسکی مان ہون نا میرا فرزند ہی کوئی	مان کسکے تین بنا تا ہی تجھکو ہوا ہی کیا
مین خود ہون اپنے حال مین حیران و اغم	کیا دون کسیکو پاس میرے اب ہا ہی کیا
ایشخص جانہ چھیڑ مجھے ایسے وقت مین	یہہ وقت آشنا کوئی کسکا ہوا ہی کیا

مین آپ اپنے حال مین خوار و ذلیل ہون	ناحق نہ چھیڑ مجھکو کسی پر خفا ہی کیا
یہہ وقت وہ ہی بھائی کو بھائی نہ آوے کام	کوئی ایسی جا بھی کسکا ہوا آشنا ہی کیا

حافظ اسی کے واسطے عقبیٰ سنوارلے
ہشیار ہو سمجھ لے بھلا اور برا ہی کیا

نثر

وہ شخص ماںباپ کے جب ایسے کلام سنیگا نا امید ہو جائیگا اور دلمین پچھتاویگا کہیگا ہائے اب مین کہان جاؤن کس سے اس مصیبت کیوقت مدد مانگون ماںباپ کے برابر کون ایسا دوست ہی جو اوسے اپنا حال سناؤن کہ وہ ایسے وقت مین کام آوے اور مجھہ غریب عاجز کو اس بلا اور اس عذاب سے چھڑاوے افسوس جنکی رضامندی کیواسطے مین نے اپنی عمر گنوائی آج وے لوگ میرے کام نہ آئے پس نہایت ملول و محزون ہو کر کہیگا بھلا چلو بہن کے قریب جاوین دیکھین بہن کیا سلوک کرتی ہی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہن مل جائیگی جب بہن کو دیکھیگا کہیگا ای بہن دنیا مین تو تو مجھے بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی پیار و محبت رکھتی تھی میری خوشی خدا سے مناتی تھی دکھ کیوقت چھاتی اور گلے سے لگاتی تھی میری تندرستی اور آرام چاہا کرتی تھی ای بہن اب یہان قیامت کے میدان مین ایک ذرہ نیکی کیواسطے پھنسا ہون اگر تو وہی محبت کی نظر کرکے مجھے تھوڑی نیکی عنایت کرے تو مین تیرے سبب اس مصیبت سے مخلصی پاؤن جنت مین چلا جاؤن اور تیرا احسانمند ہون بہن کہیگی ای شخص تو کون ہی کیا بکتا ہی مجھ سے اسوقت نہ بول مین اپنی پریشانی مین آپ گرفتار ہون کیونکہ دوسرے کی مدد کرون آخر وہ مایوس ہو کر بھائی کو ڈھونڈھیگا جب بھائی نظر آویگا کہیگا ای پیارے بھائی دنیا مین تم ہم اکھٹے مل ملکر رہا کرتے تھے ایکدوسرے کے مددگار رہتے تھے آپس مین پیار و محبت کی چال چلا کرتے تھے میری خوشی سے تجھے خوشی تھی میری غمی سے تجھے غمی تھی ای بھائی اسوقت حسابکی جائے

مجھ کو لائے ہین سو ایک ذرہ بھر نیکی کم آئی ہی اگر ایک ذرہ نیکی مجھے دیتو میرا حساب پورا
ہووے اور درد دکھہ سے نجات پاؤن بہشت مین جاؤن دوزخ سے بچون نہین تو جہنم
مین ڈالا جاؤنگا بھائی بھائی پنے سے منکر ہوگا کہیگا ای شخص تو کون ہی کسکو بھائی بناتا ہے
مین تیرا بھائی نہین اور کہین جاڈھونڈھلے بھائی اوسکی آہ وزاری پر خیال نکریگا پھر
عورت کے پاس جائیگا کہیگا ای یار جانی وای دوست روحانی مین تیرا خاوند
ہون دنیا مین تیری خوشی کیواسطے مین اپنے ماںباپ خویش واقارب سے ہمیشہ لڑا کرتا تھا تیرے
آرام کیلئے کیا کیا دکھہ اُٹھاتا تھا ماںباپ کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ رہا تھا جسمین تو راضی تھی وہی
کام کرتا تھا اب نیکی بدی تولی جاتی ہی حساب کا وقت ہی سو ایک ذرہ نیکی کم آئی ہی اگر تو
اپنے پاس سے تھوڑی نیکی مجھے دے تو مین تیرا احسانمند رہون اور تیرے سبب عذاب
سے چھوٹون عورت یہہ بات سنکر اسکو یہہ جواب دیوگی اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

دنیا مین خاوند کسے کوئی دم — اپنا بنائی نہین ای ذی فہم
جھوٹے نہ کر ایسے کبھی تو کلام — مجھ پہ نہ تہمت تو لگا ای انام
کسکی نہ عورت ہوئی ہین آجتک — نام لے یونہین نہ میرا ایک بیک
ایسے ندے آنکے مجھ کو فریب — جو روپنے کا نہ لگا مجھکو عیب
کسلئے پھسلاتا ہی ای شخص تو — ایسے سخن مجھ سے نکر پھر کبھو
مین نہین عورت ہون تیری ای بشر — اور کہین ڈھونڈھ لے تا ہو خیر
کس سے طلب کرتا ہی نیکی یہان — میری مجھے ہیگی پڑی ای جوان
مین نہین پہچانتی تو کون ہی — اپنی چلا جا تو کہین راہ لے
جھوٹھ نہ بک ایسے یہان تو کلام — مجھ کو نہ حافظ سوا کچھہ ہے کام

النغرض عورت بھی یونہین صاف صاف جواب سنا دیگی یعنے ای شخص تو کون ہی کیا کہتا ہی

مین کسی کی عورت نہین بنی نہ مین نے کسیکو اپنا خاوند بنایا ایسے جھوٹے کلام ناحق نہ کہہ
یہان سے چلا جا ایسے فریب کی باتین نہ کر اسیطرح ما نباپ بھائی بہن عورت سب
اپنا اپنا پیچھا چھڑا دینگے عرض جب اوسکی ہر طرف سے آس ٹوٹ جاویگی تب نا امید شرمندہ
ہوکر اللہ تعالی کی درگاہ مین جا نہ سکیگا کھیگا افسوس مین اپنے خاوند کو کیا منہہ دکھاؤن
ہاتھ خالی کیونکر جاؤن جن جن سے امید رکھتا ہی آج وے لوگ میرے کام نہ آئے میری
اس مصیبت پر کسی نے رحم نہ کیا ائے مین کدھر جاؤن اپنے دلکا حال کسکو سناؤن اب ائے
میرے خالق و مالک کون اس میرے حالپر نظر رحمت کی کرے اور دریائے غم سے مجھہ ڈوبتے کو پار
لگائے یہہ کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا کر غمگین ہوا ہاتھہ اٹھا کر پاک پروردگار
کی جناب مین عرض کریگا اور کہیگا ایمیرے مالک تو سب جانتا ہی تجھسے کچھہ پوشیدہ نہین
آپہی جتنا مجھے ہوسکا اوتنا خوب دوڑا کہین کسینے نہ پوچھا ما نباپ جورو لڑکے بھائی
بہن کوئی کام نہ آئے سب نے صاف صاف جواب سنایا اب تو ہی اپنا فضل و کرم کر خدایا
تو غفور الرحیم ہی تیرے سوا اب کوئی وسیلہ نہین تب پروردگار فرماویگا ای بندے تو نے جنکی
رضامندی مین اپنی عمر گنوائی جنکی خاطر بڑی بڑی تکلیفین اٹھائین حرام و حلال
کا کچھہ خیال نکیا بھلے برے پر دھیان نہ لگایا اللہ اور رسول کے حکمونکو جنکی خاطر چھوڑ دیا
اونہین کی خوشی پر دوڑا کیا خلاف شرع کام کرتا رہا اب وہ کہان ہین کیون نہین ایسے برے
وقت مین کوئی تیرے کام آتا ہی تب وہ بیچارہ شرمندہ ہوجائیگا اللہ تعالے فرماویگا ائے بندے
میرے دنیا مین حکم ہوا تھا کہ میری طاعت و عبادت کیجیو تو نے اپنے لوگونکی خوشی کیواسطے مجھہ
کو بھول گیا اپنے بیگانون کی خوشی چاہی اونکے کامونمین حاضر رہا عبادت سے غفلت کی اگر
تو مجھہ کو رحیم و کریم دلسے جانتا تو ہرگز میری طاعت مین میرے حکم مین سستی نکرتا میری خوشی
ڈھونڈھتا وہی میری خوشی آج تیرے کام آتی اب میرا اختیار ہی چاہون بخشون چاہون
سزا دون خیانچہ ایسا ہی ہوگا پروردگار جسکو چاہیگا بخشیگا جسکو چاہیگا سزا دیگا الہی ہم کو

نیک کامونکی توفیق دے اور سبکی محبت دلسے اٹھا کر تیری اور تیرے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب کر آمین آمین آمین یارب العالمین اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

دنیائے دنی ای یار وہہ مردار ہی	مت دام مین آؤ اسکے یہہ مکار ہی
ہر حال و ہر دم ہر لحظہ مادام تم	نیکی ہی کرو تو آخر بیڑا پار ہی
ما نباپ و برادر کوئی کسیکا ہے نہین	دنیا کا یہہ بالکل جھوٹھا الفت پیار ہی
سر اپنا جھکائے رہئے ہمیشہ صاحبو	جو عابد ہی خالق کا وہی دلدار ہی
جو یہان پہ کروگے عقبے مین پاؤگے وہی	نیکون کے لئے فردوس وہان تیار ہی
ہی بد سے بدی کا آخر ثمرہ دوستو	مجرم کے لئے دوزخ کی دہکتی نار ہی

کر ذکر خدا ہر وقت ہمیشہ ای حافظ
یہہ بہتر سب سے تیرے لئے اذکار ہی

قصیدہ در بیان ولادت آنسرور کائنات محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہی کہ جب عمر شریف آنسرور کائنات مفخر موجودات رحمت عالمیان وصفوت آدمیان وتتمۂ دور زمان احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ترسٹھ برس کو پہنچی اور ماہ ربیع الاوّل بارہوین روز دوشنبہ آغاز تھا بعضون نے لکھا ہے کہ دوسری تاریخ روز دوشنبہ تھا غرض تاریخ وفات مین اسکی اختلاف ہی مگر صحیح روایت یہہ ہے کہ جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہوین تاریخ روز دوشنبہ کو دنیائے دون سے رحلت فرمائی قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون راویان فصیح اللسان یون بیان فرماتے ہین کہ ماہ ربیع الاوّل تاریخ بارہوین روز دوشنبہ ملک الموت حکم سے پروردگار عالم کے آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر آیا اور دستک دیا

اور کہا السلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہہ آواز آپکے گوش مبارک مین پہنچی آپنے
جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا ای فاطمہ جاؤ خبر لو کون شخص دروازہ پر آیا ہی اور
کیا چاہتا ہی یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا دروازے پر آئین اور کہا ای شخص تم
کون ہو کیا کام رکھتے ہو ملک الموت نے کہا یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اللہ کیطرف سے
آیا ہون پروردگار کا بھیجا ہون اگر اجازت ہو تو مکان مین آؤن وگرنہ پھر جاتا ہون
یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے یہہ خبر اپنے باباجان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہنچائی اور کہا ای باباجان کوئی ایک شخص بزرگ نیک صورت دروازے پر آیا
ہی اور کہتا ہی مین اللہ تعالی کا بھیجا ہوا آیا ہون اگر مجھہ کو رضا ہو تو مین مکان مین
آؤن وگرنہ کہو تو یہین سے پھر جاتا ہون یہہ سنتے ہی جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین
احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ زہرا سے یہہ کہا۔ اللہم صل وسلم و بارک علی محمد

جواب

کس سے حمد خدا بیان ہووے ہر سر مو اگر زبان ہووے | وحدہ لاشریک یکتا ہے جسکا احکام کن فکان ہووے

قصیدہ

مرد وہ جو کہ در پہ آیا ہی | اُسنے پیغام رب کا لایا ہی
جلد اسکو بلا لو ای فاطمہؓ | شربت موت اوسنے لایا ہی
وہ فرشتہ ہی کچھہ نہین انسان | موت کہتے جسے وہی یہہ ہان
زود اوسکو بلاؤ تم بہ مکان | حکم اللہ سے وہ آیا ہی
باپ بیٹون مین فاطمہ پیاری | تفرقہ جو ہی ڈالتا بھاری
یہہ وہی موت سخت ہی کاری | اسنے عہدہ اسیکا پایا ہی
آج تمسے کرے گا مجھکو جدا | بے پدر آج ہوگی تم دردا
ہوگی امت بھی بے نبی ای وا | آج کیا غم نے منہہ دکھایا ہی

آج حق نے کیا ہی مجھکو طلب — تمنے ہوتا ہو نہین جدا بس اب
بے نبیؐ ہوگی آج امت سب — ابر غم کیا ہی سر پہ چھایا ہی
چند مدّت ہین تم بھی ای زہرا — چھوڑ دنیا ملوگے مجھسے آ
سب کو ایکروز رہیگا ہونا فنا — رنج کیون تمنے دلپہ لایا ہی
غم سے پر غم نکیون ہو حافظ جہان — نیلگون غم سے جبکہ ہو آسمان
کیا صحابونکے پھر ہو غم کا بیان — نثر — جیسا فرقت مین دل جلایا ہی

یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے مغموم و محزون ناچار در اقدس کھولدیا اور فرمایا ای ملک الموت علیہ السلام آئے تشریف لائے بابا جان آپکو بلاتے ہین یہہ سنتے ہی عزرائیل علیہ السّلام حاضر ہوئے جسوقت قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچے او سیدم ادب سے سر جھکالیا اور یہہ کہا ۔ اللّٰھم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

ای خدا کے نبی سلام علیک — دو جہان کے وصی سلام علیک
حکم اللہ سے ہون ہین آیا — بعد صلوٰۃ حق نے فرمایا
چھوڑ دنیا کو یا رسوّلِ خدا — باغ جنت کی اب کرو تم فضا
آپ کو خواہش جہان ہو اگر — تو مجھے کرد و ایسا ہی اب خبر
پھر کے جاتا ہو نہین ابھی اسدم — جو رضا ہو کہو ایشاہِ امم
حکم رب ہی حبیبؐ میرے کی — ہو رضا جسمین مین بھی ہون راضی
حکم گر ہو تو روح قبض کرون — ورنہ جاؤن چلا جو کہئے کہون
کہکے فرمان بس یہہ حافظ کا — چلدئے عزرائیلؑ سوئے سما

نثر

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ باتین ملک الموتؑ کی زبان سے

سنی اوسوقت آپنے اپنے لب معجز بیان شیرین لسان سے یون فرمایا ای عزرائیل علیہ السلام
جسمین میرے پروردگار کی رضا اوسمین میری رضا جسمین میرے معبود کی خوشی اوسمین میری خوشی
ای ملک الموت جسطرح میرے خالق بے نیاز کا فرمان ہی اوسیطرح کا کام کر یعنے میری روح قبض
کر کہتے ہین کہ جب ملک الموت علیہ السلام نے آپکے جسم مطہر سے روح قبض کی اوسوقت
زمین و زمانمین ایک ماتم برپا ہوگیا ۵ یارو اصحاب بیقرار ہوئے ۵ صورت غنچہ دلفگار
ہوئے ۵ اور جناب فاطمہ زہرا و جناب امام حسن اور جناب امام حسین رو رو کر یہہ کہنے لگے اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

نانا ہمین تنہا نہ یہان چھوڑ کے جاؤ — اور بحر غم ہجر مین اپنے نہ رلاؤ
آویگا بجز آپکے کیونکر ہمین آرام — رہویگا بسا دلکو قلق ہجر مین یا دام
کہتی تھی سدا فاطمہ اطہر بھی یہہ درد — کسطرح رہون ہجر مین بابا کے مین ننداں
بابا مجھے اب قرب مین تم زود بلا لو — دنیائے دنی سے مجھے اب جلد اٹھا لو
کیا حال صحابان نبی مین کرون تحریر — ہر ایک غم ہجر مین تھا آپ کے دلگیر
خون آنکھونسے روتا تھا ہر اک غم مین نبی کے — مغموم تھا فرقت مین ہر اک سر خفی کے
اوس روز گویا صاحبو برپا تھی قیامت — پر غم تھے ہر اک خورد و کلان غم سے نہایت

تحریر ہو کب حال وفات شہ عالم — اللہم صل وسلم
حافظ غم احمد مین سدا دل تو ہی پر غم — وبارک علی محمد

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ فرزندان جابر رضی اللہ عنہم

روایت ہی کہ ایک روز حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے دل مین ارادہ کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی کیجئے یہہ ارادہ دلمین مصمم ٹھہرا کر جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین
حبیب رب العالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آئے اور بعد

سلام علیک کے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپکو مجھہ خاکسار کے گھر کھانیکا اذن ہی آپ
قبول فرمائے اور مجھہ غریب خانہ مین قدم رنجہ فرما کر زیب و زینت بخشیئے تو عین نوازش ہوگی
اپنے اذن اونکا قبول کیا اور حضرت جابرؓ سے فرمایا ای جابرؓ آپ جاؤ اور جو کچھہ اللہ تعالی
نے آپ کو مقدور دیا ہی اتنا ہی پکاؤ زیادہ تکلیف مت کرو یہہ سنتے ہی حضرت جابرؓ
خوش ہوکر وہانسے مکان کو تشریف لائے اور آتے ہی مکان مین ایک بکر یکا بچہ اچھا
موٹا فربہ و تیار و تازہ تھا اوسکو ذبح کیا اور پوست اوسکا کھینچکر جدا کیا اور گوشت
کو قیمہ کرکے پکانے مین مشغول ہوئے کہتے ہین حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو فرزند سعادتمند
تھے وہ بھی ذبح کرتیوقت وہان حاضر تھے جسطرح بکر یکا بچہ اونکے والد نے ذبح کیا وہ
کھڑے ہوئے سب دیکھتے تھے الغرض جسوقت حضرت جابر کھانا پکانیمین مشغول ہوئے
اوسوقت اپنے بچون سے بالکل بیخبر ہوگئے تھے کہتے ہین بڑے بھائی کا نام قاسم
تھا اوسکی عمر نو برس کی تھی اور چھوٹے بھائی کا نام محمود تھا اوسکی عمر سات برس کی
تھی اوسوقت بڑے بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی محمود سے یہہ کہا۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

ای بھائی میرے آپ ادھر آیئے محمود	اِک بات مین کہتا ہون سنو اُسکو بدل تُو
کھیلینگے بہم ملکے چلو ماڑی پہ دونو	یہہ کہکے چڑھے دونون اسیوقت خوشی ہو
محمود سے قاسم نے کہا سنئے ای بھائی	اک بات میرے دلمین عجب آج ہی آئی
ذبوح کیا باپ نے جسطرح سے بچہ	ویسا مین کرون تمکو کرو تم مجھے اسجا
چھوٹے نے کہا تم جو کہو ہے مجھے منظور	جس کھیل مین تم خوش ہو مین اسمین ہون مسرور
یہہ کہکے بڑے بھائی نے چھوٹے کو سلایا	اور تیز چھری حلق پہ بھائی کے چلایا
جسوقت جدا ہوگیا سر تن سے دریغا	اور خون روان بھائی کا بھائی نے جو دیکھا
بھائی کے تئین دیکھکے بس خوف جو کھایا	ماڑی سے گرا نیچے وہین پیر جو سرکا

بس گرتے ہی دنیا سے کیا اوسنے رحلت	حافظ ہوئی تب حضرت جابر پہ مصیبت

نثر

جسوقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے فرزند کو ماڑی کے نیچے گرا ہوا بے جان پایا دوڑکر اوسکے نزدیک آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ فرزند ارجمند دنیائے دون سے روانہ ملک بقا ہوکر بیجان پڑا ہے نہایت غمگین ہوئے جب یہہ خبر اونکی بی بی کو ہوئی دوڑی آئین اور نہایت گریہ وزاری کرنے لگین پس جب خیال اپنے چھوٹے فرزند کا آیا تب اونکو ڈھونڈھنے لگے کہین نہ پایا پس جسوقت ماڑی پر چڑھکر دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ چھوٹا فرزند محمود خون آلودہ سر تن سے جدا پڑا ہوا ہی تب تو نہایت غم والم ہوا اور انکی بی بی بھی نہایت آہ و زاری کرنے لگین اسوقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی سے کہا ای بی بی یہہ وقت رونیکا نہین صبر وشکر کا وقت ہے اللہ تعالی کو ایسا ہی کرنا منظور تھا ایسا ہی امر تھا ایسی ہی خوشی تھی اوسکی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور آج پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مہمان ہین ابھی تشریف لاوینگے اگر یہہ حال آپکو معلوم ہوگا تو آزردہ ہوجائینگے کھانا نہ کھائینگے اپنا کام اپنی محنت سب بیفائدہ ہوجائیگی ای بی بی کچھہ غم نہ کھاؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدمون پر اپنے دونون بچے قربان ہین حضرت جابرؓ نے ایسی ایسی باتون سے اپنی بی بی کو تسلی دیا سمجھایا الغرض جابرؓ نے اپنے دونون فرزند و نکو مکان کے گوشہ مین ایکجا لیجاکر سلا دیا اور اپنی بی بی سے کہا ای بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اپنے مکان پر تشریف لاوین اور بچون کو یاد کرین تو کہدینا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے مکان مین حاضر نہین کہین باہر کھیلتے ہونگے آپ کھانا تناول فرمائیے وہ پھر ہمارے ہمراہ کھالینگے اسی طرح اپنی بی بی کو سمجھا بجھاکر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تشریف لیگئے اور یہہ کہا

قصیدہ	اللہم صل وسلم وبارک علی محمد
یا نبی مصطفے اسلام علیک	یا رسولِ خدا سلام علیک

یا حبیب خدا کرم کیجئے | کھانا تیار ہو چکا چلئے
کرکے بخنہ طعام آیا ہون | عرض خدمت مین اپنی لایا ہون
چلکے میرے مکان کو یا حضرت | بخشئے آپ زیب اور زینت
الغرض جب چلے رسولِ خدا | اور پہنچے جو گھر پہ اونکے جا
آئے تب جبرئیلؑ وہان اوسدم | اور کہے السلام شاہ امم
حکم اللہ مین ہون آیا | بعد صلوٰۃ حق نے فرمایا
بچے جابر کے دونون یا حضرت | آج کر گئے جہان سے رحلت
دونون بچون کو پاس بلواؤ | اونکے تئین آپ زندہ فرماؤ
نام لڑکون کا لے پکارو تم | زندہ دونون وہ ہونگے باہم
کہکے فرمان جو تھا حافظ کا | چلدئے جبرئیل سوئے سما

نثر

جسوقت جبرئیل علیہ السلام سے یہہ باتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنین نہایت آزردہ ہوئے الغرض حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپکے دست مبارک دھلاکر فرد بچھایا اور کھانیکا طشت بھرکر آپکے روبرو لارکھا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمائیے آپنے زبان مبارک سے فرمایا ای جابر آپ بھی آئیے اور اپنے دونون صاحبزادونکو بلا لیجئے تاکہ وہ بھی ہمراہ میرے کھانا کھالیوین یہہ سنکر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرزند ہمارے دونون اسوقت مکان مین حاضر نہین کہین باہر کھیلنے گئے ہین آپ کھانا تناول فرمائیے وہ ہمارے ہمراہ کھالینگے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای جابر جاؤ اور آپکے فرزند جہان کہین کھیلتے ہونگے وہانسے ڈھونڈھ لاؤ یہہ سنکر حضرت جابر رضی اللہ عنہ مکان سے باہر گئے اور بعد تھوڑے عرصے کے مکان مین آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی

علیہ وسلم اونھین سب جانے دیکھہ آیا ہون غرض اسوقت وہ کہین ملتے نہین آپکھانا تناول
فرمایئے من بعد آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای جابر آپ جاؤ اور وہ جہان کہین
کھیلتے ہونگے وہانسے انھین ڈھونڈھہ لاؤ بغیر اونکے مین کھانا نہ کھاؤنگا حضرت جابرؓ
نے یہہ کلام آنحضرتؐ کی زبان مبارک سے سنا تب تو نہایت آزردہ وملول ہوکر یہہ کہا

اللھم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علی محمد

مطلب دل سنیئے میرا یا نبیؐ | کہتا ہون احوال زاول سبھی
آپ سے جسوقت رضا مین نے لے | آیا جو گھر اپنے کو مین دیکھنے
آتے ہی ایک بکری کا بچہ وہین | کر دیا مذبوح سنو بالیقین
بچے بھی حاضر تھے میرے دونون وان | دیکھتے تھے خون غنم کا روان
کھیل سمجھہ دونون نے ماڑی پہ جا | چھوٹے کو مذبوح بڑے نے کیا
خون کے دیکھے سے وہ جو ہے ڈرا | ماڑی سے بس وہ بھی زمین پر گرا
گرتے ہی بے جان ہوا یا نبیؐ | گذری ہی کل دیکھو حقیقت یہی
دونون کو گوشہ مین سلا شاہ دین | آیا بخدمت تھا سنو بالیقین
صبر یہہ حافظ کی رضا مین کیا | شکر کیا ہان بخدا مصطفےٰ

نثر

جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جابر کی زبان سے یہہ باتین سنین سنکر کہا ای جابر
آپکے فرزند کہان ہین اونکو یہان اٹھا لاؤ تب حضرت جابرؓ نے دونون بچونکو لا حاضر
کیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون لڑکون کا نام لیکر پکارا بس ارسیدم وہ دونون بچے
زندہ ہوئے اٹھہ بیٹھے حضرت جابرؓ اور اونکی بی بی یہہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوئے مین الغرض
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکون کو اپنے ہمراہ لیکر کھانا تناول فرمایا جب کھانا کھاکے
فارغ ہوئے تب حضرت جابر اور اونکی بی بی کو اور اونکے صبر وشکر پر بہت تحسین وآفرین

کی اور فرمایا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ یعنے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی صابرون کو
نس پیچھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہہ کہا ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

قصیدہ

معجز بیان ہو تم یا محمدؐ	فیض اللسان ہو تم یا محمدؐ
بحرِ سخا ہو فیضِ رسا ہو	فخرِ زمان ہو تم یا محمدؐ
محبوب رب ہو سالار دین ہو	شاہِ جہان ہو تم یا محمدؐ
اللہ خود ہی واصف تمھارا	وہ خوش بیان ہو تم یا محمدؐ
بخشاؤ گے تم لاریب حق سے	صاحب امان ہو تم یا محمدؐ
ظاہر ہین لاکھون اعجاز تم سے	کیا ذی نشان ہو تم یا محمدؐ
بچے ہمارے زندہ کئے تم	کیا خوش زبان ہو تم یا محمدؐ
صبح و مسا اور ہر لحظہ ہر آن	ہان ہر زمان ہو تم یا محمدؐ

حافظ پہ اپنے دونون جہانین
بس مہربان ہو تم یا محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

ہذا قصیدہ در بیان فاختہ و بازمعہ نظم و نثر

راویان فصیح اللسان یون بیان فرماتے ہین کہ ایکروز آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ اپنے یارونکے مدینہ منورہ کی مسجد مین بیٹھکر کچھہ وعظ و نصیحت فرماتے تھے کہ ویسے مین ایک فاختہ مانند بید کے لرزتی ہوئی بیہوش و حواس رُوبرُو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آکر گر پڑی آنحضرتؐ نے اوس فاختہ نیمجان کا حال پر ملال دیکھکر زبان مبارک سے یہہ فرمایا

قصیدہ مربع

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

کہے اوس سے حبیبؐ خدا او ستم	کیون لرزتی ہے کہنے کیا ہی ستم
تیرے دل مین ہی یا کہ کیسا غم	جو ہی حال دل اپنا کہہ اے ستم

بند ۲

کہی فاختہ تب از حکم خدا — سنو حال حبیب خدا میرا
مجھے باز نے گھر سے کیا ہے جدا — ہی اسیکا نہایت مجھ کو الم

بند ۳

ہوئے تین دن اپنا چھوڑ مکان — ہو نہین حال پریشان اور حیران
میرے دو بچے ہین شہا جو وہان — نہ مین جانون وہ ہونگے کہان پر غم

بند ۴

نہین اونکو وسیلہ سوائے خدا — نہ مین حال سے واقف انکے ذرا
وہ کہان پہ پڑے ہونگے دردا — ہون نہایت اسی غم سے پر غم

بند ۵

میرے بچون سے مجھ کو ملا دیجئے — مجھے دست عدو سے رہا کیجئے
میری جان شہ دین بچا دیجئے — کرو سرور عالم اتنا کرم

بند ۶

تمھین رحمت عالم حق نے کیا — کرو مجھ پہ کرم اب اے آقا
نہین کوئی وسیلہ مجھے تم سا — کرو لطف برائے حافظ تم

نثر

جسدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس فاختہ حال حزین سے یہہ ماجرا سنا سنکے خاموش رہگئے من بعد جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب ربّ العالمین احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس فاختہ سے کہا اے فاختہ وہ باز جسنے تجھکو صید کیا وہ کہان ہی یہہ آپ زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ اوسیوقت وہ باز حاضر ہوا اور باادب دست بستہ ہوکر یہہ کہا اللھم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

ویسے مین باز آکے حاضر ہوا	تھا جو گوشہ مین وہ تو ظاہر ہوا
باز نے تب کہا رسول امم	فاختہ مجھکو دو کرو یہہ کرم
بھوکھ سے مین ہلاک ہون ہی	فاختہ دید و مجھکو یا احمدؐ
اسکو لیجاکے مین بھی کھاؤنگا	اپنے بچون کو بھی کھلاؤنگا
سنکے تب یہہ کہے رسولؐ خدا	رحم کرا وسکے حال پر تو ذرا
آسرا اوس نے پکڑا آ میرا	چھوڑ ای باز اب نہ اسکو ستا
باز نے تب کہا پیمبرؐ سے	یعنے شافع بہ روز محشر سے
بھوکھ سے حال ہی میرا ابتر	اسکو چھوڑونمین زندہ اب کیونکر
تب کہے اُسکے تئین رسولِ خدا	رحم کر اسپہ از برائے خدا
چھوڑ دے فاختہ کو تو اسدم	حال پر اسکے کر ذرا تو کرم
چھوڑ حافظ کے واسطے اسکو	رنج اس بینوا کو مت دے تو

نثر

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سمجھایا اور منایا مگر آپکی بات اسنے نمانی تب بھی آپنے خفا ہوکر اور نہایت نرمی و آہستگی سے فرمایا ای باز اس فاختہ بیکس کو چھوڑدے اسکا نام نہ لے اسکے دو بچے جنگل مین بھوکے پیاسے خدا جانے کہان پھرتے ہونگے اگر یہہ جاویگی تو انھین ڈھونڈھکر سنبھالیگی اسپر احسان کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالے کو اگر تجھکو ایسی ہی گوشت کی خواہش ہی تو کتنا کھاتا ہی کہا مین تجھے گوشت منگوا دیتا ہون اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

تو کتنا گوشت اب کھاویگا فرما	تجھے دیتا ہون مین فی الحال منگوا

کہا نین اور کا چہتا لحم ہون — اوسیکا خاص خواہان دلسے مین ہون
شکار اپنا لئے بن مین نہ جاؤن — مین اوسکے گوشت بن کسکا نہ کھاؤن
بہت سمجھایا اوسکو شاہ دین نے — ولیکن نہین قبولی بات اوس نے
کہے پھر گوشت مین دیتا ہون اپنا — ولیکن نام مت لے فاختہ کا
قبولا باز نے تب اس سخن کو — کہے تب یہہ سخن حضرتؐ نے اسکو
تو کہہ دون گوشت مین کسجا کا اپنے — کہا دو گوشت رخسارونکا اپنے
چھری جب گال کو حضرت لگائے — تمامی یار دوڑے پاس آئے
کہے یون باز سے صدیق نے آ — بجھے لے گوشت مین دیتا ہون اپنا
ادب کر پھر حافظ مصطفےٰؐ سے — حذر کر گوشت سے خیر الوریٰ کے

نثر

یہہ سنکر باز نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ای خلیفۂ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اسبات مین کچھہ نہ دخل دیجئے گا مجھکو تو سوائے گوشت فاختہ اور کسیکے گوشت سے مطلب نہین اگر آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون رخسارونکا گوشت عنایت فرماوین تو اس فاختہ کو زندہ چھوڑون ورنہ کوئی ہزار لذیذ گوشت لاوے مجھے کسی سے مطلب نہین یہہ سنکر حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ فرمایا اللھم صل وسلم وبارک علیٰ محمدؐ

قصیدہ

کہا تب حضرت بوبکرؓ سے یون باز نے اکثر — تمھارا گوشت مین ہرگز نہین لونگا بحر سرور
کہا حضرت عمرؓ نے گوشت لے دیتا ہون مین اپنا — تجھے بھی چاہیئے کہ بات اسدم میری رکھہ لینا
کہا نین چاہیئے خاموش ہو تم چپ رہو اسدم — میری اسبات مین اب یا عمرؓ بالکل نہ روم
کہے من بعد اکر حضرت عثمانؓ نے اوسکو — میرا تو گوشت لے ای باز مین دیتا ہون اپنا تجھکو
کہا تب باز نے تم چپ رہو ای حضرت عثمان — تمھارے گوشت کا سائل نہین کچھہ مین ہون یہان

کہا حضرت علیؓ نے بعد رے مین گوشت دیتا ہون رسول اللہ سے لیکن تو دعوی لحم کا کر یون
کہا حضرت علیؓ کو بھی کہ تم خاموش ہو حضرت مین کچھ تمسے نہین سائل ہون اے مشکلکشا اسوقت

جو لون تو فاختہ ہی لون ورنہ گوشت احمدؐ کا
قسم حافظ کی ہی یا شیر حق یہہ شوق ہی اپنا

نثر

الغرض حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوس باز کی بہت عجز و انکساری کی لیکن اوسنے نمانا اور کہا اے شیر خدا ای داماد مصطفے مین بجز اپنا شکار لئے یہانسے نجاؤنگا یا عوض فاختہ کے گوشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لونگا تب فاختہ کو رہا کرونگا یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اصحابو میرے تم سب خاموش رہو مین خود اپنا گوشت دیتا ہون یہہ کہکر تیز چھری ہاتھ مین لیکر اپنے بازو سے کہا اے باز تو کہہ کہ تجھے گوشت مین اپنے جسم سے کہان کا دون یہہ سنکر

باز نے کہا - اللہم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علی محمدؐ

کہنے لگا تب یا نبیؐ دو گوشت تم تنہہ کا مجھے تا سرور دنیا و دین یہہ فاختہ جی سے بچے
زان پس کہے حسینؓ آ لے تو ہمارا گوشت سب لیکن تو دعوی چھوڑ دے اس فاختہ بیکس کا اب
حسینؓ سے یون باز پھر بولا کہ ای سبط نبیؐ اسبا تین مت بات تم ہرگز کرو دیگر کوئی
حضرتؓ نے تب لیکر چھری جسدم لگائی گال پر جو چاہتے تھے کاٹنے آباز بیٹھا ہاتھ پر
حضرتؓ سے بولا او گھڑی نیک ہو تم برحق نبیؐ کوئی نہین دنیا مین ہے نا ہوویگا تمسا سخی
اللہ کے محبوب ہو تم مرسلون سے خوب ہو حق سے بسا مرغوب ہو طالب خدا مطلوب ہو
مین باز عزرائیلؑ ہون اور فاختہ ہے جبرئیلؑ بھیجا سخاوت آزمانے آپ کی رب الجلیل
تمسا کوئی ابر سخا تمسا کوئی ابر عطا یا مصطفے یا مجتبے دیکھا کسیکو نا سنا
تم ہو نبیؐ آخر زمان تم ہو شفیع الس و جان تم مالک کون و مکان ہو یا یقین اور بیگمان
یا رو نبیؐ پاک پر بھیجو درود دین دمبدم تا فضل سے اللہ کے سب دور ہووے درد و غم

اللہم صل وسلم	حافظ غلام ہی آپ کا یا حضرت خیر الورا اوہس کا خدا کے واسطے بر لاؤ دل کا مدعا	وبارک علی محمد

قصیدہ در بیان عبد اللہ المعروف ابو ثمہ ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہ منہ نظم و نثر

نقل ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفے تھے عدالت مین مشہور و معروف اونکا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبد اللہ المعروف ابو ثمہ نہایت خوبصورت و نیک سیرت و خوش گلو تھا قرآن شریف بہت عمدہ قرأت و خوش لحنی سے پڑھتا تھا یہانتک کہ جب اصحابونکو قرآن مجید و فرقان حمید سننے کا شوق و ذوق ہوتا تو ابو ثمہ سے سنتے اور خوش ہوتے اتفاقا ایک روز وہ بیمار ہوئے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکی صحت و تندرستی کیلئے پروردگار عالم کی نذر مانی کہ ایخالق بے نیاز اگر میرا فرزند ارجمند اس بیماری سے شفا پائیگا تو مین ایک مہینے کے روزے رکھونگا الغرض اللہ جلشانہ نے اپنے فضل و کرم سے اوسکو شفا بخشی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پروردگار عالم کی نذر ادا کی جب عبد اللہ المعروف ابو ثمہ تندرست ہوئے تب ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر تشریف لیگئے پس یہہ خبر شہر مین ہوئی کہ آج جسکو قرآن شریف سننیکا شوق و ذوق ہو تو وہ روضۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آوے یہہ خبر مسرت سنکر بہت سے لوگ آئے اور جمع ہوئے کہتے ہین کہ جب ابو ثمہ نے تلاوت قرآن شروع کی تب ہر طرف سے یہہ آواز آئی

اللہم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

واہ شاباش ابن عمر مرحبا	مرحبا اے زہے نیک تر مرحبا
کیا ہی آواز خوش کیا ہے شیرین لسان	ہی قرأت بھی کیا پر اثر مرحبا
ای ابو ثمہ کس منہ سے مدح و ثنا	آپ کی ہم کرین سر بسر مرحبا
کیا ہی دلچسپ تم نے قرأت پڑھی	ہر حرف کرا دا کس قدر مرحبا

عاشقو تمکو سنا کر کلام خدا		شاد تم نے کیا خوشتر مرحبا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا		لاکھون ابن عمر آپ پر مرحبا
لحن داؤد حافظ نے بخشی تمھین		بالیقین سربسر سربسر مرحبا

نثر

یہہ کہکر سب خاموش رہگئے تب ابوشحمہ نے سب اصحابون سے رخصت لیکر مکان کی طرف روانہ ہوئے تب اثنا راہ مین ایک یہودی سے ملاقات ہوئی کہتے ہین وہ یہودی طبیب تھا طبابت کے کام مین مشہور و معروف تھا ابوشحمہ کو دیکھتے ہی کہنے لگا ای ابوشحمہ آپ ابھی بیماری سے کچھہ کچھہ صحت پائے ہو رنگ تمھارا زرد ہو رہا ہی آج تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر قرآن شریف پڑھنے کو تشریف لیگئے تھے اسطرح اگر آپ محنت کیا کروگے تو پھر اور بیمار ہو جاؤگے مین نے آپکے لئے ایک مصلحت ٹھہرائی ہی اگر آپ سنو اور قبول کرو تو اسمین آپکی بہتری ہی آپنے فرمایا وہ کیا ہی بیان کرتا ہی یہودی نے یہہ کہا

اللہم صل وسلم	قصیدہ	وبارک علی محمد

ابوشحمہ چلو میرے مکان کو		بنائی اک دوا ہی پینے شب کو
شراب اوسکا اسم ہر جا ہی اشہر		ذرا چلکر خوشی سے پی لو اسکو
جو کچھہ ہووے گی بیماری جسم مین		وہ ہوگی دور کل پیتے ہی اسکو
بدن کی دور سب ہوویگی سستی		خوشی لاریب حاصل ہوگی تم کو
باقوت بدن مین ہوگی حاصل		نظر آوے گی فرحت جان وتن کو
بڑھیگا تن مین خون پینے سے اسکے		یہہ کھوویگا تمھارے غم الم کو
نہایت ہی مجرب یہہ دوا ہی		ذرا پی لو خوشی سے چلکے اسکو
نہ دل مین لاؤ اندیشہ کوئی تم		زبان پر رکھکے دیکھو تو دوا کو
صحت کیسی تھین دیتا ہی حافظ		ذرا سا آزما دیکھو تو اوسکو

نثر

نثر

یہہ سنکر ابوشحمہ نے کہا نعوذ باللہ منہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کا بیٹا ہون اللہ تعالی کی نافرمانی کیونکر کرون اسی شخص خبردار یہہ بات مت کہہ اگر یہہ حال میرے والد حضرت عمرؓ کو کہون تو تیرا کیا حال ہو تجھکو اپنی جان بچانی مشکل ہو جاوے یہہ سنتے ہی اوس یہودی نے بڑی عجز اور انکساری کی اور سمجھایا کہ ای ابوشحمہ مین تمھارے بھلے کو کہتا ہون محبت کی رو سے یہہ دوا پلاتا ہون ورنہ یہہ چیز ڈھونڈھے نہین ملتی تمھاری زہے قسمت کہ مین خود آپکی بہتری کیلئے یہہ دوا دیتا ہون اور پلاتا ہون تاکہ تمکو صحت کلی حاصل ہووے اگر آپکو نشہ کا خیال ہو دوسری اسمین ایسی چیز ملا دیتا ہون کہ اوسکی نشہ جاتی رہے الغرض ایسی ایسی باتون سے اونکو پھسلایا اور شیطان نے بھی ورغلایا تب اوسکے ساتھہ اوسکے گھر کو جاکر آپنے کئی پیالے شراب کے پیئے جب نشہ چڑھا تب اوس یہودی نے گھر سے باہر نکالا یا بعد شیطان علیہ اللعنہ نے آدمی کی صورت بنکر ابوشحمہ کے گمراہ کرنیکو آیا اور راہ مین ابوشحمہ سے ملکر کہا ای ابوشحمہ ایسے نشہ کی حالت مین گھر کو جانا آپ کو مناسب نہین چلو طرف میدان کے سیر کرو جب نشہ اُتر جاوے تب آپ اپنے مکان کو تشریف لیجاؤ کہتے ہین کہ وہان بنی نجار کا ایک باغ نہایت عمدہ مشہور تھا اونھین وہان لیگیا اوس باغ مین ایک جوان عورت خوبصورت بستر راحت پر راحت کرتی تھی ابوشحمہ کو نشہ و مستی کی حالت مین شہوت کا جوش ہوا لپٹ کر بوسہ لیا بوسہ لیتے ہی وہ عورت خواب سے جاگ اُٹھی اور مکان خلوت اور جوان خوبصورت دیکھکر خاموش رہگئی القصہ ابوشحمہ نے اوس سے نشہ کی حالت مین فعل بد کیا شیطان علیہ اللعنہ یہہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوا بعد اوسکے جب ابوشحمہ کو ہوش آیا نشہ جاتا رہا تب آپ اپنی اس نالایق حرکت کو دیکھکر بہت نادم و پشیمان ہو کر یہہ کہنے لگے

اللہم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علی محمد

بیشک خطا کی ہی مین نے یہہ آہ | استغفر اللہ استغفر اللہ

یارب خطا یہہ دے بخش میری — یہہ عرض مجھہ سے ہی میری ہر گاہ
تو جانتا ہی یارب کہون کیا — مجھہ کو کیا تھا شیطان نے گمراہ
ہونا نہ تھا یہہ اور ہو گیا ہی — بس بخش مجھہ کو ایمیرے اللہ
اپنی خطا پر نادم ہون اب مین — کہتا ہون ہر دم استغفر اللہ
مالک ہی تو اور مختار ہی تو — تو میرا حاکم ہی اور ہی شاہ
رو رو کے تجھسے کہتا ہون ہر دم — کر رحم مجھہ پر ای رب ذی جاہ
حافظ تو ہی ہی ناصر تو ہی ہی — کر عفو عصیان سب میرے اللہ

نثر

بعد اوس عورت سے ابو شحمہ نے کہا ای عورت شیطان کے وسواس سے یہہ حرکت بد مجھہ سے ہوئی لیکن اب مین تجھہ سے یہہ امید رکھتا ہون کہ تو اس بات کو کسی سے فاش نکرے اور مجھہ کو رسوا نہ بنا دے یہہ کہکر اوسکی بہت منت و معذرت کر کے مکان کو تشریف لائے الغرض تمام شب نیند نہ آئی بلکہ نالہ و زاری مین تمام رات گذاری اور درگاہ ذو الجلال مین توبہ استغفار کرتے رہے اسیطرح ہر روز آہ و زاری کیا کرتے اتفاقا اوس عورت کو حمل رہگیا بعد مدت حمل کے اس عورت کو ایک بچہ نرینہ پیدا ہوا یعنے لڑکا جنی جب اوسکو لڑکا پیدا ہوا تب اوسکے خویش و اقارب اوسپر طعنہ زنی کرنے لگے اس سبب وہ عورت ہمیشہ فکرمند رہتی اور کہتی کہ اب کیا کرون اس بچہ کو کیونکر چھپاؤن آخر اوسکو یہی سوجھا کہ جسکا نطفہ ہی اوسکے باپ کے پاس ظاہر کرون ایکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد مین وعظ فرماتے تھے اوتنے مین وہ عورت لڑکے کو گود مین لئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو آکر یہہ کہی

اللہم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علی محمد

ای خلیفہ مصطفے کے نامدار — عرض یہہ سن لو مری تم ایکبار
حکم گر ہو آپ کا تو مین کہون — حال دل اپنا سبھی اسدم پکار

سنکے حضرت نے کہا عورت سے یون — کردے کیا مقصد ہی تیرا آشکار
تب کہی عورت نے یا حضرت عمرؓ — سن لو عرض حال میرا ایکبار
یہہ جو بچہ ہیگا میری گود مین — ہی ابو شحمہ کا نطفہ ذیوقار
سنکے یہہ فرمائے تب حضرت عمرؓ — حال کر سب اپنا مجھہ پر آشکار
یہہ حرامی یا حلالی طفل ہی — کیا ہی کہدے جلد تو مجھسے پکار
تب کہی عورت نے یہہ بیشبہہ و شک — ہی حرامی ای نبیؐ کے دوستدار
اوس سے یہہ سنتے ہی حضرت نے کلام — بولے سچ یا جھوٹھہ ہی کر اشتہار
بولی حضرت سے وہ تب باقسمیہ — تب اُٹھے حضرت ہو وہانسے بیقرار
گھر مین آکر دیکھتے حضرت ہین کیا — کھانا کھاتا ہی پسر عالی وقار
باپ کو غصے مین اپنے دیکھہ کر — سر جھکا رو رو کہے تب زار زار
خیر تو ہی کیون خفا ہو باباجان — زرد چہرہ کیون ہوا ہی بے شمار

گر ہوئی ہو مجھہ سے کوئی صادر خطا
بخشو حافظ کے لئے اب ایکبار

نثر

یہہ سنکر حضرت عمرؓ نے فرمایا بات مت کر کھانا جلد کھالے اب قیامت کا سفر تجھکو درپیش ہی تب ابو شحمہ نے کہا ای باباجان کیا سبب ہی آپنے فرمایا تو فلانے روز فلانی تاریخ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک مین قرآن شریف کی تلاوت سے فارغ ہوکر کہان گیا تھا سچ بیان کر تب ابو شحمہ نے کہا ای باباجان مین قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت پاکر مکان کی طرف آتا تھا راہ مین ایک یہودی سے ملاقات ہوئی اُسنے مجھہ کو بہکا پھسلا کر شراب پلائی اوس بیہوشی کی حالت مین فلانے باغ مین ایک عورت سوتی تھی اوسدم شیطان کے ورغلانیسے مین نے فعل بد اوس عورت کے ساتھہ کیا الغرض ہمیشہ توبہ

استغفار کرتا ہون اور غفور الرحیم سے اپنی خطا کی مغفرت چاہتا ہون حضرت عمر نے یہہ باتین سنکر نہایت خفگی کے ساتھہ سر کے بال پکڑ خوبی کیطرح گھسیٹتے ہوئے انکو گھر سے باہر لائے اور فرمایا ای ابوشحمہ تونے تابعداری نفس وشیطان کی کی اور اوس قہار وجبار کے قہر وغضب سے نہ ڈرا اور تونے بیگانی عورت سے حرامکاری کی اب اُسکے بدلمین سو درّے تجھہ کو کھانا پڑیگا موافق قول حق تعالیٰ کے قولہ تعالیٰ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ابوشحمہ نے کہا ای باباجان مین اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہون جو چاہو سو کرو مگر لوگونکے سامنے لیجاکر مجھہ کو ذلیل ورسوا نہ بناؤ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا ای بیٹا تونے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کی اور قیامت کی رسوائی سے خوف نہ کیا اب دنیا کی رسوائی سے ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ زانیونکو سزا چاہئے مسلمانونکے سامنے تاکہ دوسرے لوگون کو عبرت ہو اور ایسے کام سے باز رہین یہہ سنکر ابوشحمہ خاموش رہگئے تب حضرت عمرؓ نے اونکو مسجد کے دروازے پر لائے تب تمام شہر مین اسبات کا شہرہ ہوا کہ آج حضرت عمرؓ زناکرنیکے باعث اپنے بیٹے پر حد شرعی جاری کرتے ہین یہہ سنکر تمام لوگ وہان آکر جمع ہوئے کہتے ہین ابوشحمہ سے لوگونکو بہت محبت تھی سب لوگون نے ملکر حضرت سے عرض کئے اور کہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوشحمہ کی اتنی خطا بُرے خدا عفو فرماؤ آپنے جواب دیا ای بھائیو پروردگار عالم کا جسطرح حکم ہے اوسموافق مجھہ کو کام کرنا چاہئے خلاف شرع کام کیونکر کرون خدا ورسول کے حکم سے کیونکر سر پھراؤن حضرت عمرؓ نے کسی کی بات نمانی کہتے ہین ابوشحمہ کا بدن مثل گلاب کے پھول کے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افلح نام جلاد کو بلاکر یہہ کہا ۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

افلح بنام ایک تھا جلاد بے رحم	فرمائے اسکو آپنے ایصاحب فہم
کپڑے اوتار جلد سے شحمہ کے اسگھڑی	بے حرمتی یہ اوسکی نہ کر کچھہ ذرا شرم

اور مار دُرے اسکے جسم پر بزور زور | افلح نہ اوسکے حال پہ بالکل تو کر رحم
کہتے ہین چند کوڑون کے لگتے ہی پشت پر | بیہوش ہو زمین پہ گرے آپ ایکدم
یہہ حال دیکھہ رونے لگے آہ مار سب | فریاد و غل تمام لگے کرنے مل بہم
ہاتف سے یہہ ندا ہوئی اوسوقت آیکو | اَحْسَنْتَ یا عمر نہ کیا اِسپہ تو رحم

اب مین ہون اوسکا حافظ دناصر صباح وشام
کچھہ دلمین یا عمرؓ نہ کرو آپ اِس کا غم

نثر

حضرت عمرؓ نے بعد اپنے مکان کو آکر دوگانہ شکر کا ادا کیا بعد کتنے دنون کے ابوشحمہ نے دنیائے دُون سے رحلت فرمائی قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تب حضرت عمرؓ نے ابوشحمہ کو خواب مین دیکھا کہ وہ بہشت مین داخل ہی زیب و زینت کے اسباب سے آراستہ ہوکر بادشاہونکی طرح تخت پر بیٹھا جواہر کا تاج سر پر دھرا ہوا حورین خدمت مین حاضر ہین تمام نعمتین بہشت کی روبرو دھری ہین اوسوقت حضرت عمرؓ کو دیکھکر ابوشحمہ نے یہہ کہا

اللّٰھم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علی محمد

السلام علیک یا باجان | السلام علیک صاحب امان
تم پہ ہو رحمت خدا نازل | نار دوزخ سے تم دلائے امان
تمنے مجھپر کیا نہایت کرم | تمنے مجھکو دلایا جنت مکان
بس ندامت سے حشر کی مجھکو | ہی بچایا تمھین نے باباجان
قبر کے بھی عذاب سے بالکل | ملگیا ہیگا بسکہ امن و امان
خدمت مصطفےٰ مین رہتا ہون | روز و شب شاد اور ہون فرحان
چین و آرام مین یہان ہو مین | غم کا بالکل نہین ہی نام و نشان
میری جانب سے مانکی خدمت مین | تم سلام علیک کرنا بیان

حال راحت و مغفرت میرا	یہہ بھی کہدینا اونسے باباجان
فضل حافظ سے شاد ہونمین یہان	حق نے مجھکو بنا دیا ذیشان

نثر

جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب سے بیدار ہوئے تب یہہ احوال ابوشحمہ کی والدہ سے اظہار کیا وہ سنکے بہت خوش ہوئین بعد حضرت عمر رضؓ نے سب لوگونکو جمع کرکے یہہ احوال خواب کا بیان کیا اور کہا ای صاحبو خوب سمجھو ہشیار رہو جاؤ گناہونسے باز آؤ یعنے گناہونکے کفارہ کی فکر ایسجائے کرلو اور وہانکے عذاب سے بچو توبہ کرو پھر نہ گناہونکی طرف رجوع ہو اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

خدائے پاک کی جسکو ہدایت ہو تو ایسی ہو	موئے فرمان رب پر جو شہادت ہو تو ایسی ہو
نہ بیٹے کی محبت کی نہ مانا انکساری کو	کیا اللہ کو راضی فراست ہو تو ایسی ہو
عدالت کو ذرا حضرت عمر کی دستو دیکھو	نہ چھوڑا اپنے بیٹے کو عدالت ہو تو ایسی ہو
بچایا اپنے بیٹے کو عذاب نار دوزخسے	یقین اپنے یگانو پر عنایت ہو تو ایسی ہو
جہنم سے بچایا باغ جنت مین کیا داخل	عنایت ہو تو ایسی رفاقت ہو تو ایسی ہو
ہوا بیٹا بھی راضی اور ہوا خوشنود حافظ بھی	
عدالت ہو تو ایسی ہو صداقت ہو تو ایسی ہو	

نثر

ای بھائیو حضرت عمرؓ کی عدالت کا بیان تمنے سنا اب دلمین سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے ہی عادل تھے کہ دین کے کامونمین کسیکی خاطر و محبت نہ کی یہانتک کہ اپنے پیارے بیٹے کو آپنے سزا دی یعنے انپر حد شرعی جاری کی اب لازم ہی کہ جو کوئی دنیا مین خلاف شرع کام کرے اوسپر حد شرعی جاری کرنی چاہئے تاکہ آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچے اور شرمندگی نہ اٹھاوے اور عذاب دوزخ سے نجات پاوے یا اللہ ہم سبکو نیک

کامون کی توفیق عنایت کر اور بد کامونسے دور رکھ اللہم صل وسلم و بارک علی محمد

قصیدہ

اے صاحب نیکی کے کرو کار سدا تم	اللہ کو ہرگز نہ کرو اپنے خفا تم
باز آؤ گناہون سے یہی عرض ہی میری	توبہ کرو اور پھر نہ کرو یار وخطا تم
ہر وقت ڈرو اوسکے غضب اور قہر سے	جانو اوسے وہ حاضر و ناظر ہی بجا تم
اور دیکھو عمرؓ صاحب عادل کی عدالت	خود بیٹے کو کسطرح دیا اپنے سزا تم
زانی کی سزا کے لئے ہی حکم الٰہی	باز آؤ زنا کرنے سے ہر صبح و مسا تم
نیکی کی ہر شخص کو توفیق دے یارب	آمین کہو یارو سبھی اب وقت دعا تم
اس محفل میلاد مین خاموش نہ بیٹھو	صلوٰۃ پڑھو نام محمدؐ پہ سدا تم
حافظ نے کیا قصہ شمہ کو ختم ہی	سب ملکے کہو صاحبو اب صل علی تم

اللہم صل وسلم

معجزۂ شق القمر مع نظم ونثر

دبارک علیہ

روایت ہی کہ ایکروز ابوجہل اجہل نے ایک یہودی کو اپنے ہمراہ لیکر بڑی خوشی و فرحت کے ساتھ رات کے وقت جناب سالار آب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اگر سچے پیغمبر ہو تو اسوقت ہم جو معجزہ آپسے طلب کرتے ہین ہمین بتلائیے اگر نہ بتلاؤگے تو یقین ہی کہ اس تیغ بیدریغ سے ابھی سیدم آپکا سر مبارک جدا کرونگا یہہ سنکر اپنے فرمایا اے ابوجہل تو کیا معجزہ طلب کرتا ہی اور کیا عجائب و غرائب دیکھنے چاہتا ہی بیان کر تب وہ مرد یہودی اور ابوجہل مردود نے

اپسمین مشورت کرکے یہہ کہا | قصیدہ | اللہم صل وسلم وبارک علیہ

بولا یہودی اسگھڑی یون بوجہل سے کھا تم	لاریب جادو مین ایسا ہشیار ہین شاہ امم
ادنا جہانمین اذنون کوئی نہین ساحر ہے یہان	ہین سخت جادوگر یقین انسور عرب وعجم

ای بوجہل ایسی کوئی تدبیر کیجے اسگھڑی
جسمین چلے نا زور کچھ جادو کا انکے ایکدم

ایسا طلب کوئی معجزہ اونسے کرو مشکل بسا
عاجز ہون جسمین مصطفے اکھلجائے انکا بھرم

تب اس یہودی نے کہا یون بوجہل سے شاد ہو
ای بھائی جو تونے کہا لاریب سچ ہے از فہم

ٹھہرائی مین نے بھائیجان یون مصلحت ہے درمیان
یعنے سما پر بے گمان ہوتا ہے زور سحر کم

یون کرکے باہم مشورت آکر کے نزد مصطفے
بولے ای حافظ کے نبی سنلو بیان کرتے ہین ہم

نثر

تب ابوجہل نے نہایت خوش ہوکے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہت بڑے سخت جادوگر ہو یہہ بات سب مین مشہور و معروف ہی الغرض آپکا سحر آسمان پر چلنا نہایت مشکل تر ہی سو آپسے ہم کہتے ہین کہ آپ ہمین چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے برابر کرکے بتاؤ تب ہم سچ جانینگے کہ آپ برحق پیغمبر آخرالزمان ہو جادوگر نہین ہو پس ہم اور کئی یہود آپ پر ایمان لاکر کلمہ طیبہ سے مشرف ہونگے یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم رب الجلیل آسمان کی طرف انگلی شہادت کی اٹھاکر چاند کی طرف اشارہ کیا پس انگلی کا اشارہ کرنا تھا کہ خدا کے حکم سے چاند اوسیدم شق ہوا یعنے دو ٹکڑے برابر ہوکر آدھا اپنی جائے پر رہا اور آدھا دوسری جائے پر گیا یہہ بات بہت مشہور ہی کیلئے کہ تمام مخلوق نے چاند کو دوبارہ دیکھا تھا اور کلام الہی سے بھی یہہ معجزہ ثبوت ہی۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد۔

قصیدہ

معجز نما ہو یا شاہ عالم
لاریب و شک ہو سب سے مکرم

کوئی ہوا ہی اون سا نہ ہوگا
محبوب رب ہین سردار عالم

صل علیٰ انگلی کا اٹھانا
شق ہو گیا ہی ماہ مکرم

کیا مرتبہ ہی فخر بشر کا
کیا وصف کیجے تحریر ہم

یاران حضرت یہہ دیکھتے ہی
کہنے لگے سب ہو شاد و خرم

صد شکر

صدشکر رب کا ایا پیمبر ہمکو دیا ہی اپنا معظم
حافظ ہی اپنا شافع محشر کیونکر ہو محشر کا ہمکو اب غم

نثر

جب یہہ معجزہ بفضل خدا ظاہر ہوا تب ابوجہل نے یہہ دیکھکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جانتا ہا کہ آپکا زور جادو آسمان پر چل نہ سکیگا مگر آپ بڑے سخت جادوگر ہو تمسا ساحر آجتک دنیا مین کسیکو دیکھا نہ سنا تم اپنے جادو کے زور سے یہہ کام کر دکھائے ہو الغرض آپنے یہہ کام جو کئے ہون مجھے خوب معلوم ہی کہ جادو کے زور سے کئے ہین کبھی اسکو سچ نہ جانونگا ان مگر سچ جب جانونگا کہ آپ اوسکو اور ایکبار اول کیطرح کردو تب حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر انگلی کا اشارہ فرمایا بس اوسیدم وہ دونون ٹکڑے آپسمین ملگئے تب بھی ابوجہل نے دیکھکر یہہ کہا اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

اوسدم بھی کہا بوجہل نے کرا انکار ہی یہہ سحر ہی یہہ جادو کا سب اسرار ہی
مانونگا نہ ہرگز اسکو سچ مین یا نبی لاریب یہہ جادو ہی کا سارا کار ہی
باندھا ہی ہماری آنکھین سحر کر آپنے تمسا تو نہ کوئی یا احمد بس ہشیار ہی
مین تو نہ کبھی لاؤنگا ایمان آپ پر معلوم ہوا سب آپ کا مجھکو کار ہی
ساحر ہو بڑے یکتائے زمان مین جان گیا تھا مخفی جو کچھ کہ وہ بھی ہوا اظہار ہی
ہرگز نہ پڑھونگا کلمہ تمھارا یا نبی دل میرا تمھارے دین سے بیزار ہی

جادو سے کئے ہو تم نے قمر کو شق حضرت
حافظ کا بہت ہی شاید تم پر پیار ہی

نثر

بعد ابوجہل اجہل یہہ کہنے لگا کہ یہہ بات اور یہہ ماجرا کوئی غیر آدمیون سے ورکوئی

مسافرون سے چلکر تحقیق کیا چاہئے الغرض اوسنے کئی شخصونسے اور کئی مسافرونسے پوچھا سبنے کہا ہان ہمنے فلانے روز فلانی تاریخ چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھا تھا بسا لوگون نے گواہی دی تب بھی ابوجہل نے آپ پر ایمان نہ لایا اور کہا یا محمد آپ بیشک جادوگر ہیں لیکن وہ یہودی جو ابوجہل کے ہمراہ آیا تھا اوسنے اور کئی شخصون نے یہہ معجزہ دیکھکر آپ پر ایمان لایا اور کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

قصیدہ ۵

آخر ابوجہل ابتر لا علاج	بولا ہو ساحر سراسر	مین تو کبھی یا پیمبر	لاؤن گا ایمان نہ میسر
آپکو ساحر بنایا لا علاج	لیک وہ ایمان نہ لایا	کفر سے دل نہ پھرایا	یونہین گیا آخر شر مر
اور اس یہودی نے اس آن	لاکر پیمبر پہ ایمان	داخل جنت ہوا ان	آکے وہ دین نبی پر
یہہ معجزہ دیکھ اسدم	لاکھون یہودی نخزم	شوق سے دیکھے اسدم	لائے ہین ایمان نبی پر
یارو درود دین پڑھو تم	دیکھے برشاہ دو عالم	لاریب جاؤ گے جنت مین خوشتر	جاؤ گے جنت مین خوشتر
اللّٰهم صل وسلم	حافظ بیکس تمہارا	اور مدح خون یہہ تمہارا	وبارک علی محمد
	محشر مین دینا سہارا	اسکو رسول پیمبر	

قصیدہ در بیان امام حسینؓ و دختر یہودیہ معہ کبوتر خون آلود نظم و نثر

روایت ہی کنز العباد سے جو معتبر کتاب مشہور و معروف ہی راوی لکھتا ہی کہ ایک یہودی اپنی قوم کا بڑا سردار صاحب عزت تھا اوسکی ایک لڑکی نہایت حسین و خوبصورت و نیک سیرت تھی یعنے وہ ایسی حسین و جمین تھی کہ ماہ مبین اوسکے آگے خجل تھا اور اسکو پریان دیکھتی تھین سو جانسے مسخر ہوتی تھین الغرض اوسکے حسن و خوبی کی جو تعریف کیجئے وہ کم ہی اور اگر لباس نگار بیان لکھون تو یقین ہی ایک داستان ہو جاوے الغرض وہ غیرت خورشید و مہ حکم الٰہی سے ایسی بیمار ہو گئی کہ بالکل ناچار ہو گئی اللّٰهم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

بیمار بھی وہ ایسی بیمار ہو گئی وہ
صدمے سے اوسکے جی ناچار ہو گئی وہ

رو رو کے درد و غم مین صبح و مسا عزیزو
آنکھونکی روشنی سے بیکار ہو گئی وہ

آنکھونسے اوسکے بالکل جاتی رہی بصارت
بس یہہ تو دیکھنے سے ناچار ہو گئی وہ

اور گوش بے سماعت ہر دو لون ہو گئے جو
تب تو زیادہ بیحد غمخوار ہو گئی وہ

پس حکم رب سے ہر دو پا اوسکے ہو گئے لنگ
جینے سے اپنے پھر تو بیزار ہو گئی وہ

اور جسم مین تمامی ہونے لگا جو لرزہ
یہہ حال دیکھ اپنا بس زار ہو گئی وہ

سب جسم گل چکا تھا باقی تھے استخوان ہی
مرنے پہ گو تھی حافظ تیار ہو گئی وہ

نثر

الغرض اُس مہ جبین کے باپ نے اوسکیلئے بہت سے معالجے کئے ہزارہا دن حکیم علاج کر کر کے لاعلاج ہوئے جب اوس لڑکی کے باپ نے اپنے دلسے یون مشورت کی کہ اب کسطرح اوسکا علاج ہو نہین سکتا بہتر ہے کہ اوسکو اپنے باغ مین لیجا کر چھوڑ دیجئے اور اسکیلئے آب و نان وہین پہنچا دیا کیجئے شاید اوسجا کی آب و ہوا اوسکو مفید ہو اور صحت حاصل کرے کہتے ہین کہ شہر سے باہر اوسکا ایک باغ تھا اوس یہودی نے اوس بیمار لڑکی کو وہانسے اٹھا کر اوس باغ مین لے گیا اور اوسکی ہمیشہ خبر رکھتا یہانتک کہ اوسکی بیماری مین تمام پیسا خرچ کر ڈالا لیکن کچھہ اوسکو صورت صحت نظر نہ آئی وہ لڑکی مارے درد کے ہمیشہ آہ و زاری کیا کرتی اور وہان پڑ رہتی اور اوسکا باپ اُسکو وہان چھوڑ کر اپنے فکر معاش جاتا اور کچھہ لے آتا اوسکو بھی کھلاتا آپ بھی کھاتا الغرض بدستور ایکروز اوس بیمار لڑکی کو وہان چھوڑ کر شہر مین گیا اوس روز اوسکو کچھہ کام زیادہ ملگیا اس سبب سے اوسکا وہین رہنا ہو گیا بلکہ تمام شب وہین رہا الغرض یہہ لڑکی درد کی مبتلا درد کے مارے ہمیشہ آہ و زاری کرتی اور

بیقرار رہتی وہ لڑکی کہتی ہی کہ وہ شب تو جون تون گذر گئی جب صبح ہوئی اور ٹھنڈی ہوا چلی تب تمام پرندہ چہچہانے لگے الغرض ایک پرندہ کی آواز دردناک میرے گوش ہوش مین آئی ناگاہ میرے دلمین ایک الم پیدا ہوا مجھہ مین طاقت رفتار و گفتار تو نتھی غرض بڑی ہمت کرکے اوسکی آواز کی سراغ سے اُس جھاڑ کے نیچے آبیٹھی جسپر وہ پرندہ پُرالم بیٹھا تھا الغرض دلمین تو بہت شوق و ذوق تھا کہ اس پرندہ کو کسطرح دیکھون کہ یہہ پرندہ پُرالم کیا ہی اور کسکے درد و غم مین مبتلا ہی آنکھون سے دیکھہ تو سکتی نتھی ولیکن بصد آرزو سر اپنا اونچا کیا جونہی سر اونچا کرنا تھا کہ اوس پرندہ نے اپنا پر جھٹکا اوسوقت اوسکے پرون سے ایک قطرہ خون کا میری آنکھہ مین آگرا وہ قطرہ گرنا تھا کہ میری ایک آنکھہ روشن ہوگئی تو کیا دیکھتی ہون ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی محمدؐ

قصیدہ در بحر طویل

ایک مرغ خون مین تر بتر ۔۔۔ ناشاد بیٹھا بر شجر
ہر آن و ہر لحظہ بہر بہر ۔۔۔ کہتا ہی یہہ فریاد کر
افسوس زہراؓ کا جگر ۔۔۔ شیر غضنفر کا پسر
از دست اعدائے ستم ۔۔۔ پا یا شہادت سر بسر
جس حلق پر شاہ زمان[۱] ۔۔۔ دیتے تھے بوسے ہر زمان
اوسپر کئے خنجر روان ۔۔۔ ہین دشمنون نے بیگمان
افسوس کیا کیجے بیان ۔۔۔ ہی خاک اور خون مین تپان
دشت بلا مین وہ جوان ۔۔۔ بے سر پڑا ہی باوقر
ہی ہی[۲] ہوا وہ تشنہ لب ۔۔۔ سبط نبی شاہ عرب[۳]
سالار دین عالی نسب ۔۔۔ وہ مفخر والا حسب[۴]
ای میرے رب ای میرے رب ۔۔۔ ہیگی بجائے عجب

وہ اون کی امت ہو کے سب | اور یہہ کہے جور و جبر
حکمت تیری یہہ اے خدا | تو خوب ہیگا جانتا
لیکن بظاہر ہی جفا | اون اہلِ کین کی بس بجا
وہ بھی تھے صابر واہ کیا | اموال کیا اولاد کیا
جان تک فدا تو کر دیا | راہ خدا مین سر بسر
اے امتانِ مصطفےٰ | سوچو تو اب دلمین ذرا
وہ دلبر خیر الورا | اتنا سہا جور و جفا
کسکے لئے یہہ کار تھا | سمجھو یہہ کیا اسرار تھا
امت پہ کیسا پیار تھا | ہی حال یہہ حافظ نثر

نثر

الغرض اوس لڑکی نے یہہ تمام گفتگو سنی تب اوس کا جی چاہا کہ کچھہ اور تھوڑا خون لیکر اپنی دوسری آنکھہ مین بھی ڈالون اور اپنے تمام بدن پر بھی ملون شاید اس خون کی برکت سے صحتِ کلی حاصل ہو یہہ خیال دلمین مستحکم کرکے دونون ہاتھہ پھیلا دیے جب کچھہ اور قطرے خون کے گرے تب اوسنے کچھہ اپنی دوسری آنکھہ مین بھی ڈالی اور باقی تمام اپنے جسم پر ملدی بس وہ قطرۂ خون آنکھہ پر اور بدن پر ملتے ہی اوسکی دوسری آنکھہ بھی روشن ہوگئی اور تمام جسم بھی اوّل سے زیادہ درخشان ہوگیا اور چہرہ رشکِ حور نورِ علیٰ نور ہوگیا اور حسن اوسکا نئے سر سے بدر کمال رشکِ ہلال ہوگیا اور بیماری تمام دفع ہوگئی ویسے مین اوس کا باپ آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ نہ وہ بیمار لڑکی ہی نہ آوازِ غمخوار ہی تب تو نہایت پریشان ہوکر باغ مین چو طرف دیکھنے اور ڈھونڈھنے لگا پس ناگاہ اوس باغ مین کیا دیکھتا ہی کہ کوئی ایک نازنین مہ جبین رشکِ چمن کھڑی ہی مگر اوسکو پہچانا نہین کہ یہہ میری لڑکی ہی تب تو نہایت

آزردہ و دلگیر ہو کر اوس نازنین مہ جبین سے یہہ کہا اللّٰہم صل وسلم وبارک علی محمد

جواب

یا رب بھم وبال ھم | عجل بالنصر و بالفرج

قصیدہ

کہین دیکھا ہو تم نے میری دختر | تو بتا دو مجھے اوسکی پیکر
اسی باغ مین چھوڑ گیا تھا اسے | وہ یہان سے نجانون گئی ہی کدھر
دونون آنکھون سے وہ معذور بھی تھی | دونون پا بھی تھے لنج اسکے اکثر
بے سماع ہوئے تھے گوش اوسکے | جسم بھی تھا ہوا لاغر و ابتر
اسمین طاقت و تاب نہ تھی بالکل | استخوان فقط آتے تھے اوسکے نظر
اپنے جینے سے اٹھہ تھی بیٹھی اُٹھا | مبتلائے الم تھی وہ شام و سحر

نہ مین جانون کہان وہ گئی یہان سے
نہین کل سے ہی حافظ اوس کی خبر

نثر

یہہ سنتے ہی اوس لڑکی نے نہایت عاجزی سے کہا ای بابا جان کیا مین آپکی لڑکی نہین ہون آپنے مجھہ کو پہچانا نہین مین وہی مجروح دل ہون جو مجھے آپنے یہان بیمار چھوڑ گیا تھا تب اوسکے والد نے پوچھا ای بیٹی یہہ تیری کونسی صورت سے یہہ صورت ہوئی جلد مجھہ سے بیان کر تب اوس لڑکی نے اوس پرندہ کا تمام ماجرا بیان کیا اور وہ پرندہ بھی وہین جھاڑ پر بیٹھا ہوا تھا اوسے بتلایا تب اوسکے باپ نے اس پرندہ کو غور سے دیکھکر اس مرغ سے یہہ کہا ای مرغ کارساز تو کسی ولی کی روح ہی یا کوئی فرشتہ ہی یا کسی پیغمبر سے چھوٹ کر آیا ہی یا کسی عارضہ مین مبتلا ہی یا کسی کے غم مین خون روتا ہی جو تیرے خون مین اسطرح کا اثر ہی کیا ہی جلد بیان کر تب اوس پرندہ نے پروردگار عالم کی

درگاہ مین

درگاہ مین دعا کی کہ ائی پروردگار مجھکو گویا کر تاکہ مین اس سے کچھہ بات کرون
پروردگار عالم نے اوسکو گویا کیا تب اسنے یہہ کہا اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

جواب

اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو ربنا | اللہ ھو اللہ اللہ ھو اللہ ھو حسبنا

قصیدہ

اسی شخص مین ملک نہ ولی ذیو قار ہون | آل نبی پہ دل سے ولیکن نثار ہون
اوشخص کیا کہون تجھے اپنا بیان مین | آل نبی کے غم مین سدا اشکبار ہون
سن گوش دل سے اب تو ذرا ماجرا میرا | کہتا ہین تجھہ سے حال دل اب ایکبار ہون
میرے پرون مین خون یہہ آل عبا کا ہی | مجروح دل ہی غم سے وہ مین زار زار ہون
مت حال پوچھہ اس دل مغموم کا تمام | روتا ہین خون غم سے سدا بار بار ہون
کاندھے پہ تھے بٹھاتے رسول خدا جسے | زخمی ہوا مین اوسکے لئے بیقرار ہون
رویا ہی خون چرخ نے خون اسکا دیکھکر | اوس خون مین تر بتر ہون اوسی غم مین زار ہون
سب سرخ کربلا کی زمین خون سے ہوئی | کیا کہئے اس الم سے سدا دل فگار ہون

جس خلق کو تھے چومتے ہر وقت مصطفے
حافظ اوسی کے غم مین سدا بیقرار ہون

نثر

جب اوس یہودی نے اوس پرندہ کی زبان سے یہہ باتین سنا ایکبارگی آہ سرد
بھر کر رو دیا اور افسوس وغم کر کے اوس مرغ سے کہا کہ ایمرغ برائے خدا مجھے کہہ کہ وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کون ہین جنکے نواسونپر ایسا ظلم وستم ہوا یہہ سنکے اس مرغ نے ایک آہ سرد کی اور کہا

قصیدہ مربع

اللہم صل وسلم | دبارک علی محمد

اون کا احمد ہی اسم سید ابرار ہین وہ | سرور عالی ہمم مخزن اسرار ہین وہ

صاحب حلم و کرم مطلع انوار ہین وہ | ہین نبی فیض اتم احمد مختار ہین وہ

بند ۲

انکو کہتے ہین رسول عربی جن و بشر | اونکو محبوب خدا کہتے ہین سب پیغمبر
اونکو کہتے ہین ملک ہوکے تمامی خوشتر | گوہر بحر کرم دین کے سردار ہین وہ

بند ۳

حق نے اونکے لئے تیار کیا دونو جہان | حق نے اونکے لئے تیار کیا ارض و سمان
حق نے اونکے لئے تیار کیا کون و مکان | ہین وہ سلطان امم قاتل کفار ہین وہ

بند ۴

شان مین اونکی ہی اللہ نے لولاک کہا | اور قرآن بھی نازل جو کیا اونپہ کیا
اونکی اے شخص کہون نعت مین تجھسے کیا کیا | ہین وہ شاہ کرم و رحمت غفار ہین وہ

بند ۵

اونسا محبوب خدا ہی نہ کوئی ہوگا دگر | اور کیا آپکے تین ختم نبی ہی داور
حافظا شکر تو کر ایسا ملا پیغمبر | یعنے سلطان رسل شافی عمار ہین وہ

نثر

تب وہ یہودی کہنے لگا ای مرغ تو کچھ غم نہ کر وہ اگر راہ خدا مین ظلم و ستم سہکے موے ہین تو کیا مگر زندہ تو ہین یہہ سنکر اوس مرغ نے ایک آہ سرد بھر کر یون کہا ای شخص اگر فرزند علی زندہ رہتا تو مجھپر اتنا غم و الم کیون ہوتا واحسرتا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسا تین دن کا پیاسا تیغ جفا سے شہید ہوا یہہ اُسکے خونمین تر میرے پر ہین تب اس یہودی نے بصد غم یون کہا ای مرغ برائے خدا کہہ کہ تجھ کو یہہ حال کیونکر معلوم ہوا تب اس پرندہ نے ایک آہ کی اور یہہ کہا

قصیدہ — اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

سنلے اے شخص اکیروز کا ہے بیان | چرتے تھے ہم پرندہ سبھی بیگمان

بیٹھے چرچگ کے آ ایک جا مل بہم
مشورت کرتے آپسمین تھے سب وہان

کرتے تھے سب خوشی کے سخن ایک دگر
رنج وغم کا نہ تھا دلپہ بالکل نشان

الغرض گرمیٔ دھوپ شدّت سے تھی
تاب چلنے کی لاتے نہ تھے انس وجان

سایئمین ہم تھے سب بیٹھے کھائے ہوا
دلپہ ہراک کے فرحت تھی تھے شادمان

شکر رب بیٹھے کرتے تھے باہم سبھی
ذکر حق دل سے مسرور تھے ہم وہان

شوق سے کرتے تھے حمد حافظ کی ہم
اور تھے لغت سے بھی بساشادمان

نثر

الغرض دھوپ سے بیتاب ہوکر ہم تمام پرندے کسی سایہ دار درخت پر بیٹھے ٹھنڈی ہوا کھا رہے تھے اور آپسمین مرغولے کرکے خوشی سے اپنی بولی بول رہے تھے کوئی اپنے آب و دانہ کی بات کرتا تھا کوئی اپنے سیر کی بات کرتا تھا الغرض وہان ہم سب یکدیگر خوشی مین اگر باتین کرتے تھے کہ دیسے مین یہہ آواز غیب سے آئی ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

ای مرغ چمن سنلو دل زار ہمارا
مقتل مین پڑا ہی جگر افگار ہمارا

تم چین سے سایئمین یہان کرتے ہو آرام
اور تڑپے ہی وہان دھوپمین دلدار ہمارا

مظلوم حسینؓ ابن علی دشت مین تڑپے
اور حال تمھین کچھہ نہ ہوا اظہار ہمارا

تم آب و دانہ سے کرو دلکو یہان شاد
وہان بھوکا پیاسا رہے غمخوار ہمارا

تم پیتے ہو سرد آب یہان عیش ہو کرتے
زخمون سے وہان چور ہی دلدار ہمارا

لاسکتے نہین دھوپ کی یہان تاب ذرا ہم
وان دھوپ مین جلتا ہی وہ سردار ہمارا

حافظ کے لئے جاؤ خبر جلد لو دوڑو
فرزند بلا مین ہی گرفتار ہمارا

نثر

الغرض جب ہمنے یہہ صدا سنی جسم مین ہر ایک کے لرزہ آگیا اور وہانسے ہم سب اڑکر

کربلائے معلّٰی کے قریب جا پہنچے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ ہمارا سردار شاہ علی شہید کربلا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسا تین دن کا پیاسا مذبوح ہوکر خاک اور خون مین طپان پڑا ہی اور گرداگرد اونکے فرزند خویش و اقارب تیرون سے مجروح خون الودہ پڑے ہین یہہ دیکھکر ہر ایک بیقرار ہوکر سر ٹپکنے لگا اور لاشۂ مبارک پر لوٹنے لگا پھر وہان سے اڑکر ہر ایک ایک طرف چلا گیا کسی کو کسی کی خبر نہ رہی اسیطرح تین بھی مغموم و پرالم اس جھاڑ پر آ بیٹھا پھر کہنے لگا ای شخص یہہ خون اوسی زخمی تن دلبند جگر گوشۂ مرتضٰی نور چشم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی بس یہہ کہکر وان سے اڑ گیا تب وُہ یہودی وہان سے اپنی دختر کو لیکر شہر مین آیا اور اپنے سب خویش و اقارب سے یہہ بیان اظہار کیا یہہ سنکر اوسکے خویش و اقارب نے دین نبی اختیار کیا اور بصدق دل کلمہ پڑھا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

قصیدہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

احوال پرندہ یہہ سنکر — بس اُڑ گیا وہانسے ہو مضطر
آخر کو یہودی اوسجا سے — دختر کو لے آیا اپنے گھر
اور کرکے جمع تب خویشونکو — سب حال کیا اوسنے اظہر
یہہ سنکے بیان سب نے اوسکا — یون دلسے کہا خوش ہوہوکر
ہی خون مین جسکے اثر ایسا — وہ کیون نہ حبیب رب ہو بشر
ہم سب کو یہی اب لازم ہی — احمدؐ کا پڑھین کلمہ اکثر
حسنینؓ کے نانا احمدؐ ہین — مان فاطمہؓ والد ہین حیدرؓ
ہین والا حسب اور عالی نسب — شبیرؓ بھی اور دوم شبرؓ
یہہ کہکے ہر اک نے کلمہ پڑھا — اور ایمان لایا احمدؐ پر
از بہر محمدؐ یا اللہ — حافظ کو ملے جنت مین گھر
اور بہر صحابان احمدؐ — یارب تو نہ دکھلا نار سقر

الہی بحرمت	حسنین کا صدقہ یا اللہ		ظلمات قبر کی دور تو کر
	اور وقت نزع کلمہ نکلے		دنیا سے بہ ایمان ہووے سفر
	دنیا مین رہون جبتک زندہ		تا مرگ رہون یارب خوشتر
	ای میرے خدایا تو اتنی		مقبول دعا حافظ کی کر

قصیدہ در بیان فاقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ جناب فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالی عنہم

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہتے ہین ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین روز کا فاقہ گذرا تب تیسرے روز آپ اپنی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا ای فاطمہ آج تیسرا روز ہی کہ مجھپر فاقہ ہی یعنے مین تین شب و روز سے بھوکھا ہون جو کچھہ کھانا مکان مین حاضر ہو مجھکو لاؤ تاکہ مین کچھہ تھوڑا کھانا تناول کرون جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا ای بابا جان آپ پر میرا جان و مال قربان مین کیا کہون آپ پر تو تین فاقے گذرے مگر ہمپر آجتک چار فاقے پیاپی گذرے ہین ہم سب خورد و کلان بھوکھے ہین اس گفتگو مین تھے کہ جناب حضرت امام حسن و جناب امام حسین رضی اللہ عنہما باہر سے تشریف لائے اور مکانمین اپنے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھہ کر یہہ کہے اللہم صل وسلم و بارک علیہ

جواب

اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ		اللہ ھو اللہ اللہ اللہ تبارک مولا

قصیدہ

بھوکھے ہین نانا جان کھانا کھلا دو ہمین		کھانا نہو گر تو کچھہ میوہ دلا دو ہمین
چار دنونسے ہین ہم بھوکھے بھی نانا جان		تھوڑا بہت ہو تو کچھہ کھانا منگا دو ہمین
نانا بہت بھوکھہ سے حال ہمارا ہی تنگ		روٹی اگر ہو تو کچھہ آپ لا دو ہمین

اب نہین طاقت سہین فاقہ کی ای نانا جان | گھر مین جو کچھہ ہو پکا تھوڑا دلا دو سہین
فاقہ ہی اما پہ بھی بابا پہ بھی ہم پہ بھی | گذرے یونہین چار دن آپ کھلا دو سہین
طاقت گفتار کچھہ ہم مین نہین اب ہے ہان | لطف سے آ نانا جان شاد بنا دو سہین
جلد خبر لو ذرا عائشہ ہر دوسرا | آپ نہ بہر خدا دل سے بھلا دو سہین
حال بجز آپ کے اپنا کہین کس سے ہم | ایسا وصی کون ہی آپ بتا دو سہین
از پئے حافظ ذرا عرصہ نہ کرئے شہا | گھر مین جو کچھہ ہو دھرا زود منگا دو سہین

نثر

یہہ سنتے ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت رنج ہوا پس آپنے جناب امام حسن و جناب امام حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا ای فرزند دلبند اللہ تعالی کا شکر کرو صبر کرو بے صبری نہ کرنی چاہئے اللہ تعالی اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ یعنے صبر کرنیوالے اپنا اجر بے شمار بھر پاوینگے ٹھہرو مین جاتا ہون اور تمھارے لئے کچھہ کھانا لاتا ہون اسطرح اونکو تسلی دیکر آپ وہان سے روانہ ہوئے اس امید پر کہ کہین کسیکی کچھہ بھی مزدوری کرکے اوسکی اجرت سے بچونکے لئے کچھہ کھانا لیجاؤن کہتے ہین آپ شہر سے باہر تشریف لے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک اعرابی اونٹون کو پانی کوئے سے کھینچکر پلاتا ہی یہہ دیکھکر آپ اوس اعرابی کے قریب تشریف لیگئے اور فرمایا ای شخص مجھہ کو بھی کچھہ مزدوری ہو تو بتا کہ مین کچھہ کرکے اپنا پیٹ بھرون اوس اعرابی نے کہا ایصاحب مزدوری کا کچھہ نہین مگر اس کوئے سے پانی کھینچکر اونٹون کو اگر پلاؤگے تو ہر ڈول کے مین آپکو چار کھجور دونگا آپنے قبول کیا کہتے ہین آپنے ایک ڈول کھینچکر اوسکی چار کھجورین لیکر وہین کھالیا بعد اور پانی کھینچنے مین مشغول ہوئے جب چار یا پانچ ڈول اور کھینچے تب یکایک رسی آپکے ہاتھہ سے ٹوٹ گئی اور ڈول کوئیمین گر گیا جب اس اعرابی نے

دیکھا کہ رسّی ٹوٹگئی اور ڈول پانی مین گر گیا تب تو نہایت خفا ہوکر غصے سے آپکے رخسارۂ مبارک پر ایک ایسا تماچہ زور سے مارا کہ آپ کا گال سرخ ہوگیا آپنے کچھہ نہ کہا بلکہ منہہ سے اف نہ فرمایا آپنے اوسکا ڈول پانی سے نکالدیا اور اپنی اجرت کی کھجورین لیکر بخانہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور وہ کھجورین آپنے دونون صاحبزادونکو دین کہتے ہین اوس اعرابی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر و شکر پر بڑا افسوس آیا اور نہایت رنجیدہ خاطر و ملول ہوکر کہا یا آکہ مین نے ناحق تماچہ مارا بڑا غضب کیا اسی وقت ہاتھہ اپنا پہنچے سے کاٹ لیا اور اپنی والدہ کے نزدیک آیا اور تمام احوال بیان کیا مان نے یہہ سنتے ہی اپنے فرزند سے یون کہا۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

بولی بیٹے سے اپنے یہہ مان نے پھر آ — کام افسوس تو نے کیا یہہ برا
اپنے غصے کو مارا نہ صد حیف تو — اون کو مارا کیا سخت تو نے خطا
کون ہین وہ انھین تو نے جانا نہین — ہین محمدؐ نبی وہ حبیب خدا
اون کو مارا کیا ہائے تو نے غضب — حق سے کیا جانے کیا آوے تجھپر بلا
ہین خدا کے پیمبر وہ ختم النبیؐ — اور شاہ رسل سرور انبیاؐ
حق نے اون کو کیا خاتم المرسلین — اونسا کوئی ہی ہوگا کوئی دوسرا
اونکی تعریف کیا کیا کرون میں رقم — اونکا مداح حافظ ہے ہر جا بجا

نثر

جب اس اعرابی نے یہہ باتین اپنی مان سے سنین نہایت رنجیدہ و ملول ہوا اور رونے لگا اور کہا افسوس یہہ مین نے بڑی سخت خطا کی مجھہ کو معلوم نتھا کہ یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اگر مجھہ کو معلوم ہوتا تو مین کبھی ایسی حرکت بیجا نہ کرتا کہتے ہین وہ اپنا ہاتھہ کٹا ہوا لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر گیا اور دستک دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مکان سے باہر تشریف لائے اس اعرابی نے آنحضرت کو دیکھتے ہی آپکے قدمونپر سر جھکا کر یہہ کہا

اللّٰھم صل وسلم	وبارک علیہ

جواب

صَلِّ یا رَبِّ عَلیٰ زین علی زین العباد	احمد ھادی محمّدٍ محمّد مصطفٰے

قصیدہ

تو خبر میری خدا را یا محمّد مصطفٰے	نام لیوا ہون تمھارا یا محمّد مصطفٰے
ہو گئی لاریب و شک مجھ سے خطا یا دین	بخشدو مجھ کو خدا را یا محمّد مصطفٰے
تھا نہ یہہ معلوم مجھ کو آپ ہو ختم النبی	آپ کو ناحق ہون مارا یا محمّد مصطفٰے
آپکے قدمونکو جاؤن چھوڑکر مین اب کہان	ہی کہان تمسا سہارا یا محمّد مصطفٰے
آپ کو ختم النبی حق نے کیا ہی یا نبی	کون ثانی ہی تمھارا یا محمّد مصطفٰے
ہاتھ پہنچے سے یہہ اپنا مین لیا ہون کاٹ اب	کردو بہتر یہہ دوبارا یا محمّد مصطفٰے
تم ہو حافظ کے تمھارا ہیگا حافظ کبریا	کون تم بن ہی ہمارا یا محمّد مصطفٰے

نثر

یہہ سنتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس اعرابی سے کہا اسی شخص سمین تیرا کچھ قصور نہین تو کچھ اپنے دلمین آزردہ نہو جا مین نے تیری خطا بر ے خدا معاف کی تب اس اعرابی نے سر اپنا اٹھا کر یہہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب مین کہان جاؤن یہہ ہاتھ کٹا ہوا کسکے پاس لیجاؤن کون اسکو بہتر کریگا آپنے فرمایا اے اعرابی کہہ تیرا مقصد کیا ہی اوس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میرا کٹا ہوا بہتر کر دیجیے یہہ سنتے ہی آپنے اوسکے ہاتھ سے وہ کٹا ہوا ہنچا ملا دیا اور لب لگا کر پروردگار عالم کی جناب مین دعا کی اللہ تعالی نے آپکی دعا مقبول کی دہین ہاتھ اوسکا اوّل کے موافق بہتر ہو گیا وہ اعرابی نہایت خوش ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کلمہ طیب پڑھائیے اور اپنے دین سے مشرف فرمائیے تب آپنے اوسکو شرف اسلام سے مشرف فرمایا تب اوسنے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّد

قصیدہ

یقین حبیب خدا ہین محمد عربی — شفیع روز جزا ہین محمد عربی
خدا کے خاص پیمبر ہین سرور عالم — امام شاہ و گدا ہین محمد عربی
کوئی ہوا ہی نہ ہوگا نبی دگر ایسا — عمیم فیض و عطا ہین محمد عربی
نبی خدا نے کئے ہین ہزارہا پیدا — مگر یہہ سب سے سوا ہین محمد عربی
اُنھون کی شان مین لولاک حق نے فرمایا — یہہ ماہ جود و سخا ہین محمد عربی
عجب یہہ صابر و شاکر ہین راہ خالق مین — عجب یہہ ماہ ہدا ہین محمد عربی
دکھائے راستہ اسلام کا ہمین اکر — یقین راہ نما ہین محمد عربی
درود دلسے پڑھو دستو نبی پہ مدام — جناب صل علیٰ ہین محمد عربی
کہین نہ اور سمجھ لے آپکو حافظ — حبیب جل علیٰ ہین محمد عربی

قصیدہ در بیان بخشش امت مجرمہ معہ نظم و نثر

روایت ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت شب بستر راحت پر راحت فرماتے تھے کہ ویسے ہین حکم خالق ہوا ای جبرئیل جا اور میرے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد درود و سلام کے کہہ کہ ای حبیب میرے آپ کیا غفلت مین اپنی امت سے بیخبر سوتے ہو آپکی امت نہایت گناہونمین غرق ہو رہی ہی پروردگار عالم کا اُس پہ قہر و غضب نازل ہوتا ہی جب یہہ وحی جبرئیل لیکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے اور حجرے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آکر ادب سے دستک دی جواب نہ پایا تب جبرئیل علیہ السلام نے جانا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے ہین اندر جاکے آپکے قدم مبارک کو چومتے ہی آپ خواب سے جاگ اُٹھے تو کیا دیکھتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام آکر

دست بستہ کھڑے ہین آپنے فرمایا ای بھائی جبرئیل اللہ تعالی کا کیا امر لائے ہو کیا حکم ہی جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے بعد درود وسلام کے آپکو کہا ہی ایحبیب میرے آپ کیا بیخبر سوتے ہو آپ کی امت نہایت گناہ مین مبتلا ہے کچھہ اپنی امت مجرمہ کی نجات وبخشش کی تدبیر کرو تاکہ آپ کی امت عاصی گناہون سے پاک ہووے اور عذاب دوزخ سے رہائی پاوے یہہ سنتے ہی آپ نہایت بیقرار ہوکر یہہ اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ مربع

سنکے جبرئیل سے یہہ رسول خدا	ندا	کہہ اُٹھے کر صدا اُمتی اُمتی
بخشدے میری امت کو ای کبریا		ہی یہی التجا اُمتی اُمتی

بند ۲

کرنہ اون کے گناہون پہ یارب نظر		فضل کر فضل کر فضل کر فضل کر
میری امت ہی عاجز بہت بیخبر		بخشدے ای خدا امتی امتی

بند ۳

نام تیرا ہی غفّار یا ربّنا		مغفرت کر نظر کر نہ سوئے خطا
ہیگا امت کا غم مجھہ کو صبح ومسا		دل سے بھی ہی صدا امتی امتی

بند ۴

مجھہ سے ڈرتا ہون کیونکہ تو قہار ہی		پر ہی امید یہہ کہ تو غفّار ہی
مغفرت کر تو تیرا سبھی پار ہی		بس یہی ہی دعا اُمتی اُمتی

بند ۵

کر تو امت پہ میری خدا یا کرم		ہیگا امت کا مجھہ کو نہایت ہی غم
دل سے نکلے یہی ہی صدا دمبدم		حر تا حر تا امتی امتی

بند ۶

تو نہ بخشیگا امت کو جبتک میری	سر بھی سجدہ سے نہ اٹھاؤن کبھی
ربّنا رحم کر از براے نبیؐ	عرض ہی یہہ سدا اُمتی اُمتی

بند

تو ہی حافظ تیرا نام ستار ہی	حفظ مین رکھہ یہی عرض ہر بار ہی
ڈھانپ عیبون کو سب بخشہ یہ اظہار ہی	ہی یہی مدّعا اُمتی اُمتی

نثر

یہہ کہتے اور زار زار روتے ہوئے ننگے پیر مکان سے باہر نکلکر جنگل مین ایک پہاڑ پر سر اپنا سجدہ مین رکھہ فریاد و زاری کرنے لگے کہتے ہین جب اسطرح تین شب و روز گذرے تب مدینہ منورہ مین یہہ شہرت ہوئی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم آج تین روز ہوئے معلوم نہین مکان سے باہر کہان تشریف لیگئے ہین جب یہہ خبر تمام اہل مدینہ مین ہوئی سب یار و اصحاب بیقرار ہوکر روتے ہوئے آپ کو ڈھونڈھنے نکلے مگر کہین کسیجا آپکا پتا کسیکو نہ ملا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنگل کی طرف آپکو ڈھونڈھنے چلے جاتے تھے راہ مین جو شخص ملتا پوچھتے ای صاحب آپنے ہمارے سردار سید الابرار احمد مختارؐ کو کہین دیکھا ہے کوئی نہین کہتا تھا کہ ہان ہمنے دیکھا ہی مگر جنگل مین وہان ایک اعرابی دھنگر چرواہا بکریان چراتا تھا اوسکے قریب جاکر حضرت علی شیر خداؓ نے یہہ کہا ۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

او شخص تمنے احمد مختار کو کہین	دیکھا ہو تو کہو شہ ابرار کو کہین
ہی بادشاہ کون و مکان وہ ہمارا خاصا	بتلا دو زود سید ابرار کو کہین
ملتی نہین ہی تین شب و روز سے خبر	یارب ملا دے قافلہ سالار کو کہین
او شخص اونکے ہجر مین دل بیقرار ہی	بتلا دے جلد شافیٔ بیمار کو کہین
تڑپے ہی جان ماہیِ بے آب سی سدا	یارب ملا دے قلزم ذخار کو کہین

سو جان سے جان انپہ کرونگا ابھی فدا	گر دیکھ لونگا صاحب غمخوار کو کہینگے
شام و پگاہ اپنی یہی بس ہے التجا	حافظ ملا دے سید ابرار کو کہینگے

نثر

کہتے ہین جب اوس اعرابی نے حضرت علی شیر خدا سے یہہ باتین کہین تب یہہ کہا الصاحب آج ہمین روزہ ہوئے کہ میری بکریان چارا نہین کھاتین نہ پانی پیتی ہین معلوم نہین کیا سبب ہے مگر اتنی تو خبر ہی کہ اپنے پہاڑ مین ایک شخص سر اپنا زمین پر رکھکر نہایت زار زار روتا ہی اور بار بار امتی امتی کہتا ہی آپ جاؤ اونھین پہچان لو یہہ سنکر حضرت علی شیر خدا اوس پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے دور سے کیا دیکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا سجدہ مین رکھے ہوئے زار زار روتے ہین اور امتی امتی پکارتے ہین یہہ دیکھکر حضرت علی شیر خدا دوڑے اور حضرت کے قریب جاکر ادب سے سر جھکا کر یہہ کہا - اللہم صل وسلم و بارک علیہ

قصیدہ

حبیب خدا السلام علیک	امام الورا السلام علیک
اٹھاؤ برائے خدا اپنا سر	شفیع الورا السلام علیک
یہہ کیا حال ہی آپ کا یا نبی	کہو اب ذرا السلام علیک
نہ غم اتنا امت کا اب کھائیے	شہ دوسرا السلام علیک
شفیع الامم حق نے تمکو کیا	عمیم العطا السلام علیک
نہ کرتا ہی رد کوئی تمہارا سوال	مجیب الدعا السلام علیک
جو کہتے ہو کرتا ہی مقبول رب	تمہاری دعا السلام علیک
نہ دل اپنا اسطرح مضطر کرو	برائے خدا السلام علیک

وہ حافظ ہی کرتا حفاظت وہی
وہی ہی خدا السلام علیک

نثر

بعد سلام علیک کے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میری جان و مال قربان آپکا یہہ کیا حال ہی آپ اتنی گریہ وزاری کیون کرتے ہو اور بار بار امتی امتی فرماتے ہو آپ اپنی امت مجرمہ کا کچھ غم نہ فرمائیے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھہ کو ولایت و شجاعت بخشی ہے اگر پروردگار عالم تمام امت آپکی اوسکے عوض مین بخشتا ہی تو مین بھی سب بخش دیتا ہون مگر آپ سر اٹھائیے یہہ سنتے ہی آپنے سر اٹھایا اوسیدم جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بعد صلوٰۃ وسلام کے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اگر آپ اپنے دونون نواسے جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اللہ شہادت قبول کرتے ہین تو مین آپکی تمام امت مجرمہ کو بخش دیتا ہون یعنے آپ اپنی امت کی مخلصی چاہتے ہو تو اپنے پیارے نواسونکو اللہ کی راہ مین تیغ جفا سے شہید ہونے پر اقرار کرو صحیح کردو یہہ کہکر جبرئیل چلے گئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا سے یہہ حال ظاہر کیا اور کہا ای شیر خدا اللہ تعالیٰ کا اسطرح فرمان ہی ایسا امر ہی ایسی رضا ہے آپ کیا فرماتے ہین اس گفتگو مین تھے کہ جناب حضرت امام حسن و جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما بھی روتے ہوئے فراق نانا مین ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وان تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبزادونکو زار زار دیکھکر اپنے گلے لگایا اور بڑے پیار و محبت سے دونون صاحبزادونکو دونون زانو پر بٹھلایا اور اون کی بہت دلجوئی کی اور سمجھایا بعد وہان سے مکان پر تشریف لائے اور جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت علی شیر خدا اور جناب امام حسن و جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے پاس بلایا اور کہا ای جان بابا وای جگر گوشۂ مصطفےٰ وای داماد خیر الورا مین چاہتا ہون کہ میری امت نہایت گناہگار گناہون مین غرق ہو رہی ہی اونکو کوئی صورت رہائی کی نہین سو وہ کسیطرح عذاب دوزخ سے رہائی پاوین ای بابا جان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اگر تم اپنی امت کی مخلصی چاہتے ہو تو اپنے دونون صاحبزادونکو میری راہ مین فدا کرو اونکے شہید ہونے پر راضی ہو تو مین آپ کی تمام امت کو بخشدیتا ہون آپکی کیا مرضی ہی کیا خوشی ہی جناب فاطمہ زہرا نے اور حضرت علی شیر خدا نے کہا یا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم جسمین خدا اور خدا کے رسول کی رضا اوسمین ہماری رضا پس حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما سے یہہ حال ظاہر کیا اُنھون نے بھی اسبات پر راضی ہوکر بصد خوشی یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

راضی ہین ہم نانا جان آپکے فرمان پر — لو برضائے خدا دیتے ہین ہم اپنا سر
آپ نہ غمگین ہو بہر خدا نانا جان — راضی ہین سو جان سے آپ نہ کیجے فکر
امتِ نانا کو سب بخشدے یارب میری — دونون برادر فدا کرتے ہین ہم اپنا سر
راضی ہین بابا بھی اور نانا بھی ہم بھی ہیم — رتبا دیتے ہین ہم سر تیرے فرمان پر
لاکھ جفا ہم پہ ہو سر نہ پھرا ینگے ہم — اُمتِ نانا سبھی بخش دے سب سر بسر
رتبا نانا پہ کچھہ صدمہ نہ امت کا ہو — ہی غم امت بسا نانا کو شام و سحر
حشر کی آفات سے رکھہ تو بچا ای کریم — عرض ہی مجھسے یہی صبح و مسا ہر پہر
جنت فردوس کر سب کو عطا یا خدا — اور نہ دکھلا کبھی صورتِ نارِ سقر
بہر حسین و حسن ای میرے جل و علی — خلد سے حافظ کو دے ایک مکان خوبتر

نثر

یہہ سنتے ہی حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شاد و فرحان ہوئے پس اسیدم حضرت جبرئیل علیہ السلام از حکم خدا نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے بعد درود و سلام کے آپ کو فرمایا ہی ای حبیب میرے آپ اپنے پیارے نواسونکو برائے امت عاصی سر خدا کرنے پر بخوشی راضی ہو تو اس محضر پر اپنا دستخط کردو اور حضرت علی شیر خدا و جناب فاطمہ زہرا و امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کا بھی

دستخط کردو کیونکہ کل قیامت مین جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزندونکے جور وظلم سے
مارے جانے اور تکلیف اٹھانے پر دادخواہ ہونگی یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا
ہی کیا آپنے اور حضرت علی نے اور فاطمہ زہرا نے اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہما
نے اپنا اپنا اوس محضر پر دستخط کر دیا کہتے ہین جسوقت حضرت امام حسن نے خط تحریر کیا تو خدا کی
قدرت سے خط آپ کا سبز رنگ ہوگیا اور جب حضرت امام حسین نے خط تحریر فرمایا تو سرخ رنگ
ہوگیا تب جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا اے بابا جان یہہ خط سبز اور سرخ ہونیکا
کیا باعث ہی یہہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنسو بھر لائے اور کہا اے فاطمہ یہہ
حال مت پوچھہ مجھہ سے کہا جاتا نہین سینہ غم حسین وحسن مین بھر آتا ہی جناب فاطمہ زہرا رضی
اللہ عنہا نے کہا اے بابا جان مجھے بھی اسبات سے مطلع فرماؤ تاکہ مجھکو بھی آگاہی ہو یہہ سنکر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہا	قصیدہ	اللھم صل وسلم وبارک علیہ

کیا کہون کچھہ کہا مجھہ سے جاتا نہین	بن کہے غم بھی دل مین سماتا نہین
وائے افسوس افسوس اے فاطمہ	سرخ اور سبز یہہ خط جو ہیگا لکھا
سبز خط کا جو ہی اوسکے اندر نشان	ستم سے پہلے حسن ہووے گا نیمجان
یعنے ہوگا زہر سے حسن کا جگر	ٹکڑے ٹکڑے اسی مین کرے گا سفر
سرخ یہہ جو علامت ہی اے فاطمہ	ہی شہادت حسین شہ کربلا
یعنے تیغ جفا سے یزیدونکے بس	ہوگا مجروح دوڑینگے اوسپر فرس
خاک اور خون مین لوٹے گا نور نظر	تشنہ لب ذبح ہوگا ہمارا پسر
فاطمہ سنکے تب یون کہی باباجان	ہی خوشی بہر امت مجھے ہر زمان
اپنی امت کی اب مخلصی کے لئے	باباجان بچے یہہ مین نے قربان کئے
رنج بچون کا دل پر نہین کچھہ ذرا	لیکن امت کو بخشے ہماری خدا
دوستو دیکھو از بہر امت ذرا	کردئے آپ نے اپنے بچے فدا

تم بھی اون پر فدا جان اور دل کرو		یاد ہی مین ہمیشہ انھون کی رہو
اور صلوٰۃ وسلام اونپہ بھیجو سدا		جان و مال اپنا ان پر کرو تم فدا
اللّٰھم صل وسلم	کر دیا یہان سے حافظ نے اسکو ختم سب پڑھو ملکے صلوٰۃ اب دمبدم	دبارک علیہ

قصیدہ در بیان خدمت مادر و پدر معہ نظم و نثر

نقل ہی ایک شخص نے جناب ساتمآب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مان بڑھیا بہت ضعیف و ناتوان ہوگئی ہی اُٹھا بیٹھا چلا پھرا جاتا نہین مین اپنے ہاتھون سے کھانا پکاتا ہون لوا لے بنا کر اسکو کھلاتا ہون طہارت کرواتا ہون غلاظت صاف کرتا ہون اٹھاتا ہون ہمیشہ خدمت مین بسر و چشم حاضر رہتا ہون جو فرماتی ہی بجا لاتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے مانکا حق مجھسے ادا ہوا یا نہین آپنے فرمایا اسی طرح اگر تو برس تک اپنی مانکی خدمت کرتا رہیگا تو بھی مانکا حق تجھسے ادا نہوگا لازم ہی تجھکو کہ تو جبتک جیتا رہے مانکی خدمت سے کوئی دم غافل نرہے اللہ تعالیٰ رحم کریگا تو تجھکو بخشے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی مانباپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہی جو کوئی مانباپ سے نیکی کریگا اللہ تعالیٰ اُس شخص سے راضی رہیگا اور جو کوئی مانباپکے منہپر پیار و محبت کے ساتھ نظر کریگا دیکھیگا اللہ تعالیٰ اوسکو حج مقبول کا ثواب دیگا اور جو کوئی مانباپکی قبر پر زیارت کو جائیگا ثواب پہنچائیگا اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین حج و عمرہ کا ثواب لکھیگا اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانباپکے دس حق ہین اوّل تو یہہ کہ مانباپ اگر بھوکے ہون تو کھانا کھلاوے دوسرے ننگے ہون تو کپڑا پہناوے تیسرا عزت و حرمت اونکی بجا رکھے چوتھا جب بلاوین بلا عذر جاوے پانچوان اونکا حکم اور اونکے حکم پر مقدم رکھے یعنے اونکا حکم سب سے پہلے بجا لاوے اگر اونکے کہنے مین کچھ شرک و بدعت اور

رسوم جاہلیت یا خلاف حکم خدا اور رسول کے ہو وہ بجا نہ لاوے چھٹا کڑوی بات نہ کہے
ساتواں بیشرمی کی بات اونسے نہ ہوے آٹھواں اونکا نام لیکر نہ پکارے نواں رستے مین اونکے
آگے بڑھکر نہ چلے دسواں اونکے حق مین دعائے خیر کرتا رہے یہہ دس حق مانباپ کے فرزند پر
ہین اور فرزند کے مانباپ پر چار حق ہین اول یہہ کہ جب لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا اچھا رکھے
دوسرا احکام شریعت سکھاوے تیسرا قرآن شریف پڑھاوے اور ختنہ کراوے چوتھا اگر مقدور
ہو تو کسی نیک عورت کے ساتھ شادی کردیوے آسی بھائیو مانباپ کو کبھی تکلیف مت دو
آزردہ مت کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ
یعنے بہشت مانکے قدم کے نیچے ہی سو اسی بھائیو مانباپ کی خدمت مین کبھی غفلت مت کرو
ہمیشہ خدمت مین بسر وچشم حاضر رہو موافق اس نظم کے اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

ہمولے یا مولے مولا ہمولے یا مولے اللہ | ہمولے یا مولے صاحب محمد یا رسول اللہ

قصیدہ

کلام رب مین آیا ہی بہشت مانکے قدم نیچے | حدیثون سے بھی پایا ہی بہشت مانکے قدم نیچے
کلام اللہ کے اندر لکھا اُفٍّ وَلَا تَنْھَرْ | سمجھ لو صاف ہے اظہر بہشت مانکے قدم نیچے
کرو خدمت سدا اونکی ہمیشہ لو دعا اونکی | نہ لو تم بد دعا اونکی بہشت مانکے قدم نیچے
نہ بھولو حال بچپن کا نہ بالکل ہوش تھا تنکا | عجب تھا حال تن من کا بہشت مانکے قدم نیچے
نہ دل مانکا دکھاؤ تم بلا سے جب وہ جاؤ تم | جو فرماوے بجاؤ تم بہشت مانکے قدم نیچے
جو مانباپونکو دے گالی قبر اسکی بنے کالی | عذابون سے نہو خالی بہشت مانکے قدم نیچے
نہ سنکر بات عورت کی ہو تم مانباپ سے باغی | رکھو مانباپکو راضی بہشت مانکے قدم نیچے
رہین مانباپ خوش جسمین خدا بھی خوش رہے اسمین | بھلائی ہے سمجھ اسمین بہشت مانکے قدم نیچے
جہان مانباپکو دیکھو انھین تم دیکھکر خوش ہو | قدم اونکے سدا چومو بہشت مانکے قدم نیچے

نہ کپڑے ایسے انھین تر سا نہ آتش ظلم کی برسا | نہ رکھہ حال اونکا ابتر سا بہشت مانکے قدم نیچے
جو تو کھاوے کھلاوے اونکو جو مانگین وہ دلاوے اونکو | کبھی تو مت جلاوے اونکو بہشت مانکے قدم نیچے
سبب تو مانکے جنت مین رہیگا شاد عزت مین | نہ غفلت کر تو خدمت مین بہشت مانکے قدم نیچے
اگر اونکو ستاویگا یقین دوزخ مین جاویگا | نہ کلمہ منہہ پہ آویگا بہشت مانکے قدم نیچے

نہ دل حافظ دکھا مانکا خوشی رکھہ دل سا مانکا
جو حق ہی کر ادا مانکا بہشت مانکے قدم نیچے

نثر

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آپ فرماتے ہین کہ حضرت کے وقت مین ایک شخص نام علقمہ بڑا بیکبخت اور بدکار تھا ہمیشہ صدقہ دیتا تھا کہتے ہین خدا کی قدرت سے وہ اچانک بیمار ہوگیا یہانتک کہ حالت جانکندنی کو پہنچا اونکی بی بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند نہایت بلا کی کو پہنچا ہی بلکہ مرگ کے قریب ہی جانکندنی کی حالت پہنچی ہی یہہ سنتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصونکو یعنے حضرت علی شیر خدا و حضرت عثمان غنی و حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہم کو بلایا اور کہا علقمہ کے نزدیک جاؤ اور تلقین کرو کلمہ شہادت کا سناؤ یہہ سنکر تینون صاحب وہان تشریف لیگئے کیا دیکھتے ہین کہ علقمہ بڑی سخت حالت مین گرفتار ہین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے نزدیک جاکر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، علقمہ نے بہت چاہا کہ کلمہ طیب ادا کرون لیکن زبان نے یاری ندی منہہ بند ہوگیا کئی مرتبہ کوشش کی ارادہ کیا کہ کلمہ طیب زبان پر لاؤن مگر کچھہ فائدہ نہ ہوا تب وہ تینون صاحب وہان سے پھرکر جناب رسالتمآب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر تمام احوال علقمہ کی زبان سے کلمہ نہ نکلنے کا بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سنکر بہت متعجب ہوئے اور فرمایا اے بھائیو کیا علقمہ کی ماں زندہ ہے یا نہین لوگون نے

عرض کی کہ ہان زندہ ہی آپنے حضرت بلالؓ کو بلا کر حکم کیا کہ ای بلالؓ جاؤ اور میری طرف سے علقمہ کی مان کو بعد سلام کے کہو کہ ای علقمہ کی مان آپکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آپ مکان تک تشریف لاؤ اگر تم نہ آؤ گے تو مین وہان آؤنگا یہہ بات سنکر علقمہ کی مان نے کہا ؎ جان و دل اور مرا مال و متاع و اولاد آپ پر یا شہ ابرار تصدق سب ہی میری کیا مجال ہی کہ مین حاضر نہون یہہ کہکر اٹھین اور عصا ہاتھ مین لیکر ٹیکتی ہوئی حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچکر یہہ کہی اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

ای افتخار ماہِ ہدایت سلام لو	وے نور عین حافظِ امت سلام لو
آئی ہی در پہ لونڈی یہہ حاضر ہی آپکے	ای پیشوائے اہل کرامت سلام لو
فرماؤ امر جو ہو بجا لاؤن سر سے مین	ای شاہ دو جہان بعنایت سلام لو
اللہ نے کیا ہی تمھین شافع امم	ای مجرمونکے بحرِ حمایت سلام لو
باعث تمھارے ہوگئی ظلمات کفر دور	ای رہنمائے دین بغایت سلام لو
شاہِ رسل ہو مہرِ عرب ہو مہِ عجم	فخرِ بشر ہو شافعِ امت سلام لو
حافظ کی بھی طرف سے کروڑون ہزار ہا	ای بادشاہِ فیض و ہدایت سلام لو

نثر

حضرتؐ نے جسدم علقمہ کی مان کو دیکھا بڑی اون کی عزت کی اٹھکر انھین تعظیم سے اپنے پاس بلایا اور بٹھلایا اور پوچھا ای علقمہ کی مان تمھارا بیٹا علقمہ کیسے کام کرتا تھا کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا بہت نیک تھا نماز روزہ خوب ادا کرتا تھا صدقہ وخیرات بہت دیتا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علقمہ کی سب باتین اچھی تھین مگر مجھہ کو ناخوش رکھتا تھا میری رضامندی نہین چاہتا تھا عورت کو خوش رکھتا تھا عورت کے کہنے پر مجھہ کو ملول و آزردہ رکھتا تھا اسلئے مین اوس سے ناخوش تھی حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے جو علقمہ کے منہہ سے

کلمہ نہین نکلتا آپنے اوسیدم حضرت بلال کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو علقمہ کو اسمین جلانا ہوگا
علقمہ کی مان نے جب یہہ بات حضرت کی سنی عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا مال و
جان سب آپ پر قربان میرے بیٹے کی کیا ایسی تقصیر ہی جو آپ ایسا حکم فرماتے ہین آپنے کہا اے
علقمہ کی مان مین چاہتا ہون کہ دنیا مین اسکو جلاؤن جو عاقبت کی آگ سے اسکو تھوڑی مخلصی
ملے اے مادر علقمہ قسم ہی اوسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی جبتک تم علقمہ سے خوش
نہوگے راضی نہوگے تب تک خیر خیرات روزہ نماز علقمہ کا علقمہ کے کچھ کام نہ آویگا یہہ بات سنکر

علقمہ کی مان نے یہہ کہا	قصیدہ	اللہم صل وسلم وبارک علیہ

اچھا ہی یہہ یا ہی بُرا علقمہ — انور نظر یہہ ہی میرا علقمہ
بہر خدا ایشہ ہر دوسرا — اس میرے بیٹے کو نڈالو جلا
آپ نے جو نام لیا آگ کا — کانپ گیا سنکے کلیجہ میرا
مین نے بڑی چاہ سے پالا اُسے — لاکھون مصیبت سے سنبھالا اُسے
آپ نہ کھا اسکو کھلاتی تھی مین — کہتا تھا جو وُہ ہی دلاتی تھی مین
مین نے کبھی دکھہ نہین اوسکو دیا — اوسنے جو مانگا اُسے وہ لے دیا
گود مین پالی ہون اُسے یا نبی — آگ مین اوسکو نہ جلاؤ کبھی
مین نے کبھی اسکو ستائی نہین — دلکو کبھی اُسکے دکھائی نہین
عفو کرو اوسکی خطا یا رسُول — بہر خدا لو نہ جزا یا رسُول
اوسنے اگر مجھہ کو ستایا بھی ہے — اور جلایا بھی رُلایا بھی ہے
اوسکا مین چہتی نہین ہون انتقام — رحم کرو اُسپہ شفیع الانام
اس کو جلاؤ نہ برائے خدا — لطف کرو اُسپہ شہ دُوسرا

حافظ کمتر کے لئے احمدا
کرلو یہہ مقبول میری التجا

نثر

بعد علقمہ کی ماں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں میں نے علقمہ کی تقصیرین
برائے خدا معاف کین اور اس سے راضی ہوئی یہہ کلام علقمہ کی ماں سے سنتے ہی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہی تینون صاحبونکو علقمہ کی طرف روانہ کیا وے تینون صاحب
وہان تشریف لیگئے اور مکانمین پہنچے بھی نہ تھے کہ باہر آواز آئی کہ علقمہ کلمہ شہادت
اچھی طرح باآواز بلند ادا کرتے ہین اور سیدم کلمۂ شہادت پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم
ہوئے حضرت رسالتمآب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپ وہان تشریف لائے
اور نماز جنازہ ادا کی اور بعد دفن کے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے بھائیو خبردار
ہوجاؤ ہشیار رہو جاؤ جو شخص اپنی عورت یا اور کسی کی خاطر ماں باپ کو اذیت دیتا ہی بیشک
وہ خدا کے قہر و غضب مین گرفتار رہوتا ہی اوسکی کوئی عبادت قبول نہین ہوتی جہانتک
ہوسکے ماں باپ کی خدمت کیا کرو موافق اس نظم کے اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

ماں باپ سے رکھہ دوستی ماں باپ پھر ملتے کہان — مت ہو خفا اونپر کبھی ماں باپ پھر ملتے کہان
دولت ملے عورت ملے عزت ملے حرمت ملے — نعمت ملے راحت ملے ماں باپ پھر ملتے کہان
دنیا مین جو چاہو اگر ملتا ہی وہ تقدیر سے — لیکن ارے او بیخبر ماں باپ پھر ملتے کہان
کر اونکی خدمت تو سدا دل اونکا ہرگز مت دکھا — مت بول کچھہ انکو بُرا ماں باپ پھر ملتے کہان
جیسا کہین تو کر وہی مت کر خفا اونکو کبھی — رکھہ اُنسے ہردم دوستی ماں باپ پھر ملتے کہان
جا جب بلاوین وہ تجھے جو وہ کہین سن تو اُسے — کر کام اونکا دوڑکے ماں باپ پھر ملتے کہان
ماں باپ کی خدمت اگر جو کوئی کرے اے بشر — اوسکو ملے جنت مین گھر ماں باپ پھر ملتے کہان
ماں باپ ہیون جسکے خفا اُسسے خفا ہووے خدا — دوزخ ہے سمجھو اوسکی جا ماں باپ پھر ملتے کہان
خدمت مین اونکے اے اخی ہرگز کرو مت کاہلی — فرمایا حق نے نبی نے ماں باپ پھر ملتے کہان

مت انکے تئین جھڑکاؤ تم جب وہ بلاوین جاؤ تم
رہوئین ہون گر سمجھاؤ تم مانباپ پھر ملتے کہان

اونکی ہمیشہ لو خبر پہنچاؤ مت اون کو ضرر
اونکی کرو دلسے قدر مانباپ پھر ملتے کہان

منہسے بُرا بولو نہ تم عیب اُنکا کچھہ کھولو نہ تم
جو وہ کہین سن لیجو تم مانباپ پھر ملتے کہان

طوفان مت انپر کرو بہتان کچھہ مت اُنپہ لو
یہہ بات میری مان لو مانباپ پھر ملتے کہان

مانباپ کا دیکھو ذرا احسان ہی کتنا بڑا
کیسے تھے تم ہم اب ہین کیا مانباپ پھر ملتے کہان

معذور ہو تو دوستو حاجت روا انکی کرو
مانباپکو مت چھوڑ دو مانباپ پھر ملتے کہان

عورت کی خاطر بھائیجان مانباپکو مت دو زبان
عورت ملیگی پھر بھی یہان مانباپ پھر ملتے کہان

مانباپکے آداب کا قصہ بقرآن خود خدا
اُف ولا تنہر لکھا مانباپ پھر ملتے کہان

اونکی بڑی قسمت ہی جو کرتے ہین خدمت دوستو
یہہ بات سچ ہے دیکھلو مانباپ پھر ملتے کہان

ای حافظ کمتر سدا مانباپ کی تم لو دعا
اسمین تمھارا ہی بھلا مانباپ پھر ملتے کہان

قصہ ایک درویش مفلس پارسا کا معہ نظم و نثر

نقل ہی ایک درویش بڑے پارسا نیک کار نیک سیرت تھے ہمیشہ اللہ کی یاد مین رہا کرتے تھے اپنی عمر اوسیکے ذکر مین اوسکی حمد مین شب و روز مصروف کیا کرتے تھے لیکن مفلس و ناچار تھے اونکی روزی کا دروازہ اونپر تنگ تھا ہمیشہ مع عیال و اطفال فاقہ کشی کیا کرتے تھے اونکی بی بی اوسسے ہمیشہ خرچ اخراجات کیلئے قضیہ و فساد کیا کرتی وہ درویش بیچارہ اسی تنگدستی کے باعث اکثر پریشان خاطر رہتا اپنی تکلیفا تو نہ صبر و شکر کرتا کہتے ہین ایکروز مکان سے ارادہ کرکے نکلا کہ کہین کسی کی کچھہ بھی مزدوری کرکے کچھہ لاؤن تاکہ اپنی بی بی کے قضیہ و فساد سے بچون رہائی پاؤن بازار مین جاکر جہان مزدور لوگ اکٹھے ہو کر کھڑے ہوتے تھے وہان جاکر یہہ بھی اونمین شامل ہو بیٹھے القصہ کئی لوگ آئے

اور دوسرے مزدورونکو اپنے اپنے احتیاج وحاجت کے موافق لیگئے مگر اس درویش بیچارے
نیک سیرت کو کسی نے کچھہ نہ پوچھا نہ بلایا ایک ساعت اسی انتظار مین وہ کھڑے رہے جب کوئی
اونکی طرف نہ آیا تب یہہ درویش ناچار ہوکر جنگل مین میدان کی طرف چلے گئے اور وہان جاکر
ایک گوشہ مین بیٹھہ کر اللہ تعالی کی عبادت مین اور بندگی مین مشغول ہوئے جب دن آخر ہوا
آفتاب غروب ہوا تب وہ مرد درویش وہانسے اٹھکے مکان کو آئے اون کی بی بی نے جانا شاید
یہہ صبح سے مزدوری کو گئے تھے کچھہ بھی لائے ہونگے تب مارے خوشی کے اپنے خاوند سے

یہہ کہی اللہم صلّ | قصیدہ | وسلّم وبارک علیہ

صبح سے جاکر گئے محنت جہان — لائے ہو کیا تم نے کما کر یہان
بھوکے ہین کل صبح سے خورد وکلان — تکتے کھڑے راہ تھے ہم سب یہان
لاؤ جو کچھہ تم نے کما لائے ہو — دید وجو اُجرت مین وہان پائے ہو
سنکے کہا بی بی کہون تم سے کیا — مین نے جہان جاکے یہون محنت کیا
وعدہ کیا اونسنے بھی اسطرح حکا — کل تمھین دو روز کے دونگا ملا
دونون دلونکے تمھین کل پیسے سب — دونگا ہم لاکے خفا ہو نہ اب
آجکی شب یونہی سبھی سو رہو — صبر کرو کس سے نہ شکوہ کرو
راضی رہو سب برضائے خدا — مالک ورزّاق ہی وہ رزق کا
حافظ وناصر ہے بہرحال وہ — کردے ابھی چاہے پر اموال وہ

نثر

بی بی یہہ باتین اُنکی سنکر خاموش رہگئی کہتے ہین وہ درویش اور اونکی بی بی اور بچے سبکے
سب شب کو فاقہ کھینچکر سو گئے جب صبح ہوئی اوٹھکر فجر کی ادا کرکے وہ درویش نیک اندیش موافق
دستور کے اسی جائے بازار مین جاکر کھڑا ہوا اس امید پر کہ کوئی بھی مزدوری کو بلاوے الغرض اس
روز بھی ایسا اتفاق ہوا کہ کسی نے انکو نہ بلایا بہت دیر تک مزدورونکے مقام پر کھڑے رہے پر کسی نے

نہ پوچھا نہ بلایا پس ناچار ہو کر اوسی میدان مین جہان پہلے روز عبادت مین مشغول ہوئے تھے گئے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طاعت و عبادت مین مشغول ہوئے جب شام ہوئی بدستور مکان کو آئے جب بی بی نے دیکھا کہ میان آئے ہین تب دوڑ کر مارے خوشی کے یہہ کہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

ھو اللہ ھو قادر ھی یا ربّنا	ھو اللہ ھو قادر ھی یا حبّنا

قصیدہ

ادھر لاؤ کیا تم کما لائے ہو	جو مزدوری مین آپنے پائے ہو
تڑپتے ہین بچے برنج و ملال	بہت بھوکھ سے ہین پریشان حال
کہا سنکے درویش بی بی سے یون	خفا ہو نہ بی بی تو تم سے کہون
جہان مین تھا مزدوری کرنے گیا	بڑا وہ غنی ہی بڑا بے ریا
سخی بھی ایسا کہ یکتا ہی وہ	غنی جسکو چہتا ہی کرتا ہی وہ
نہین اوس کی دولت کا ہی کچھہ شمار	وہ اس طور کا ہی بڑا مالدار
اوسے دیکھہ کر اسطرح کا غنی	طلب اس سے پیسونکی مین نے نکی
مجھے اس سے منگنے کو آئی حیا	تمھین مانگ کر کل سبھی دونگا لا
کرو آج بی بی مجھے تم معاف	حساب اوسے کرونگا مین صاف صاف
بری باتین مجھہ کو سناؤ نہ تم	مجھے آج ناحق ستاؤ نہ تم
کرو شکر حافظ کا اور سو رہو	کرو صبر خاموش چپ ہو رہو

نثر

بی بی نے اپنے خاوند سے ایسی ایسی باتین سنکر دلمین آزردہ ہو کر چپ ہو رہی لڑکے بالون سمیت سب کے سب بھوکھے سو رہے جب صبح ہوئی درویش اٹھکر نماز صبح ادا کر کے پھر اوسی مقام مین جا کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے اور دلمین بہت پچھتانے لگے اور اندیشہ کر کے اگر آج بھی کہین کچھہ

مزدوری نہ ملی تو شام کو خالی ہاتھہ مکان کو اگر جاؤن تو بی بی آج بہت خفا ہوگی پھر کیا عذر
کرون کیا حیلہ بناؤن جو اوسکے طعنے سے بچون کہتے ہین صبح کو چلتے وقت بی بی نے اپنے خاوند کو ایک
بھتلی سیکر دی تھی کہ آج تین دنکے جو کچھہ پیسے ملینگے تو اس بھتلی مین اچھی طرح مضبوط باندھکر
مکان کو لانا کہتے ہین وہ بھتلی اونکے نزدیک تھی وہ درویش بھتلی لئے ہوئے مزدورونکے مقام
پر منتظر کھڑے رہے کہ کوئی بھی بلاوے تو جاؤن مگر جو جو صاحب کار تھے وہ وہ وہان آئے
اور اورونکو لیگئے مگر یہہ درویش بیچارے وہین کھڑے کے کھڑے رہے کوئی انکیطرف
متوجہ نہوا آخر شل لاچار ہوکر دلمین کہا آج تیسرا روز ہی کہ کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب
بیفائدہ کیون یہان اپنی اوقات ضایع کرون بہتر یہہ ہے کہ چلکر اوسجائے پر اپنے معبود حقیقی کی
کی یاد مین رہون عبادت کرون اور اوسی سے اپنا مطلب دل بیان کرون یہہ سوچکر وہان
سے چلکر اوسی مقام پر آئے اور عبادت مین مشغول ہوئے پھر جب شام ہوئی تو دلمین خیال
کیا کہ آج یہہ حیلہ کیا چاہئے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچون وہانسے اٹھکر اُس بھتلی کو
ریتی سے بھرکر ہاتھہ مین لئے ہوئے مکان کی طرف روانہ ہوئے اور کہے جب بی بی اس
بھتلی کو کھولیگی اور دیکھیگی تو مین کہونگا ای بی بی اوس شخصنے مجھسے دغا کیا مین کیا کرون
بھتلی اوسنے بالو سے بھرکر میرے حوالے کی خیر آج بھی صبر کرکر رہو کل اُسسے خوب سمجھ لونگا
اور اوسیوقت اپنے پیسے کھڑے کھڑے اوس سے لونگا اسطرح آجکا روز تو ٹلجائیگا
پھر کل کا اللہ تعالی رحیم و کریم ہی یہہ مصلحت دلمین ٹھہراکر بھتلی بالو سے بھری ہوئی ہاتھہ مین
لیکر مکان کو آئے جو ہین مکانمین داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ بی بی بہت خوش و
خرم بیٹھی ہی لڑکے بالے کھا پی کر آسودہ ہوکھیل رہے ہین یہہ حال دیکھکر اس درویش نے اپنی بی بی

سے یہہ کہا اللھم صل وسلم	قصیدہ	و بارک علیہ
پوچھا بی بی سے کیا آج ہی ماجرا		تم جو سب شاد و خرم ہو بیٹھے یہا
واہ واہ زہے قسمت ہماری بڑی		آج فرحان تمھین دیکھتا ہون کھڑی

یہہ سخن سنکے بی بی نے خاوند کے | یون کہا کیا کہون تم جو فرماتے تھے
شخص لاریب ہی وہ بڑا ہی سخی | جسکے گھر تم نے دو روز مزدوری کی
ہی وہ لاریب پر زر تونگر بڑا | تم جو کہتے تھے سچ ہی نہین کچھہ شبہ
بالیقین صاحب مال ہی اور غنی | اوسکو دولت کی بالکل نہین ہی کمی
واہ وا کیا ہی اہل مروّت بشر | صاحب رحم لاریب ہی سر بسر
آج دونگا جو تھا اوسنے تم سے کہا | وعدہ اوسنے وہین اپنا پورا کیا
ایسا بے مثل یکتا ہی اور بے ریا | اوس کی تحریر حافظ سے کب ہو ثنا

نثر

بی بی نے کہا ای میان جو آپ فرماتے تھے کہ مین جس شخص کے مکان پر کام کرتا ہون وہ شخص بڑا مالدار ہی اور بڑا سخی و غنی ہی آپنے سچ فرمایا اسمین کچھہ شک و شبہ نہین اوسنے ایک بوڑھے شخص کے ہاتھہ ایک تھیلی بھیجدی ہی وہ بوڑھا تھیلی ہاتھہ مین لئے ہوئے دروازے پر آیا اور دستک دی مین نے کہا تم کون ہو اوس بوڑھے نے کہا تمھارا خاوند جسکے یہان کام کرتا تھا اوسکی مزدوری کے پیسے اس تھیلی مین بھر کر میرے ہاتھہ بھیجے ہین تم اسکو لو یہہ سنکر مین نے وہ تھیلی لے لی اور مکان مین اوسکو لاکر کھولی تو کیا دیکھتی ہون کہ اسمین چھہ سو اشرفیان بھری ہین مین نے اوسمین سے ایک اشرفی کا خوردہ کرکر بازار سے اسباب لائی یہہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ نے رو دیا اور ہزارون زبان سے اس مالک دو جہان و خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا سچ کہو یہہ کیا ماجرا ہی جو آپنے اوّل رو دیا اور پھر حمد و ثنا خدائے پاک کا کیا تب اس بزرگ نے یہہ کہا اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

سنو بی بی حقیقت مجھہ سے ساری | بہت ہی مجھہ کو تھی دہشت تمھاری
تمھارے خوف سے کہتا نہ تھا مین | یہان آتا تھا تو حیلہ بنا مین

وہان جا جاکے مزدورون کی جا پر — کھڑا رہ رہ کے پھر آتا تھا اکثر
نہ آکر کوئی تھا مجھ کو بلاتا — نہ مزدوری کو تھا کوئی لیجاتا
تمھارے خوف سے ہر بار بی بی — کیا حیلے کئی تیار بی بی
کیا تھا آج بھی حیلہ یہہ مین نے — کہ ریتی سے لیجاؤن تھیلی بھر کے
خدائے پاک نے کرلطف مجھ پر — دیا ہی بھیج تھیلی ایک دیگر
کیا ہی سرفراز اپنے کرم سے — بنایا مالا مال اپنے رحم سے
اے بی بی کون ایسا ہی تونگر — مزوری تھوڑی مین دے اتنا جوہر
بجز رب کے ہی جرأت کس مین ایسی — بھلا ہی کہیئے قدرت کس مین ایسی
کیا ہی ختم حافظ نے یہان پر — پڑھو صلوٰۃ سب فخر زمان پر

اللّٰھم صل وسلم — قصیدہ در پند و نصائح معہ نظم و نثر — وبارک علیہ

نقل ہی ایک شخص بڑا دولتمند مغرور و سرکش تھا ہمیشہ اپنے فخر مین مستغرق رہتا تھا بڑے بڑے دولتمندون سے محبت اور الفت رکھتا تھا غریبونکو عاجزونکو اپنی خاطر مین نہ لاتا تھا مسکینون فقیرونکو حقیر و ناچیز جانتا تھا غریبا اور محتاجون سے کبھی بات نہ کرتا تھا اور جب کہین مجلس مین جاتا تھا تو غریبون محتاجونکے نزدیک بیٹھنے سے نفرت کرتا تھا تونگرونکی مجلس مین جانا بیٹھنا پسند رکھتا تھا اگر کوئی اوسکو دولتمند جانکر کبھی سلام علیک بھی کرتا تو کبھی سلام کا جواب بھی نہ دیتا اگر دلمین کبھی آگیا تو فقط بیل کے موافق سر ہلاتا تھا بغیر سواری مکان سے باہر نہ نکلتا تھا دوستونکے ساتھ ہمیشہ غرور مین چلتا تھا راتدن دولت دنیائے دُون پر شاد شاد رہتا تھا یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا سے فراموش ہوگیا تھا موت اور قیامت کے روز اٹھنا اور حساب و کتاب اور میزان مین نیکی و بدی کا تلنا سب بھول گیا تھا کہتے ہین ایک روز اوس دولتمند مغرور سرکش کا

کسی کام کے واسطے طرف گورستان کے گذر ہوا تو کیا دیکھتا ہی کہ قبرونکی طرف سے یہہ آواز آتی ہی اے ابن آدم تو میری پیٹھہ پر بڑی خوشی خوشی زور مین چلتا پھرتا ہی اور حرام کا مال زبردستی وظلم سے چھین کر کھا کھا کر خوب فربہ و موٹا بنتا ہی روغن و ملائی شیرو شکر سے سیر ہوتا ہی گناہ کرتا ہی ہنستا کودتا ہی بڑی بڑی مجلسون مین جاتا بیٹھتا ہی فقیرون محتاجون سے نفرت رکھتا ہی چھپر کھٹ پر انڈیان جھومر گاؤ تکیے لگا کر سوتا ہے لیکن جبکہ میرے اندر آویگا اکیلا سوویگا خاک اور دھول کے سوا کچھہ بچھونا نملیگا کیسا ہی فربہ ہوگا کیا کیڑے مکوڑے کھائینگے مین نہایت اندھیری ہون تنہائی کا مکان ہون مجھہ مین سانپ اور بچھو بھرے ہین سو نیک عمل کر نماز روزہ شب پڑھکر مجھے روشن کر غرور اور تکبر سے باز آ جب اُس شخص نے یہہ باتین سنین خاطر مین نہ لایا نہ پھر کر چلا گیا اور یہہ کہا اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

دنیا مین ہمکو دوستو حق نے جو ہی پیدا کیا
یہان عیش و عشرت نا کرین تو کونسی جا پھر بھلا

دنیا مین ہی جو کچھہ ہوا سب ہی ہمارے واسطے
کھاوین پیئین جب ہم نہین تو کون پھر چکھے مزا

عشرت ہمارے واسطے راحت ہمارے واسطے
نعمت ہمارے واسطے اپنے لئے سب کچھہ ہوا

پھر دلکو کیون ترسائین ہم جو چاہین کیون نہ کھائین ہم
دنیا سے کیون شرمائین ہم ہمکو کسی سے کیا حیا

تا روز حشر اب ہر دم ہمین چندو مدد گا نجا ملین
ہمکو حلال اور کیا حرام ایکسان ہے اچھا برا

یہ سب ہمارے واسطے خالق نے ہی پیدا کئے
پھر اوسے کیون محروم ہم ایدو ستو ہوین بھلا

دنیا مین یہہ کر لو سبھی عقبیٰ کی جانے ہے وہی
آخر کی ہی کسکو خبر اچھا ہو یا اپنا برا

دنیا کی جملہ نعمتان اپنے لئے ہین بھائیجان
چکھہ لو اڑا لو راحتان اپنے یہی ساتھہ آویگا

ہاتھون کو اپنے باندھکر سر کو جھکانا کیا غرض
ہمکو گوارا ہی نہین حافظ تو ہی جا سر جھکا

نثر — کہتے ہین بعد چند مدت کے جب اُس مغرور پر زر کی قضا بقضائے الٰہی آئی کہتے ہین

وہ شخص خدا کے حکم سے اچانک بیمار ہوگیا جب جانکندنی کی نوبت پہنچی اور سختی سکرات ہونے
لگی شدت جانکندنی مین گرفتار ہوا تب ایک شخص ڈرانی شکل نہایت مہیب و دہشتناک
اوسکے نزدیک آیا یہہ دیکھکر اسکو بیہوش ہوگیا اور مارے خوف کے زبان بند ہوگئی کانپنے لگا
جب تھوڑا ہوش آیا تب اوسنے اُس سے پوچھا ای شخص تو ایسا بدشکل کون ہی جو مجھے دیکھکر
میرے ہوش و حواس جاتے رہے تب اوسنے کہا ای شخص تو مجھ کو نہین پہچانتا مین وہی تیرا
بدعمل ہون جو دنیا مین مجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا بُرے کام کرتا تھا خدا اور
رسول کو بھول گیا تھا غریبون کو حقیر و ناچیز جانتا تھا اور اپنے کو مفخر گنتا تھا وہ شخص یہہ
بات سنکر شرمندہ ہوگیا اور پچھتانے لگا پس ملک الموت علیہ السلام نے بڑی سختی اور تکلیف
سے اوسکی جان نکالی پس جب اوسکو اوسکے اقربا نے تجہیز و تکفین کیا اور قبر مین سلاکر
سب مکان کو واپس چلے آئے تب منکر و نکیر نے آکر سوال کیا من ربک و من نبیک یہہ سنکر
کہا تم کون ہو کیا کہتے ہو مین یہہ بات تو بالکل جانتا نہین تب آتشی گرزون کی مار پڑنے
لگی نہایت سختی مین درد و غم مین مبتلا ہوا تب پچھتانے لگا کہ افسوس مین نے کچھ نہ کیا
تمام عمر اپنی گنہا ہو نہین گنوایا کوئی دم یادالہی مین مشغول نہوا بالکل خدا اور رسول کو
بھول گیا عقبیٰ کا خوف دلپر کچھہ نہ رکھا قبر کے عذابون کا خیال نہ کیا مین جانتا تھا کہ
دنیا مین جو کچھہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ سب ہمارے واسطے ہی گانجا مدک افیون شراب
زنا جور و ظلم جب ہم نہ کرین تو یہہ عیش و عشرت کون کرے یہہ سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے
واسطے بنائے ہین کھایی لو عیش و عشرت کے پھر اڑا لو یہہ مزہ پھر ہاتھہ نہین آوے گا
آخرت کو جو ہونا ہی وہ ہوریگا عقبیٰ کی کون جانتا ہی افسوس مین نے کچھہ نہ کیا تمام
عمر اپنی غفلت مین گنوائی اگر پروردگار کی طاعت و عبادت مین مشغول دل سے رہتا
اوسکے خوف سے ڈرتا حلال حرام کو پہچانتا تو آج ایسی سخت حالت مین گرفتار نہوتا
اسیطرح پچھتاویگا اور رو ویگا تب قبر سے یہہ آواز آویگی اللھم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

یا ربّنا یا ربّنا یا سامع دعانا	فی یوم غد منه لنا الا مولانا

قصیدہ

آویگی نڈر پھر سے وسو قت یہہ اسکو	وہ محل و مکان جھومروا ندی ہی کہر کو
وہ کچھ بھی نہین ساتھ تیرے آج ہی آیا	تنہا تجھے کیون آج یہان سب نے سلایا
کیون تجھسے تیرے آج یگانے ہوئے بیزار	کیون تیری محبت سے کیا سب نے ہے انکار
وہ دولت و زر سیم و طلا آج کہان ہی	وہ بغض و حسد فخر تیرا آج کہان ہی
وہ جلسہ وہ مجلس وہ کہان عیش و طرب ہی	سب چھوٹ گیا تجھسے بڑی جائے عجب ہی
کیون اب ہی پڑا خاک مین در حال خرابی	اب ہی وہ کہان می وہ کبابونکی رکابی
کیون عیش و عشرت کا مزہ آج گیا بھول	کیون روئے منوّر پہ جمی خاک ہے اور دھول
افسوس نہ کچھ تونے کوئی نیکی کمائی	سب عمر یونہی حرص و ہوا ہی مین گنوائی
اب کون بجز رب کے مہربان ہو یہا پر	حافظ ہی وہی بخشے نہ بخشے تجھے داور

نثر

ای بھائیو ہوش مین آؤ سنبھلجاؤ دولت دنیا پہ مغرور نہ بنجاؤ عاقبت کی فکر کرو دنیا تو ہر طرح گذر جاویگی مگر عقبیٰ کا گذرنا مشکل ہی یہہ دولت کسیکے ساتھ آئی ہی نہ آویگی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب یعنے ایصاحبو یہہ دنیائے دنی مردار ہی جو کوئی اسکو چاہے وہ کتا ہی ای صاحبو یہہ دولت دنیائے دون دو روزہ ہی یہہ ہمیشہ کسیکے نزدیک نہ رہی ہی نہ رہیگی یہہ دولت وہ ہی کہ کسی کو جنت مین لیجاویگی اور کسی کو نار دوزخ کا مزہ چکھاویگی ای بھائیو پروردگار عالم جسکو دنیا مین محتاج غریب مفلس نا چار رکھتا ہی اوسکو آخرت کی نعمتون سے مسرور کرتا ہی اور جسکو دنیا مین مالدار و زردار تونگر بناتا ہی اوسکو آخرت کی نعمتون سے دور رکھتا ہی

اور جسکو اپنا دوست بنایا چاہتا ہی اوسکو بسطرح رنجور و مفلس و ناچار رکھتا ہی
بیماری مین غم و الم مین مبتلا کرتا ہی پس جو لوگ اہل زر مالدار دولتمند پیسے والے غریب
محتاجون یتیمون مفلسونکو دیکھکر اپنے گوشت قیمہ پراٹے شیرو شکر کھانے اور اونکو سوکھی نان
جوار نہ ملنے پر طعنہ زنی کرتے ہین لاریب وہ خدا کے فرمان سے سر پھیرتے ہین جو شخص
خدا اور رسول کے حکم سے سر پھیرا وے بیشک وہ کافر سے بدتر ہے اے بھائیو مفلسو محتاجو اللہ
تعالی کا شکر کرو کہ پروردگار عالم نے اپنے لئے آخرت مین دولت و نعمت تیار کر رکھی ہی اللہ
اور رسول نے جو کچھ فرمایا ہی اوسکو خلاف نجانو اور تونگرونکے خوان نعمت اور زر و جواہر

دیکھکر حریص مت بنو	قصیدہ	اللہم صل وسلم وبارک علی محمد
قیمہ پراٹے پہ نہ کر تو فخر		حکم یہ اللہ کے کر صبر تو
قبر مین جسوقت کرے گا تو مقام		دولت دنیا نہین آوے گی کام
قیمہ پراٹے کا نہ ہوگا سوال		اور نہ وہان پوچھینگے کتنا ہے مال
اور نہ فقیرون سے کہے گا کوئی		ہی وہ کہان خرقہ تیرا گودڑی
یہہ تو ہی دو روز کا قیمہ و نان		عقبیٰ کی کچھہ فکر کر و مہربان
کرتا ہی دولت پہ جو کوئی غرور		ہوتا ہی معبود سے وہ اپنے دور
شکر کرو یارو بہر حال تم		مت رکھو اب خواہش اموال تم
دیکھئے کھاتے تھے جو کئی نعمتان		اون کا بھی باقی نہ رہا کچھہ نشان
فیلون پہ چلتے تھے جو ہو کر سوار		کھا گئے مرقد مین انھین مور و مار
حاتم و رستم و وہ شہ ذوالقرن		ہو گئے ہین قبر مین آخر دفن
دیکھئے قارون جو تھا اہل زر		وہ بھی تہی دست گیا کر سفر
اور شہنشاہ کئی نامدار		بے سروسامان ہوئے اور بے دیار
کبر و ضلالت سے سدا حافظا		اپنے کو تو صبح و مسا رکھہ بچا

نثر

سبحان اللہ احمد مختار دوجہان کے سردار سید الابرار کہ جنکی شان مین لولاک لما نازل
ہی ایسے مقبول خدا شافع روز جزا کہ جو کچھہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آپ ہی کیلئے پیدا کیا
بھلا ای دوستو اب غور کا مقام ہی کہ جو کوئی ایسا محبوب اور مقبول ہوا وسکو دولت
دنیا اور قیمہ پڑا نے کی کیا کمی سبحان اللہ ہمارے سید الابرار نے سوکھی نان جو کے سوا کچھ
نہ کھایا اگر کھایا تو اللہ تعالی کا ہزارون طرح کا شکر ادا کیا یہہ نہین کہ محتاجون کو طعنہ زنی
کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غریب محتاج
یتیم کو دیکھکر نہین جھڑکا ہمیشہ غریب محتاجون کی توقیر کرتے تھے محبت رکھتے تھے اور
فرماتے تھے ای بھائیو رسول مختار سید الابرار الفقر فخری والفقر منی راویان
فصیح اللسان یون بیان فرماتے ہین کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ
کہ جب آنسرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیائے دون سے رحلت فرمائی اُس وقتکو میرے مکان مین
تیل تک نہین تھا کہ جو مین بتی جلاتی بلکہ بستر تک نتھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوریے پر
وفات پائی سبحان اللہ ایسے دونون جہان کے سردار محبوب غفار اور چٹائی کا خوش
آنا اور تیل کا مکان مین نہونا یہہ بھی ایک حکمت پروردگار تھی چنانچہ پروردگار عالم
نے فرمایا ہے کہ مین جسکو اپنا دوست رکھتا ہون اوسکو دنیا مین ہمیشہ آفت و رنج و غم
مین مبتلا رکھتا ہون اور جسکو آخرت کی نعمتون سے محروم کیا چاہتا ہون اسکو دنیا کے مال
و دولت سے خوش و خرم رکھتا ہون ایضا جو دنیا کی محتاجی کا غم نہ کھاؤ عقبے مین سرخروئی کا
سودا کرو پروردگار نے آخرت مین اپنے لئے انواع اقسام کی نعمتین تیار کی ہین اُسکے
حاصل کرنیکی کوشش کرو قیمہ پڑے شیرو شکر پلاؤ بریانی پر رضمت بنو اللہ تعالی کا شکر کرو یہہ
اپنا پھٹا پُرانا میلا لباس اُنکے بانات و ریشم و اطلس سے افضل جانو پروردگار عالم یہہ پوردہ
زربیش قیمت لباس پر کیسکو نہین بخشتا ہی اور یہہ بھی نہین چاہتا ہی کہ تم نے کتنی دولت

کمائی بلکہ فقیرون محتاجون سے محبت زیادہ تر رکھتا ہی کسلئے کہ الفقر فخری والفقر منی خود آنحضرت آپ ارشاد فرماتے ہین اوس مالک بے نیاز کے نزدیک کیا فقیر و کیا تونگر سب ایکسان ہین

اللہم صل وسلم | قصیدہ | وبارک علے محمد

کھا کھا کے جو شیر و شکر پھولے ہین بیحد سر بسر | اون سب کو یارو در قبر معلوم ہوگا خیر و شر
روغن ملائی پر میان نازان نہوئیے یہان | یک روز آخر از جہان جانا ہی سبکو در قبر
جو کوئی چھپر کھٹ پر سب اسوتے تھے بس تکیہ لگا | ایک روز وہ بھی بیشبہہ لیٹینگے تنہا خاک پر
دیکھو سکندر ذوالقرنین لقمان سالار زمن | پہنچا ہی جا حب الوطن سبکو بھی کرنا ہی سفر
رستم مواحاتم مواشاہ فریدون ہی کجا | سب ہوگئے ہین بے پتا تم ہم بھی ہین سب اُمر
لاکھون ہزارون انبیا لیٹے قبرین ہین بیجا | اس موت سے کوئی دلایا نہ راحت برسر

حافظ نے یہہ جو کچھہ لکھا بیجا نہین بلکہ بجا
تا نو نہ کوئی دل مین بُرا سمجھو اسے گر ہو خبر

تضمین

شب معراج ہوئی آپ کی جب تیاری | جبرئیل آکے کہے سنئے حقیقت ساری
منتظر آپ کا ہی آج جناب باری | حورین تکتی ہین کھڑی راہ یہہ کہتی ساری

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مژدہ اک مجھسے سنو اور بھی آپ ایکبار ی | حق نے لولاک کی بخشی ہی تمھین مختاری
انبیا جتنے ہین دی اونکی تمھین سرداری | حور و غلمان نے یہہ سنتے ہی دیا للکاری

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سنکے جبریل سے حضرت نے حقیقت ساری | کہے امت کا بیان مجھسے تو کر اظہاری

میری امت کی نہایت ہی مجھے غمخواری | تب کیا عرض یہہ جبریل نے بس یکباری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پھر یہہ جبریل کہا حکم ہی یون غفاری | بخشدی ہمنے جو ہی آپکی امت ساری
اپنی امت کی کرو آپ نہ کچھہ غمخواری | آپ کو ہمنے شفاعت کی ہی دی مختاری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حق سے جب بخشش امت کی ملی سرداری | کرکے رفرف پہ چلے پھر بخوشی اسواری
دیکھہ رفتار کی ہر ایک وہان رفتاری | حورین کہنے لگین سو جانسے ہو بلہاری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

لامکان پہنچی ہی جا آپکی جب اسواری | کھل گئی خفیہ سبھی پھر تو وہان اسراری
حق سے باتین بھی لگے کرنیکو پیاری پیاری | حورین خوش ہوکے یہہ جنت سے سبھی للکاری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سیر افلاک کی کر آپنے دم مین ساری | آئے پھر اپنے مکان کو مین بصد ہشیاری
دیکھہ کر آپ کی یہہ حرمت و یہہ سرداری | کہا حافظ نے بصد شوق یہہ تب ایکباری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پہلے صدیق نے معراج سیحا یاد دل | بعد فاروق اور عثمان غنی عامل
پھر علی شیر خدا جو تھے خلیفہ کامل | بعد سب جملہ صحابون نے خوشی ہو دل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دونون عالم کا خدا نے تمھین سردار کیا
اور تمھین ملک شفاعت کا ہی مختار کیا
آپہی کے لئے سب کچھ ہی یہہ تیار کیا
دیکھو لولاک لما شان ہین اظہار کیا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا بنا کیجئے تحریر تمھاری شاہا
جبکہ قرآن مین خود آپکا واصف ہو خدا
کہئے اب وصف بیان کیجئے تو کیجئے کیا
واہ کیا نعت مین ہی شعر کیا اچھا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہین ہون مداح یہی دیکھو ہنر ہی میرا
نعتیہ ہی ہی جو کوئی کہ شعر ہی میرا
نام ہی لعل میرا شہر نگر ہی میرا
اور حافظ جو تخلص ہی لقب ہی میرا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مسدس

دنیا مین نہ دنیا کی کوئی بات رہیگی
نہ دن رہیگا اور نہ یہہ رات رہیگی
سرمانہ یہہ گرمانہ یہہ برسات رہیگی
یہہ وعظ و نصیحت نہ حکایات رہیگی

باقی یہہ کوئی جنس نہ سوغات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

تاریخ نہ غرہ نہ تو سال اور مہینا
ہفتہ نہ یہہ شنبہ نہ دوشنبہ نہ سہ شنبا
یہہ بدھ ہی نہ شعبان نہ یہہ رمضان معلیٰ
عیدین و محرم نہ یہہ خوشنودی رد

اور جمعہ رہے گا نہ جمعرات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

یہہ شیخ نہ سید نہ مغل صاحب اجلال
اور حافظ و قاری نہ معلم نہ وہ قوال
کاہن و منجم نہ تو جفار نہ رمال
عابد نہ مشایخ نہ نکوکار نہ بدچال

تعظیم کسی مین نہ مدارات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

حاکم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مریگا
ظالم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مریگا
عالم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مریگا
حاتم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مریگا

دنیا مین غرض باقی نہ کوئی بات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

اس خاک مین ہی خاک ہوا شاہ سکندر
جمشید رہا اور نہ رستم سا دلاور
عاجز ہوا لقمان کئی حکمتین کرکر
غارت ہوا فرعون بدریا مع لشکر

باقی نہ کوئی دیو بلیات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

کیون لڑتا ہے جاگیر پہ ایصاحب جاگیر
جاگیر کو کیا لیکے کریگا تو اب اسی میر
عقبیٰ کی ذرا فکر کر اب چھوڑ دے توقیر
فردوس مین جانیکی یہان کر کوئی تدبیر

جاگیر رہے گی نہ عمارات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

حافظ کو جو کچھ کہنا تھا بس کہہ یا یارو
امید و ستو عقبیٰ کو تم اب اپنے سدھارو
جسطرح سے ہو توشۂ عقبیٰ کو سنوارو
یہہ عمر دو روزہ ہے نہ غفلت مین گذارو

دنیا مین رہے نہ کوئی بات رہیگی
آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی

مسدس

ارے دل تجھے بول کتنا جتانا
یہہ کس کام کا تیرے مال و خزانا
ہوا مال و دولت پہ کیون تو دوانا
تجھے تو ہی آخر کو جنگل بسانا
کبھی بھول مت اپنا وہ گھر پرانا
دلا تجھ کو کتنا کہان تک سکھانا

جو دنیا مین آیا وہ اکدن مرے گا
خدا سے جو اپنے ہمیشہ ڈرے گا
ملے گا وہ آخر یہان جو کرے گا
وہ جنت کی نعمت سے دامن بھریگا
تجھے حکم رب ہیگا لازم بجانا
دلا تجھ کو کتنا کہان تک سکھانا

یہہ کس کام کے تیرے گھر کے قبالے
نہین کام آوینگے شال و دوشالے
یہہ مفتون کے جاویگا کر حوالے
ارے بھائی جان کچھہ تو نیکی کمالے
تجھے روبرو ہیگا مولا کے جانا
دلا تجھکو کتنا کہان تک سکھانا

نہ کام آوے اس روز خویش و برادر
نہ کام آوے اس روز مان باپ و خواہر
کہینگے سبھی نفسی نفسی وہان پر
گرم جبکہ ہوویگا بازار محشر
عجب ہوگا اوس روز کا کارخانا
دلا تجھ کو کتنا کہان تک سکھانا

جہان کی محبت کو دل سے بھلادے
عبادت مین مولا کی سر کو جھکادے
غریبون کو للہ کھانا کھلادے
یتیم اور غربا ؤن کو مت ایذا دے
کبھی دل کسیکا نہ ای دل دکھانا
دلا تجھ کو کتنا کہان تک سکھانا

جسم ہی یہہ مٹی کا تیرا برادر
یہہ مٹی ہین مٹی ہی ہوگی برابر
نہ اِسکو کھلا دودہ گھی اور شکّر
ارے فکر عقبیٰ کی ایدل ذرا کر



بجھے قبر مین ہیگا ایک روز جانا
دلا بجھ کو کتنا کہان تک سکھانا

سدا شب کو رہ رہ کے بیدار حافظ
عبادت مین رہ دلسے سرشار حافظ
گنہ کی طرف جا نہ زنہار حافظ
خبردار حافظ خبردار حافظ

ختم اسپہ اب ہی ہمارا جانا
دلا بجھ کو کتنا کہان تک سکھانا

مسدّس

لکھتے کیا بیٹھے ہو دفتر سیٹھ جی
سب رکھو اب بند کرکر سیٹھ جی
چھوڑ دو دنیا کا یہہ گھر سیٹھ جی
اب رہو در قبر جلکر سیٹھ جی

تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہی موت سر پر سیٹھ جی

بہت لوگون کو ٹھگا یا آپ نے
بیاج کھا کھا کر ڈبا یا آپ نے
حق کو ناحق کر جھٹا یا آپ نے
کئی غریبون کو ستا یا آپ نے

تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہی موت سر پر سیٹھ جی

اب یہہ سیم و زر یہین رہ جائیگا
ایک حبّہ ساتھ اب نہ آئیگا
غیر ہی مال آپ کا سب کھائیگا
کام زر یہہ کچھہ نہ بالکل آئیگا

تولتے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی
آ کھڑی ہی موت سر پر سیٹھ جی